﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 21 — جمعۃ المبارک 08/ اگست 2014ء — 10/ شوال 1435 ہجری قمری ❁ 08/ ظہور 1393 ہجری شمسی — شمارہ 32

منافقوں پر سب سے گراں

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

منافقوں پر سب سے گراں نماز عشاء اور فجر ہے اور فرمایا کاش کہ وہ جانتے جو ثواب عشاء اور فجر کی نماز میں ہے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب ذکر العشاء)

2008-2009ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضلوں کا نہایت ایمان افروز اجمالی تذکرہ۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی مساعی کا مختصر تذکرہ ۔ ایم ٹی اے العربیہ کی وسعت ۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعتیں

مختلف ممالک میں امسال 1159 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 769 گھنٹے اور 40 منٹ کا وقت ملا۔

اس طرح مختلف ملکی ریڈیو سٹیشنز پر 3788 گھنٹوں پر مشتمل 5488 پروگرام نشر ہوئے اور کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

امسال 527 نمائشوں، 790 بکسٹالز اور 48 بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کے پیغام کی تشہیر

مختلف مرکزی ڈیسکس کی کارکردگی کا تذکرہ۔ ایم ٹی اے 3 العربیہ کے اثرات اور اس کے بارہ میں عربوں کے تاثرات

تحریک وقف نو، احمدیہ ویب سائٹ، پریس اینڈ پبلیکیشنز، مخزن تصاویر کی خدمات کا تذکرہ۔

(حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 43ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 25/ جولائی 2009ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب)

(دوسری قسط)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل میں اس وقت مینجمنٹ بورڈ کے ماتحت 14 ڈیپارٹمنٹ کام کر رہے ہیں جن میں کل 116 مرد اور 46 خواتین ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے چوبیس گھنٹے خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ خبر رساں ایجنسی Reuters کے ساتھ نیا معاہدہ بھی ہو گیا ہے جو ایم ٹی اے کو عالمی ویڈیو رپورٹ پر مبنی روزانہ نیوز بلیٹن دیتا ہے۔ ایم ٹی اے نے جماعت کے تعارف پر مبنی ڈاکومنٹر یز بنائیں، خلفائے احمدیت کے حالاتِ زندگی پر مبنی ڈاکومنٹر یز بنائیں، دنیا بھر کے مختلف قومیتوں اور مذاہب سے تعلق رکھنے والے معززین کی خلافت اور جماعت سے متعلق تأثرات پر پروگرام بنایا۔ یورپ میں گزشتہ برس نئی تعمیر شدہ مساجد سے متعلق پروگرام بنایا۔

ایم ٹی اے العربیہ کی وسعت۔ اب یہ ہاٹ برڈ کے ساتھ ساتھ عرب دنیا میں دو انتہائی مقبول سیٹلائٹس جو ہیں اٹلانٹک برڈ 4 (Atlantic Bird 4) اور یورو برڈ 9 اے (Euro Bird 9A) پر شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے نتیجہ میں عرب دنیا میں ہر جگہ ایم ٹی اے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ایم ٹی اے کا یوٹیوب پر بھی ایک آفیشل چینل کے طور پر اجراء کیا گیا ہے اور اب ایم ٹی اے کے متعدد پروگرام یوٹیوب پر بھی دیکھے جا سکتے ہیں اور تمام خطبات، خطابات اس میں سنے جا سکتے ہیں۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ بیعتیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے کئی بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ مثلاً امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ایک احمدی دوست جن کا نام اماس کارہ (Amas Cara) بتاتے ہیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ قبل ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا اور روزانہ کلمہ شہادت پڑھ کر سوتے تھے۔ جب اُن پر یہ بات واضح ہو گئی کہ حضرت مرزا غلام احمد ہی مسیح موعود علیہ السلام ہیں تو ان کو فکر ہوئی کہ اگر آج رات مَیں فوت ہو گیا تو خدا تعالیٰ کو کیا جواب دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے کمبل میں سر دیا اور کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب ہی مسیح موعود و مہدی معہود ہیں اور کہا کہ اے اللہ! یہی میری بیعت ہے۔ (کیونکہ جماعت سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا)۔

ایم ٹی اے میں سپین کے بہت سارے واقعات ہیں۔ سپین کے شمالی شہر لیون (Leon) کے ایک قصبہ میں ایک مراکشی دوست حسان صاحب کو مع فیملی بیعت کرنے کی سعادت ملی۔ ان کا بھی جماعت سے رابطہ ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا۔ ایم ٹی اے سے ہی جماعت کے عقائد کا پوری طرح علم حاصل کر کے اُن کی تسلی ہو گئی۔ چونکہ سپین میں جماعت کا علم نہیں تھا انہوں نے اپنا اور فیملی کی بیعت کا خط ایم ٹی اے کے توسط سے مجھے یہاں لکھا۔ لندن سے اُن کا خط سپین بھجوایا گیا۔ اُن سے رابطہ کیا گیا، اُنہیں دنوں میں جلسہ سالانہ سپین منعقد ہونے والا تھا، اُنہیں جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ قریباً آٹھ سو کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے مسجد بشارت پہنچے اور اپنے ساتھ مزید تین دوست بھی لے کر آئے اور واپس جا کر انہوں نے چندہ بھی بھجوانا شروع کر دیا۔

اسی طرح مراکش میں اور بہت ساری اَور جگہوں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب دنیا میں بیعتیں ہو رہی ہیں۔ بعض جگہ ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر لوگوں نے بیعتیں کیں۔

فرانس کے ایک علاقہ لمل (Limel) سے الجزائر کے ایک دوست علی شریف صاحب کا خط ملا ہے کہ خاکسار ایک داعی الی اللہ کے ساتھ اُن کے گھر چلا گیا۔ بڑی محبت سے ملے اور یوں لگتا تھا کہ پہلے سے احمدی ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ ایم ٹی اے چینل جب بھی میرے سامنے آتا تھا تو مَیں استغفار کر کے اُسے بند کر دیتا تھا اور بیسیوں بار ایسا ہوا کہ مَیں نے ایم ٹی اے کو بند کر دیا۔ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ جب مَیں ایم ٹی اے سامنے آیا تو میری بیوی بھی ساتھ بیٹھی ہوئی تھی، اُس وقت ایم ٹی اے پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر تھی، اُن کی بیوی نے کہا کہ یہ شکل تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہے۔ مَیں نے خواب میں اس تصویر کو دیکھا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد تین گھنٹے لگاتار ہم نے الحوار المباشر پروگرام دیکھے اور میری بیوی نے کہا مَیں تو احمدی ہوتی ہوں، اُس وقت سے ہم آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں اور ہم احمدی ہیں۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

پھر اب ہے دیگر ٹی وی ریڈیو پروگرام۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی چوبیس گھنٹے کی نشریات کے علاوہ امسال 1159 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 769 گھنٹے اور 40 منٹ وقت ملا اور دس کروڑ سے زائد افراد تک اس ذریعہ سے پیغام پہنچا۔

اسی طرح ریڈیو کے ذریعہ سے پیغام پہنچایا گیا۔ مختلف ملکی ریڈیو اسٹیشنز پر 3788 گھنٹوں پر مشتمل مختلف ملکوں میں 5488 پروگرام نشر ہوئے، جن کے ذریعہ سے محتاط اندازے کے مطابق سات کروڑ سے زائد افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔

پھر بورکینا فاسو اور دوسرے ملکوں میں اپنے ریڈیو اسلامک احمدیہ بھی چل رہے ہیں۔ ان کے ذریعے سے بھی لاکھوں احباب تک احمدیت کا پیغام، حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ گھانا میں بھی کوریج ملی، مختلف ممالک میں اللہ کے فضل سے کوریج مل رہی ہے۔ احمدیہ مسلم ریڈیو سٹیشن خدا کے فضل سے تبلیغ کے میدان میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ جماعت کی نیک نامی اور جماعت کے عقائد کے بارے میں بھرپور انداز میں بتایا جا رہا ہے۔ اور اس ریڈیو کی تبلیغ سے بھی لوگ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

گزشتہ دنوں سیرالیون میں ایک لائیو پروگرام میں جب ٹیلی فون لائن آن کی گئی تو کہتے ہیں کہ واٹرلُو کے مقام سے لوکو (Loco) قبیلے کے ویسٹرن ایریا میں نائب سردار نے فون کیا کہ وہ گزشتہ کئی دنوں سے ہمارا ریڈیو سن رہے ہیں۔ اُن پر احمدیت کی حقیقت واضح ہو گئی ہے اور احمدیت کی سچائی کو تسلیم کرتے ہیں اور بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ مشن ہیڈ کوارٹر آنے کو کہا گیا تو اگلے دن وہ آئے اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔

اس طرح کے اَور بھی بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر لوگوں میں اپنی اصلاح کی طرف بھی انقلابی تبدیلی پیدا ہو رہی ہے یا ریڈیو کے پروگرام سن کے توجہ پیدا ہوتی ہے۔

نمائشیں، بکسٹال

تصویروں وغیرہ کی نمائش اور بک سٹال۔ امسال 257 نمائشوں کے ذریعہ چار لاکھ اکہتّر ہزار افراد تک

اسلام کا پیغام پہنچا۔ 790 بک سٹالز اور 48 بک فیئرز میں شمولیت کے ذریعہ بیس لاکھ ستانوے ہزار افراد تک پیغام پہنچا۔ مختلف ملکوں میں، یورپ میں بھی یہ سٹال لگائے گئے۔ ناروے، سویڈن وغیرہ میں، اور اس کے بھی کئی واقعات ہیں۔

ایک عیسائی پادری ہیں امانوئیل اوجو، کرسچن چرچ آف کورٹ ابیکوٹا کے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ پہلے میں صرف عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جانتا تھا لیکن آج چالیس سال بعد میری معلومات میں اضافہ ہوا ہے اور یہ اضافہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تعلیمات کے ذریعہ سے ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ ہر گھر کا سربراہ احمدی ہو اور جو مرضی حالات ہوں ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہر سال یہاں بک سٹال لگایا کریں تا کہ زندگیوں میں کامیاب تبدیلی لائی جائے۔

اخبارات میں تشہیر

اخبارات کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تعارف کا موقع مل رہا ہے۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک پمفلٹ شائع کرتا ہے، کتابیں شائع کرتا ہے اور اس سال انہوں نے ''التقویٰ'' کا بڑا خوبصورت خلافت جوبلی نمبر بھی شائع کیا ہے اور اس میں عبادہ بربوش صاحب نے بڑی محنت کی ہے۔ تصویروں کے معاملہ میں تو بڑے وہ کانشئیس (Conscious) تھے۔ ایسی تصویریں جو بعض جماعتوں نے اپنے اپنے رسائل میں اور سوونیئرز میں شائع کی ہیں، جو کوالٹی کے لحاظ سے اتنی اچھی نہیں ہیں اور شائع نہیں ہونی چاہئے تھیں، تو انہوں نے بڑی محنت سے اُن کو علیحدہ کیا، اُن کی چھانٹی کی اور میرے پاس تصویریں لے کے آتے رہے۔ اور اُن کی رائے بڑی صحیح ہوتی تھی۔ اللہ کے فضل سے ''التقویٰ'' کا یہ سوونیئر خلافت جوبلی بڑا اچھا شائع ہوا ہے۔

اسی طرح مختلف کتابیں پریس میں موجود ہیں جو انشاء اللہ جلدی آجائیں گی۔ اگلے سال کی رپورٹ میں اُن کا ذکر ہو جائے گا۔ عربی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب شائع ہو رہی ہیں۔ پھر عربی ویب سائٹ ہے۔ آج سے پانچ سال قبل جماعت کبابیر نے عربی ویب سائٹ تیار کی تھی اس میں اب تک چھپنے والی سب عربی کتب، بہت سے مضامین اور سینکڑوں سوالوں اور اعتراضات کے مفصل جواب ڈالے جا چکے ہیں۔ اور حال ہی میں عربی کی ایک نئی ویب سائٹ کتابی ڈاٹ نیٹ kitaabee.net کے نام سے جاری کی گئی ہے اور اس کا لنک ہماری مرکزی سائٹ alislam.org اور عربی سائٹ alislamahmadiyya.net پر بھی موجود ہے۔ اس سائٹ پر جماعت کی تمام عربی کتب خریداری کے لئے موجود ہوں گی۔ جو دوست کوئی کتاب خریدنا چاہیں وہاں سے خرید سکتے ہیں اور اسی طرح خطبات وغیرہ بھی اور بہت سے دوسرے پروگرام بھی اس میں ڈالے جا رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے، انہوں نے بھی خطبات اور بعض کتب کے ترجمے کئے ہیں اور شائع کئے ہیں اور کچھ پروگرام ایم۔ٹی۔اے کے لئے بنائے ہیں اور ویب سائٹ کے لئے بنائے ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے، یہ بھی جو لقاء مع العرب کے مختلف پروگرام، دوسرے سوال و جواب کے پروگرام، خطبات ہیں، تقاریر ہیں، ترجمہ کر کے انہوں نے کتب اور پمفلٹ کی صورت میں شائع کئے ہیں۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک نے بعض کتب کے ترجمے شائع کئے ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک ہے، یہ بھی کام کر رہے ہیں اور اللہ کے فضل سے ترکی زبان میں قرآنِ کریم کا ترجمہ نئے سرے سے نظر ثانی ہو کر آ رہا ہے، خطبات وغیرہ بھی اب دیئے جاتے ہیں۔

ایم ٹی اے 3 العربیہ کے اثرات اور اس کے بارہ میں عربوں کے تأثرات

پھر ایم ٹی اے 3 الحوار المباشر عربوں کے تأثرات، رؤیا اور قبولِ احمدیت کے چند واقعات ہیں جو میں بیان کرتا ہوں۔ ایک صاحب ہیں شریفی عبدالمؤمن صاحب الجزائر سے، کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا، (انہوں نے دو خوابوں کا ذکر کیا ہے، دوسری خواب میں بیان کر رہا ہوں) کہ میں رو رہا ہوں اور مجھے (میں سامنے ہوں) واسطہ دے کر کہہ رہا ہوں کہ کیا کرنا چاہئے جس پر آپ مجھے (یعنی میں اُن کو دو بیعت فارم پکڑاتا ہوں) چنانچہ کہتے ہیں مَیں نے بیدار ہونے کے بعد انٹرنیٹ کھولا اور وہی دو بیعت فارم مجھے مل گئے جو میں نے خواب میں دیکھے تھے۔ چنانچہ میں نے فوراً بیعت کر لی اور اُس وقت سے میں اپنے اندر ایک نمایاں تبدیلی محسوس کرتا ہوں اور شرائط بیعت پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔

عراق کے ایک شاعر مکرم مالک صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کو ایم ٹی اے کے ذریعہ اس وقت جماعت سے تعارف حاصل ہوا جب ابھی عربی چینل شروع نہیں ہوا تھا۔ اُس وقت تک خاکسار خلیفہ رابع رحمہ اللہ تعالیٰ کو بدھ مت کا نمائندہ سمجھتا تھا، لیکن جب حضور کی وفات ہوئی تو ہم نے دیکھا کہ نورِ محمدی آپ کے چہرہ پر برس رہا ہے۔ ہم سب گھر والوں کے دل سے آواز اُٹھی کہ کاش! یہ شخص مسلمان ہوتا۔ اُس کے باوجود حضور کی وفات پر ہم لوگ نہ جانے کس بناء پر بہت روئے۔ پھر اچانک ایک روز ایم ٹی اے کا عربی چینل اتفاق سے مل گیا اور اُس وقت سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں داخل ہیں۔ چنانچہ میری بیوی نے تو دو خوابیں دیکھنے کے بعد پہلے ہفتہ ہی بیعت کر لی تھی۔ پہلی خواب میں دیکھا کہ حضرت علی میری بیٹی کو کچھ کاغذات دے رہے ہیں، میری بیوی نے دیکھا تو پتہ چلا کہ یہ بیعت فارم ہیں۔ دوسری خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خط میری بیوی کے نام لے کر آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جو شخص میرے گھر میں داخل ہوتا ہے وہ میرے اہلِ بیت میں سے ہے۔ اس کے بعد میری اہلیہ نے بہت سی خوابیں دیکھیں، بیٹے نے خوابیں دیکھیں اور پھر ہم ساروں نے بیعت کر لی۔ ایک خواب میں انہوں نے مجھے دیکھا۔ بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک ڈھلوان جگہ پر ایک بڑے مجمع سے خطاب کر رہے ہیں اور مجمع میں تمام لوگ کھڑے ہیں، صرف وہ اکیلے میرے پاس قریب بیٹھے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں آپ کی اچکن کو دیکھ رہا ہوں اور دل میں کہتا ہوں کہ سبحان اللہ! آپ نے امام مہدی کا لباس کیسے پہن لیا۔ اس کے بعد آپ نے خطاب ختم کیا اور کہتے ہیں کہ آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور کہا کہ کیا ابھی آپ کا دل مطمئن نہیں ہوا۔ لگتا ہے آپ کو بھوک لگی ہے میرے ساتھ آئیں مَیں آپ کو کھانا کھلاتا ہوں۔ اس طرح اور بہت ساری خوابیں ہیں۔

رامض احمد حدیدی صاحب شام کے ہیں۔ ایک لمبے خط میں لکھتے ہیں کہ ایک دن جمعہ کے روز خطبہ سے قبل مسجد میں بیٹھا اپنے لئے اور اپنے افرادِ خانہ اور باقی مسلمانوں کے لئے استغفار میں مشغول تھا اور مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت اور اسلام سے دور ہوتے چلے جانے کی وجہ سے کافی پریشان تھا۔ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ایک دعا ڈالی جو مَیں نے دل کی گہرائیوں سے کی کہ یا الٰہی! ہمارے معاملات جلد اپنے آخری خلیفہ کے سپرد فرما۔ یعنی تمام مسلمانوں کو جلد حضرت امام مہدی کے جھنڈے تلے جمع فرما اور اس کام کے لئے خود تمام وسائل مہیا فرما اور ہمیں اشرار کے حوالے نہ کر۔ کہتے ہیں نماز سے فارغ ہو کر میں گھر پہنچا۔ حسبِ عادت ٹی وی چینل گھمانے لگا تو نائل سیٹ پر مجھے ایم ٹی اے مل گیا جس پر اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر کا پروگرام چل رہا تھا اور انجیل عیسائیت کے بارے میں بات ہو رہی تھی جو مجھے اچھی لگی۔ میں اکثر کہا کرتا تھا کہ ہمارے علماء ان مسائل کو کیوں نہیں بیان کرتے تا کہ عیسائیوں کو ہمارے دین کی عظمت پر اطلاع ہو۔ تو جب میں نے یہ چینل دیکھا تو اللہ کا شکر کیا کہ آخر میری مراد پوری ہوگئی۔ پھر کہتے ہیں کہ 2007ء کے رمضان میں ایک دن جب پروگرام ختم ہوا تو میں نے نفل ادا کئے اور خدا سے خوب مناجات کیں۔ اس دوران مجھے ایک بہت ہی پیاری آواز سنائی دی جو اتنی پیاری تھی کہ مجھے اپنی مناجات بھول گئیں۔ مَیں اس آواز کو بڑی توجہ سے سننے لگا جو ایک پیارے کی اپنے حبیب سے مناجات تھی جو نہ دنیا طلبی کے لئے تھی نہ آخرت کے لئے، بلکہ خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے ایک بندے کی آواز تھی۔ جب یہ آواز ختم ہوئی تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر ظاہر ہوئی جنہیں میں پہچانتا نہیں تھا لیکن اس تصویر کے نیچے لکھا تھا۔ امام مہدی و مسیح موعود۔ اس پر میں نے تین دفعہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھا اور دل میں کہا کہ ہر چیز کمال کے بعد پھر زوال کا شکار ہو جاتی ہے۔ یہ لوگ ایسے زبردست دلائل اور سچی باتوں اور نورانی چہرے رکھنے کے باوجود ہیں کیا؟ وہ سب اتنی بڑی غلطی کر رہے ہیں اور میں نے دعا کی کہ اے خدا! ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی اتباع کی توفیق بخش اور باطل کو باطل کر کے دکھا اور اُس سے بچنے کی توفیق بخش۔ کہتے ہیں کہ پھر میں ٹی وی بند کر کے سو گیا تو اُس رات ایک عظیم واقعہ ہوا کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی اور انہوں نے فرمایا کہ مَیں امام مہدی ہوں اور مسیح موعود ہوں، کچھ پوچھنا ہے تو پوچھو۔ مَیں دلائل سے ثابت کرتا ہوں لیکن مَیں نے منہ پھیر لیا۔ مگر وہ پھر میرے سامنے آگئے اور فرمایا کہ مَیں خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں، لیکن مَیں نے پھر منہ پھیر لیا اور اس طرح کہتے ہیں سات دفعہ ہوا، آپ میرے سامنے تشریف لاتے اور خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں امام مہدی ہوں۔ کہتے ہیں ساتویں دفعہ آپ کی آواز میں بہت شدت تھی گویا آپ کی آواز بجلی اور کڑک اور آندھیاں اور زلزلے ہیں اور اس دفعہ اس کی شدت مجھے باہر سے بھی اور دل کے اندر سے بھی محسوس ہوئی۔ پھر آپ نے ذرا آگے بڑھ کر نہایت شفقت اور وقار اور سکینت سے فرمایا جیسے ایک باپ اپنے بیٹے سے بات کر رہا ہو کہ مَیں نے تمہیں سات دفعہ خدا کی عزت اور جلال کی قسم کھا کر کہا ہے کہ مَیں امام مہدی اور مسیح موعود ہوں، اتنی دفعہ مَیں نے اس سے پہلے کسی کے لئے قسم نہیں کھائی اور تم جانتے ہو کہ کیوں سات دفعہ مَیں نے قسم کھائی۔ پھر آپ تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں کہ پھر مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو بھی available کتابیں تھیں ان کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کر دیا۔ اور دعاؤں کا سلسلہ بھی جاری رکھا۔ کہتے ہیں بیعت کے چند دن بعد مَیں نے اُن امور کی تلاش شروع کی جن کا حضرت امام مہدی نے حکم دیا ہے تا کہ اُن پر عمل کر کے صحیح رنگ میں آپ کا معین و مددگار بنوں۔ چنانچہ مَیں ایک دن نمازِ فجر سے واپس آ کر لیٹا اور ابھی بیدار ہی تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ جنت میں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بٹھایا گیا اور میرے اور آپ کے درمیان کوئی روک نہیں ہے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک میرے کندھے پر رکھ کر بڑی مسرت سے فرمایا۔ مبارک ہو آپ احمدی ہو گئے ہیں۔

پھر مکرمہ عہد البراقی صاحبہ سیریا سے لکھتی ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دمشق تشریف لائے ہیں اور پاکستانی دوست دیگوں میں چاول اور دوسرے کھانے بنا رہے ہیں جن کو بعد میں ہمارے گاؤں لے کر جائیں گے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں جانے والے ہیں۔ پھر دیکھا کہ میرے والد صاحب صالح نامی ایک شخص سے کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم الحوار المباشر میں شرکت فرمائیں گے اور تمام عرب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔ کہتے ہیں کہ میرا اتأثر ہے کہ جلد ہی یہ نظارے ہوں گے انشاء اللہ۔

پھر سامی لماحی صاحب مراکش سے لکھتے ہیں کہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دستِ مبارک مجھے تھامے ہوئے ہے، پھر نہایت شیریں اور خوبصورت محبت بھری آواز میرے کان میں پڑی جس کو مَیں بیان نہیں کر سکتا۔ اُس میں کہا گیا تھا کہ سامی! ڈرو نہیں حق تمہارے ساتھ ہے اور میں تمہارے ساتھ ہوں۔

پھر مکرمہ عائشہ عبدالکریم صاحبہ کبابیر سے لکھتی ہیں کہ خواب میں دیکھا کہ میں کبابیر کے کچھ لوگوں کے ساتھ مسجد کے قریب موجود ہوں اور وہیں پر ایک کمرے میں کافی لوگ جمع ہیں جو اچانک بڑی تعداد میں باہر نکلتے ہیں۔ اُن کی کثرت عورتوں پر مشتمل ہے اور سخنین شہر کے اسرائیلی عرب لگتے ہیں۔ اس کمرہ سے نکلتے وقت وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ پر خوشی کے اظہار کرتے ہیں۔ اُن کے پاس کچھ کاغذات ہیں جن پر حضور علیہ السلام کے شعر لکھے ہیں۔ خواب میں میرا یہ تاثر ہے کہ وہ لوگ حضور کی تبلیغ سننا چاہتے ہیں اور اُنہیں تسلی ہو گئی ہے لیکن ابھی بیعت نہیں کی۔ میں خواب میں کہتی ہوں کہ کتابیں کہاں ہیں؟ ضرور کچھ کتابیں ہونی چاہئیں۔ اور میرے دل میں آیا کہ اب نئے سرے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ شروع ہو گی اور نئے رستے کھلیں گے۔ ہمیں حضور کی کتب کے مطالعہ پر زور دینا چاہئے تا کہ ان مقامی عربوں کو تبلیغ کر سکیں۔

تمیم ابودقہ صاحب اردن سے ایک زیرِ تبلیغ دوست کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن اُن دوست سے کہا کہ خدا تعالیٰ سے رہنمائی چاہو اور دعا کرو۔ چنانچہ اُسی رات انہوں نے خدا کے حضور دعا کی اور صبح فجر سے پہلے غنودگی کی حالت میں یہ آواز سنی 'وہ امام مہدی اور مسیح موعود ہے'۔ انہوں نے اس آواز کو کہا کہ مَیں یہ جملہ دو تین چار بار سننا چاہتا ہوں تو آواز نے کہا کہ کیا تو ایمان نہیں لا چکا؟ مَیں نے حضرت ابراہیم والا جواب دیا کہ اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ اس کے بعد جب بیدار ہوا تو پوری طرح

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 310

مکرم سامح العراقی صاحب (1)

مکرم سامح محمد العراقی صاحب کا تعلق مصر ہے۔ یہ پیشے کے اعتبار سے جرمن زبان کے استاد ہیں اور لمبے عرصہ تک اپنے علاقے کی مسجد میں خطیب اور پیش امام کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ سے ان کا تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا اور پھر 2010ء کے اواخر میں بیعت کی توفیق مل گئی۔ وہ اپنے احمدیت کی طرف سفر کا احوال بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

دینی رجحانات اور حفظ قرآن

میری پیدائش مصر کے شہر ''بنہا'' سے دس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ایک چھوٹی سی بستی میں ہوئی اور یہیں میرا بچپن گزرا۔ میں اپنی بستی کے اکثر بچوں کی طرح صبح کے وقت سکول جاتا اور ظہر کے بعد حفظ قرآن کے لئے دینی مدرسہ میں حاضر ہوتا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچپن ہی سے پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرنے کی کچھ ایسی عادت پڑ گئی تھی کہ اہل محلّہ اکثر مجھے گلی میں سے گزرتا دیکھ کر کہتے تھے کہ سامح جا رہا ہے جلدی کرو، نماز کا وقت ہو گیا ہے۔

مَیں بفضلہٖ تعالیٰ ہر کلاس میں اول آتا اور حفظ قرآن میں بھی سب سے آگے تھا۔ 1985ء میں مَیں نے اپنے سکول کی تعلیم مکمل کرنے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم بھی حفظ کر لیا۔

صغر سنی میں خطیب و امام

میرا تاریخ کا استاد اکثر کہتا تھا کہ کورس کی کتب کے علاوہ بھی مطالعہ کرتے رہنے چاہئے۔ اس کی بار بار کی نصیحت کا اثر تھا کہ میں کتابی کیڑا بن گیا۔ گھنٹوں بیٹھ کر کتب کا مطالعہ کرنے سے بھی نہیں تھکتا تھا۔

میرے دینی کتب کے مطالعہ کے شوق کو ہماری بستی کی مسجد کے امام نے بھی نوٹ کیا۔ چونکہ میں حافظ قرآن تھا اس لئے امام صاحب نے ایک روز مجھے کہا کہ تم خطبہ جمعہ دو اور میری غیر موجودگی میں امامت بھی کروایا کرو۔ اس وقت میری عمر صرف سولہ سال تھی۔ چنانچہ جب میں نے پہلا خطبہ جمعہ دیا تو لوگوں نے ایک کمسن لڑکے کے اس خطبہ کو بہت پسند کیا اور یوں میں وقتاً فوقتاً خطبہ جمعہ اور نمازوں میں امامت کے فرائض سرانجام دینے لگا۔

شاذلی صوفی طریق میں دلچسپی

اسی لڑکپن کے زمانے میں ہی بستی کے ایک عالم دین کے ذریعہ میرا تعارف شاذلی صوفی فرقہ سے ہوا جسے ایک مراکشی علامہ ابوالحسن الشاذلی نے ساتویں صدی ہجری میں قائم کیا تھا، پھر وہ مصر آ گئے، ان کے ایک مصری شاگرد ابن عطاء اللہ الاسکندری تھے جو اپنے حکیمانہ اقوال کی وجہ سے بہت مشہور ہیں۔ میں نے جب ابن عطاء اللہ کی کتب پڑھیں تو ان کے حکیمانہ اقوال میں ڈوب کر رہ گیا کیونکہ ان کے جملہ اقوال کا محور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ کا مضمون تھا۔ میں نے ان کی کتب سے بہت استفادہ کیا اور غیر معمولی روحانی ترقیات پائیں۔

زیارتِ رسولؐ

اسی عرصہ کی بات ہے کہ ایک بار میں نے رؤیا میں دیکھا کہ زمین پر اندھیرا چھا گیا ہے اور لوگ فقر و فاقہ اور خوف سے تنگ آ کر آہ و فریاد کر رہے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر میرا دل بہت دکھی ہوتا ہے۔ ایسے میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر چاند نمودار ہوتا ہے جو دیکھتے ہی دیکھتے بدر کامل بن کر روشنی پھیلانا شروع کر دیتا ہے اور پھر وہ بدرِ کامل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا روپ دھار کر زمین پر نازل ہونے لگتا ہے۔ جب آپؐ زمین پر نزول فرماتے ہیں تو آپ کے ہاتھ میں ''وصایا الرسولؐ'' کے عنوان سے ایک کتاب ہے جسے آپ پانی میں ڈال دیتے ہیں۔ میں یہ کتاب اٹھا کر اپنے قمیص کے گریبان میں ڈال کر سینے سے لگا لیتا ہوں۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق تشریف لاتے ہیں۔ میں ان کے لئے جگہ بناتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلا کر اپنے اور حضرت ابوبکر صدیق کے جوار میں بٹھا لیتے ہیں۔

{حضرت مسیح موعود علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب کی حیثیت سے مسیح محمدی بن کر اس امت میں نازل ہوئے ہیں۔ آپ ہی بدر کامل ہیں جس نے شمس اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روشنی پائی ہے۔ اور مسیح الزماں کی بیعت کرنے اور آپ کے خلیفہ سے تعلق ہی شاید ان کے اس رؤیا کی تعبیر ہے۔ (ندیم)}

اخوان المسلمین میں شمولیت

انٹر کے بعد 1988ء میں میں نے جامعہ عین شمس کے شعبہ لسانیات میں جرمن زبان سیکھنی شروع کر دی۔ یہاں بھی ہوسٹل کے طلباء کی پنجوقتہ نمازوں کی امامت میرے ذمہ رہی۔ یہاں پر میں نے محسوس کیا کہ اخوان المسلمین تنظیم کے بعض نمائندوں نے مجھے اپنے قریب کرنا چاہا۔ اس کے لئے وہ کبھی تحفے تحائف بھیجتے تو کبھی مل کر تعریف کرتے اور اپنی محبت کا اظہار کرتے۔ اخوان المسلمین میں شامل ہونے کے بعد مجھے پتہ چلا کہ ان کا یہ معروف طریق ہے کہ وہ پہلے لوگوں کا انتخاب کرتے ہیں، پھر ان کے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر ان سے مسلمانوں کی حالت بیان کر کے کہتے ہیں کہ اسلام کی گمگشتہ عظمت واپس آئے گی تو مسلمانوں کی حالت ٹھیک ہوگی۔ اور اس عظمت کا آنا خلافتِ اسلامیہ کے قیام سے وابستہ ہے، اور یہ کام ایک منظّم جماعت کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ اور ان کے نزدیک اخوان المسلمین نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم باتیں کم اور کام زیادہ کرتے ہیں۔

جب اخوان المسلمین کے بعض نمائندگان نے میرے ساتھ رابطہ کیا اور ایسی باتیں کیں تو میں اسلامی جوش سے اس جماعت میں شامل ہو گیا کیونکہ اسلامی خلافت کا قیام تو ہر مسلمان کا خواب ہے۔

اخوان المسلمین کا ایک مشہور قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر وہ علم جو عمل پر منتج نہیں ہوتا وہ بے فائدہ ہے اور ایسے علم سے جہالت بہتر ہے بلکہ ایسا علم اس لغو کے زمرے میں آتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے۔

گو یہ قاعدہ غلط تھا لیکن علمی کمی کو چھپانے کے لئے یہ بہت اچھا ہتھیار ہے۔ اور میں نے بھی اسے بہت زیادہ استعمال کیا۔ مثلاً اگر کوئی مجھ سے نزول مسیح، خروجِ دابّہ، یاجوج و ماجوج اور مغرب سے طلوع شمس جیسے مشکل امور کے بارہ میں سوال کرتا تو میں انہیں کہتا کہ یہ امور علامات الساعۃ میں سے ہیں اور ایسے امور کے وقوع سے پہلے ان کے بارہ میں سوچنا اور قیافہ آرائیاں کرنا بے سود ہے۔ ان سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں خلافت کے قیام کی کوشش کرنی چاہئے تا اسلام کا غلبہ جلد ہو سکے۔ اس اہم اور بنیادی مسئلہ کے علاوہ جو بھی مسائل ہیں وہ ایسے علم سے تعلق رکھتے ہیں جو اس وقت بے فائدہ ہے اور ایسے لغو کے زمرے میں آتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اجتناب کا حکم دیا ہے۔

قرآن قاضی ہے

اس زمانے میں مصری معروف عالم دین شیخ محمد غزالی اپنی مشہوری کی بلندیوں پر تھے۔ مختلف دینی جماعتوں کی طرف سے دینی نصوص کی حرفی اتباع کے فتاویٰ کے برعکس شیخ محمد غزالی نے عقل کے استعمال اور قرآن کی حاکمیت کی آواز اٹھائی۔ دینی جماعتیں بعض اوقات حدیث کو قرآن پر قاضی بنا لیتی ہیں لیکن شیخ غزالی مختلف فیہ امور میں قرآن کی طرف لوٹتے تھے۔ مجھے ان کا قرآن کی تعظیم اور افضلیت ثابت کرنے کا طریق بہت پسند آیا۔ لہٰذا میں ان کے ہر لیکچر میں حاضر ہونے لگا۔

حدیث کے قرآن پر قاضی ہونے کے سلفیوں کے عقیدہ کے بارہ میں ایک دفعہ شیخ محمد غزالی نے ایک دلچسپ واقعہ بھی سنایا۔ انہوں نے بتایا کہ: میں ایک دفعہ ایک جنازہ میں شامل تھا جس میں میت کے بعض قریبی رشتہ دار بہت رو رہے تھے۔ ایسے میں ایک سلفی ان کے پاس گیا اور جھڑک کر کہنے لگا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ یعنی میت کے ورثاء کا گریہ و نوحہ میت کے لئے عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ میں نے یہ بات سن کر اس سلفی سے کہا کہ اس کے بالمقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ''حدیث'' یہ بھی ہے: لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرٰی یعنی کوئی جان کسی دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ چنانچہ یہ کہاں کی منطق ہے کہ روئے کوئی اور عذاب کسی کو دیا جائے؟ اس پر اس سلفی نے جھٹ کہا: یہ حدیث نہیں یہ قرآن کی آیت ہے۔ مَیں نے کہا میں نے جان بوجھ کر قرآنی آیت کو حدیث کے طور پر پیش کیا تھا کیونکہ تم لوگ حدیث کو قرآن پر فوقیت دیتے ہو۔ لہٰذا اس قرآنی آیت کو حدیث کے درجہ پر ہی رکھ لو تو کئی امور کے بارہ میں تمہیں اپنے موقف کی غلطی کا احساس ہو جائے گا۔

{یہ حدیث قرآنی آیت سے ٹکراتی ہے۔ ایسی صورت حال میں اس کا کیا مطلب ہوگا؟ اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ''حضرت عائشہ صدیقہ نے حدیث اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ اَھْلِہٖ کو قرآن کریم کی اس آیت سے کہ لَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِزْرَ اُخْرٰی معارض و مخالف پا کر حدیث کی یہ تاویل کر دی کہ یہ مومنوں کے متعلق نہیں، بلکہ کفار کے متعلق ہے جو متعلقین کے جزع فزع پر راضی تھے بلکہ وصیت کر جاتے تھے۔'' (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 609) یعنی ایسے کافر جو اپنے اہل خانہ کو وصیت کر جاتے تھے کہ ہمارے مرنے پر خوب نوحہ اور جزع فزع کرنا تا لوگوں کو پتہ چلے کہ کتنا بڑا آدمی مرا ہے۔ ایسے لوگوں کو ہی ان کے ورثاء کے جزع فزع کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔ (ندیم)}

خلیفہ کون بنائے گا؟!

میں نے جرمن زبان میں گریجوایشن کر لی اور تدریس کے شعبہ سے منسلک ہو گیا۔ 1998ء میں شادی کی۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی نعمت بھی عطا کی۔ ان سب باتوں کے باوجود میرا اخوان المسلمین سے تعلق نہ ٹوٹا۔ بالآخر جب اخوان المسلمین نے 2005ء میں انتخابات میں حصہ لیا تو میں ان کی انتخابی مہم میں لوگوں کو اس بات کا قائل کر رہا تھا کہ اسلام ہی ہماری مشکلات کا حل ہے۔ اسلام کا غلبہ خلافت کے قیام سے وابستہ ہے، اور اخوان المسلمین اقتدار میں آ کر انہی اہداف کے لئے کام کریں گے۔ لیکن مندرجہ ذیل سوالوں کا ہمارے پاس کوئی واضح جواب نہ تھا:

کیا نظامِ خلافت کے دوبارہ قائم ہونے پر خدا خود خلیفہ بنائے گا؟ اگر خدا خود بنائے گا تو اس کا کیا طریق ہوگا؟ کیا لوگ کسی کو خلیفہ بنا لیں گے؟ اگر ایسا ہوگا تو پھر کیا انہیں خلیفہ کے محاسبہ اور اسے عزل کرنے کا بھی اختیار ہوگا؟ اور کیا سب فرقے اختلافات کے باوجود اس خلیفہ کو مان لیں گے؟ وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال اس انتخاب میں گو اخوان المسلمین 88 سیٹوں پر کامیاب ہوئے لیکن مذکورہ بالا امور میں سے کوئی ایک بھی پورا نہ ہو سکا۔

''حیاۃ'' زہر اگلنے لگا

2008ء میں مَیں ایک سیکنڈری سکول میں جرمن زبان پڑھاتا تھا۔ ایک روز میرے ایک ساتھی نے مجھ سے پوچھا کہ کیا تم ''حیاۃ'' نامی عیسائی چینل پر پادری زکریا بطرس کے اسلام مخالف پروگرام دیکھتے ہو؟ میں نے بِلا توقف جواب دیا کہ کیا دنیا میں کسی انسان کو اسلام پر تنقید کرنے کی جرأت ہو سکتی ہے؟ کیونکہ اسلام تو ایسا دین ہے جس میں نہ تحریف ہوئی نہ اس کی تعلیمات میں شک ہے۔ لہٰذا ایسے دین کے خلاف اٹھائے جانے والے اعتراضات نہایت کمزور اور بودے ہوں گے۔ میرے دوستوں نے کہا کہ تم سنو تو سہی اور اگر مناسب سمجھو تو ان اعتراضات کے جواب دینے کی کوشش کرو۔ ابھی تک میرا یہی خیال تھا کہ میرے ساتھیوں کو چونکہ دینی علوم سے مس نہیں ہے اس لئے اس پادری کے اقدام کو اہمیت دے رہے ہیں۔

پھر ایک دن میں مختلف چینلز بدل بدل کے دیکھ رہا تھا کہ اس پادری کا چینل لگ گیا، جسے دیکھتے ہی میں سکتے میں آ گیا۔ کیونکہ اس پادری کے اعتراضات کا منبع اس کا ذہن یا مخالفینِ اسلام کی کتب نہ تھیں بلکہ وہ معتبر اسلامی کتب سے عبارتیں پڑھ پڑھ کر سنا رہا تھا۔ ان کتب میں صحیح البخاری، صحیح مسلم، مشکاۃ المصابیح، پرانی معتبر کتبِ تفاسیر وغیرہ شامل تھیں۔ پادری ان کتب کو کھول کر عبارت پڑھتا، اور اس عبارت کو ٹی وی پر دکھا کر وجہِ اعتراض بیان کرتا اور پھر تمام مسلمانوں کو چیلنج دیتا کہ اگر کسی مسلمان میں ہمت ہے تو آئے اور جواب دے۔

وہ پادری ایک ایسے پہلوان کی طرح جس کا مدّمقابل مار کھانے کے بعد بھاگ گیا ہو للکارتا اور فخریہ انداز میں پکار کر کہتا کہ اے مسلمانو! تم کہاں ہو؟ اے الازہر کے بڑے بڑے مشائخ! تم کہاں چھپ گئے ہو؟ اے خود کو علمائے عظام کہلانے والو! میرے سامنے تو آؤ۔

{یہ پادری للکار للکار کر مزید کیا کہتا تھا؟ اور کون سے اعتراضات پیش کرتا تھا؟ اس کا بیان اگلی قسط میں ملاحظہ فرمائیں۔}

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ اٹلی کے آٹھویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ کے موقع پر خصوصی پیغام

مختلف موضوعات پر ایمان افروز تقاریر۔ روح پرور ماحول

(رپورٹ: رانا نصیر احمد۔ اٹلی)

خدا تعالیٰ کے خاص فضل اور احسان کے سایہ تلے جماعت احمدیہ اٹلی کو اپنا آٹھواں جلسہ سالانہ مورخہ 31 مئی اور یکم جون 2014ء بروز ہفتہ اور اتوار جماعتِ احمدیہ کے مشن ہاؤس واقع San Pietro in Casale میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

جماعت احمدیہ اٹلی کا پہلا جلسہ (جس پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت مکرم مولانا عبدالوہاب آدم صاحب (مرحوم) کو بطور نمائندہ خصوصی بھجوایا تھا) ایک ہوٹل میں منعقد کیا گیا تھا۔ خدا کے فضل سے دوسرے جلسہ سے پہلے ہی مشن ہاؤس اور کافی رقبہ پر مشتمل زمین جماعت نے خرید لی اور جلسہ ایک مارکی میں ہونے لگا۔ جب یہ مارکی چھوٹی پڑ گئی تو مشن ہاؤس کے ایک ہمسایہ نے بہت بڑا ہال، ایک بڑا شیڈ اور کافی کھلا رقبہ بغیر کسی کرایہ کے ہمیں دے دیا جبکہ خواتین کی جلسہ گاہ مشن ہاؤس میں واقع اپنے ہی ہال میں تھی۔

جلسہ گاہ کے سارے ہال کو خوبصورت کپڑے سے سجایا گیا جو کہ ایک غانین احمدی دوست مکرم کریم آدم صاحب نے تحفہ دیا تھا۔

محترم مولانا عبدالغفار صاحب مربیٔ سلسلہ یوکے نے خطبہ جمعہ دیا جو کہ بطور مہمان مقرر آئے تھے۔

اٹلی کی چھوٹی سی جماعت بہت زیادہ قوموں پر مشتمل ہے۔

جماعتِ احمدیہ اٹلی کی درخواست پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ از راہِ شفقت مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب، عربک ڈیسک، کو اپنا نمائندہ خصوصی مقرر فرمایا۔ اسی طرح ساتھ مکرم مولانا عبدالغفار صاحب کو بھی ہمارے جلسہ میں شمولیت کا ارشاد دیا جس سے گھانین دوستوں کی خصوصی طور پر حوصلہ افزائی ہوئی۔ ان دونوں معزز مہمانان کی شمولیت سے ہمارے جلسہ کی رونق دوبالا ہوگئی۔

جلسہ کا پہلا دن

31 مئی بروز ہفتہ پروگرام کے مطابق دن بارہ بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد کی گئی۔

جلسہ سالانہ کا پہلا اجلاس مکرم عبد الفاطر ملک صاحب نیشنل صدر جماعت احمدیہ اٹلی کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم، اس کے اٹالین ترجمہ اور نظم کے بعد نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے افتتاحی تقریر کی جس میں جلسہ سالانہ کی تاریخ پر روشنی ڈالی۔ بعدازاں دعا کروائی۔

دوسرا اجلاس شام چار بجے مولانا عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ یوکے کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم، ترجمہ اور نظم کے بعد پہلی تقریر ایطالوی زبان میں مولانا عطاء الواسع طارق صاحب مربی سلسلہ اٹلی نے ''احمدیت کی اصل غرض'' کے عنوان پر کی۔ پھر مکرم رانا نصیر احمد صاحب نیشنل صدر مجلس انصار اللہ اٹلی نے ''اللہ تعالیٰ کی عبادت ہماری زندگی کا مقصد'' کے موضوع پر تقریر کی۔ تیسری تقریر مولانا عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ یوکے نے ''مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر کی۔

مجلس سوال و جواب

دوسرے اجلاس کے بعد دو گھنٹے کا وقفہ کیا گیا جس میں احبابِ جماعت کو تین گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور چھ جگہوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ یعنی تین مردوں کے لئے اور تین لجنہ اماء اللہ کے لئے۔ اردو، اٹالین اور بنگالی بولنے والے احباب کے سوال جواب مکرم مولانا عطاء الواسع طارق صاحب مربی سلسلہ اٹلی کے ساتھ ہوئے۔ عرب دوستوں کے گروپ کے سوال جواب مکرم محمد طاہر ندیم صاحب نمائندہ خصوصی حضورِ انور کے ساتھ ہوئے۔ اور گھانین گروپ کی مجلس مکرم عبدالغفار صاحب مربی سلسلہ یوکے کے ساتھ ہوئی۔ جس میں خواتین و احباب نے بہت دلچسپی لی جس کی وجہ سے یہ مجلس اپنے مقررہ وقت سے کافی دیر بعد ختم ہوئی۔ خاص کر اردو اور عربی گروپ میں کچھ غیر احمدی دوستوں نے کافی سوالات کئے۔ نمازِ مغرب اور عشاء کے بعد پہلے دن کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

جلسہ کا دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز خدا کے فضل سے نمازِ تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد ''خلافت احمدیہ کی اطاعت'' کے موضوع پر درس دیا گیا۔

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس مکرم مولانا عطاء الواسع طارق صاحب مربی سلسلہ اٹلی کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم، اس کے اٹالین زبان میں ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم محمد اکرم صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ اٹلی نے ''جہادِ اکبر ہر روز کا مجاہدہ'' اور مکرم شاہد خلیل صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات'' اور مکرم مصطفیٰ الشفقی صاحب نیشنل سیکرٹری تبلیغ نے خلافت کے ساتھ ایک مضبوط تعلق رکھنے کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر کیں۔

تأثرات نومبایعین

جلسہ سالانہ میں بیس کے قریب نو مبایعین شامل ہوئے۔ دوسرے اور تیسرے اجلاسات میں کچھ وقت ان کے تأثرات کے لئے رکھا گیا تھا جو کہ بہت ہی روح پرور، جذباتی اور ایمانوں کو تازگی بخشنے والے تھے۔ ان لمحات کو الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ سارے ہال میں کبھی نعروں کی گونج، تو کبھی آنسوؤں اور سسکیوں کی آوازیں گونجتی رہیں۔

مکرم الحافظ محمد صاحب نے کہا کہ میں ایک دن ٹی وی دیکھ رہا تھا تو چینل تبدیل کرتے کرتے ایم ٹی اے لگ گیا جو کہ میں پہلی بار دیکھ رہا تھا اور اس وقت اس پر جنّوں کے بارے میں بات چیت چل رہی تھی اور یہ ایک ایسا موضوع تھا جس کے بارے میں مَیں اکثر کنفیوز ڈ رہتا تھا۔ میں نے توجہ سے پروگرام دیکھنا شروع کیا تو میری تسلی ہوگئی۔ پھر ایک دن لگایا تو ناسخ منسوخ پر بات چیت ہو رہی تھی اور یہ وہ دوسرا موضوع تھا جس کے بارے میں مَیں بہت سوچتا اور کنفیوزڈ رہتا تھا۔ اس دن بھی اس مضمون کے بارہ میں میری تسلی ہوگئی۔ پھر تو میں نے باقاعدہ ہر روز ایم ٹی اے دیکھنا شروع کر دیا اور میرے دل اور دماغ کی ساری کھڑکیاں کھلتی چلی گئیں اور میرے دل نے گواہی دی کہ یہی جماعت سچی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور وہی ہیں جن کا انتظار دنیا کر رہی ہے۔ مگر مجھے پتہ نہیں تھا کہ کیسے رابطہ کروں۔ میں نے آسمان کی طرف دیکھ کر اپنی شہادت کی انگلی کھڑی کر کے کہا: اے خدا! تُو گواہ رہنا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لیا ہے اور میں ان کا غلام ہوں اور احمدی ہوں۔ پھر کافی عرصہ بعد محمد حسین صاحب کے ذریعہ جماعت سے رابطہ ہوا۔

مکرم رشید صاحب جو کہ مراکش کے ہیں انہوں نے کہا کہ مَیں اور میرا دوست (جنہوں نے ابھی بیعت نہیں کی مگر دل میں مان لیا ہے) ہم ایم ٹی اے دیکھتے اور بحث کرتے کہ یہ لوگ سچے ہیں مگر میرے دل میں ختمِ نبوت والی بات تھی اور اس کی مجھے سمجھ نہیں آتی تھی کہ حضرت مسیح موعودؑ کیسے نبی ہو سکتے ہیں۔ پھر مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ایک کتاب ملی جو کہ ختمِ نبوت کے بارہ میں تھی۔ کتاب پڑھنے کے بعد ساری حقیقت میرے پر روشن ہوگئی۔ پھر میرا رابطہ ہانی طاہر صاحب سے ہوا جن کے ساتھ جنّوں، اسراء، معراج، دجّال وغیرہ مصنوعات پر کافی بات چیت ہوئی تو میرا دل ہر لحاظ سے مطمئن ہوگیا اور میں نے الحمدللہ بیعت کر لی۔

اسی طرح مختلف احباب نے اپنے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ایک دوست نے بتایا کہ قبول احمدیت سے قبل انہیں نماز میں مزا نہیں آتا تھا، اب نماز میں مزا آتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم گمراہی میں تھے اب نور میں آگئے ہیں۔

تأثرات اٹالین مہمان

جلسہ سالانہ میں کچھ غیر احمدی مہمان بھی تشریف لائے تھے اور مختلف اجلاسات میں، مختلف اوقات میں انہوں نے بھی اپنے تاثرات بیان کئے۔ جن کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

سلویو دانیو صاحب نے جو کہ روم میں مذہب کی ایک تنظیم "Religions for Peace" کے نمائندہ ہیں کہا کہ مَیں اپنے آپ کو خوش نصیب خیال کرتا ہوں کہ آج آپ لوگوں کے ساتھ یہاں موجود ہوں اور مجھے آپ لوگوں سے بات کر کے بہت خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ میں آپ کے جلسہ سالانہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔

لوبجی ڈی سالویا صاحب جو Religions for Peace کے صدر ہیں روم شہر سے ہفتے کی شام کو جلسہ میں حاضر ہوئے اور اگلے دن بھی جلسہ میں شریک ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے یہاں آکر بہت اچھا لگ رہا ہے وہ اس لئے کہ آپ وہ لوگ ہیں جو کہ خدا کو سب سے زیادہ چاہتے ہیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ کی جماعت کی بہت زیادہ مخالفت ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے کہ آپ لوگ گالیوں کا جواب گالیوں سے نہیں بلکہ محبت سے دیتے ہیں یوں جماعت اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ ایمان نفرت سے بہت زیادہ مضبوط ہے۔ آپ کی جماعت امن کا ایک پُل بناتی ہے۔

محترمہ آنا ماتسا صاحبہ ایک لوکل میونسپلٹی کی ایک معزز خاتون ہیں اور جرنلسٹ بھی ہیں انہوں نے جلسہ میں شمولیت پر خوشی کا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔

محترمہ ماریہ گوستا صاحبہ نے کہا مجھے جماعت کی یہ

باقی صفحہ 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مایوسیاں ہی گناہوں کے کرنے اور زندگی کی ناکامیوں کی بسا اوقات وجہ بنتی ہیں۔

لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائے، مایوسیاں اور ناکامیاں اس سے دُور بھاگتی ہیں۔

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی وسیع اور بے انتہا مغفرت اور رحمت کا تذکرہ

بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے۔ بیشک رمضان میں نیکیوں کے کئی گنا ثواب ہیں۔ بیشک رمضان رحمت اور مغفرت کے حصول اور جہنم سے دُوری کا ذریعہ ہے لیکن ان باتوں سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے گناہوں سے سچی توبہ کے لئے لازمی شرائط کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اُس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے

مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب طاہر آف نوابشاہ کی شہادت۔ مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کی وفات۔ مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 ؍جولائی 2014ء بمطابق 18 وفا 1393 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

قُلْ يٰعِبَادِیَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُالذُّنُوْبَ جَمِيْعًا۔وَاَنِيْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَکُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ۔ (الزمر:54-55)

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنے جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے یقیناً وہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ اور اپنی رب کی طرف جھکو اور اس کے فرمانبردار ہو جاؤ پیشتر اس کے کہ تم تک عذاب آ جائے پھر تم کوئی مدد نہیں دیئے جاؤ گے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مختلف آیات میں مختلف مضامین کے حوالے سے مختلف بندوں کو یہ امید دلائی ہے کہ وہ بے انتہا بخشنے والا اور اپنے بندوں پر بے انتہا رحم کرنے والا ہے۔ یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں اس کی پہلی آیت میں یہی مضمون بیان ہوا ہے اور اس میں ہر اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کا، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش سے فیض پانے کا ایک خوبصورت پیغام ہے جو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی سزا سے خوفزدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو! میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ مَیں مالک ہوں، مَیں طاقت رکھتا ہوں کہ تمہارے گناہ بخش دوں اور تمہیں اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لوں۔ پس کیا خوبصورت پیغام ہے جو امیدوں کو بڑھاتا ہے اور مایوسیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔ یہی پیغام ہے جو انسانوں کو کہہ رہا ہے کہ مایوسی گناہ ہے۔ یہی پیغام ہے جو ہمیں کمزوریوں سے بھی بچانے کی طرف لے جانے والا ہے اور زندگی کی ناکامیوں سے بھی دُور رکھنے والا ہے۔ کیونکہ مایوسیاں ہی بسا اوقات گناہوں کے کرنے اور زندگی کی ناکامیوں کی وجہ بنتی ہیں۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے نیچے آ جائے، مایوسیاں اور ناکامیاں اس سے دُور بھاگتی ہیں۔ یہی پیغام ہے جو ہمیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کے راستے دکھا رہا ہے تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے چلے جانے والے بن کر اس کی رحمتوں سے فیض پاتے چلے جائیں۔ پس یہ پیغام تمام بھٹکے ہوؤں کے لئے روشن راستہ ہے۔ یہ پیغام تمام روحانی مُردوں کے لئے زندگی کا پیغام ہے یہ پیغام شیطان کے پنجے میں جکڑے ہوؤں کے لئے آزادی کی نوید ہے۔ کیا ہی پیارا ہمارا خدا ہے جو ہم پر اپنے پیار کی اس طرح نظر ڈالتا ہے جو بار بار اپنے ماننے والوں کو کہتا ہے کہ وَلَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ (یوسف:88)۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید مت ہو کیونکہ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ (یوسف:88)۔ کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کافروں کے سوا کوئی ناامید نہیں ہوتا۔

پس اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش کی ہر وقت امید رکھو۔ تم اپنی بشری کمزوریوں کی وجہ سے بعض برائیوں میں مبتلا ہو گئے ہو لیکن بھٹکے ہوؤں میں تو نہیں ہو، گمراہوں میں تو نہیں ہو کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس تو صرف بھٹکے ہوئے لوگ ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کو خدا تعالیٰ پر یقین نہیں ہے، خدا تعالیٰ کی رحمانیت پر یقین نہیں ہے۔ یہ مایوسی بھٹکے ہوؤں کا شیوہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالَ وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (الحجر:57) اور گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے۔ پس یقیناً پریشان حالوں اور اپنی حالتوں کی وجہ سے بے چین لوگوں کے لئے اس سے بڑھ کر ہمدردی اور تسکین قلب کا اور کوئی پیغام نہیں ہو سکتا۔

پھر ہمارا خدا ہماری تسکین کے لئے ہمیں یہ بھی کہتا ہے کہ وہ تمہارے برے اعمال کی وجہ سے تمہیں فوری پکڑ کر سزا نہیں دیتا بلکہ وَرَبُّکَ الْغَفُوْرُ ذُوالرَّحْمَةِ (الکهف:59)۔ کہ اور تمہارا خدا بہت ہی بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے کیونکہ کَتَبَ رَبُّکُمْ عَلٰی نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ (الانعام:55)۔ کہ تمہارے رب

نے اپنے آپ پر تمہارے لئے رحمت کو فرض کرلیا ہے۔ پس تمہارے جہالت سے کئے گئے گناہوں کو وہ معاف کرتا ہے۔ پس اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔ اگر اصلاح کرتے ہوئے اس کی رحمت پر نظر ہوگی تو وہ غفور الرحیم ہے۔ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔

اور صرف یہی نہیں کہ صرف وہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے بلکہ فرماتا ہے وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ (الاعراف:157)۔ کہ اور میری رحمت ہر چیز کو حاوی ہے۔ یہاں بات تو مومنوں سے بھی آگے نکل جاتی ہے۔ صرف مومنوں کی بات نہیں ہورہی۔ یہ رحمت تو کافروں کو بھی پہنچتی ہے اور مومنوں پر تو پھر یہ فرض ہوگئی۔ وہ تمام گناہوں کو معاف کرسکتا ہے اور کرتا ہے۔ یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وہ مالک ہے۔ اس کو معاف کرنے کے لئے کسی پابندی کی یا کسی شرط کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن کیا ایسے رحیم اور پیار کرنے والے خدا کے رحم اور پیار کا تقاضا نہیں کہ ہم اس کے کہنے پر چل کر اس کے حکموں پر عمل کر کے اس سے محبت کو بڑھائیں، اس کے اور قریب ہوں اور اپنے گناہوں اور اپنی کمزوریوں کو ختم کرنے کی حتی القدور کوشش کریں۔

یہ ساری باتیں جو میں نے قرآن کریم کے حوالے سے کی ہیں اور اسی طرح جو احادیث ہم تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہنچتی ہیں یہ سب ہمیں یہی بتاتی ہیں کہ کوئی بھی شخص ناقابل اصلاح نہیں ہے۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ کسی شخص کی اصلاح نہ ہوسکے۔ ہر ایک کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ ہر ایک اللہ تعالیٰ کی عمومی رحمت سے جو ہر ایک کے لئے پھیلی ہوئی ہے اس کی رحمت کو اس سے بڑھ کر زیادہ بھی حاصل کرنے والا بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اپنے دل میں اور پھر عملی طور پر پاک تبدیلیاں لانے کی کوشش کرے۔

گزشتہ دنوں ڈنمارک کے ایک مذہبی اخبار میں ایک خاتون نے مضمون لکھا اور قرآن کریم کے بارے میں لکھا کہ اس میں بار بار سزا اور عذاب کا ذکر ہے اور محبت کا لفظ تو کہیں استعمال ہی نہیں ہوا یا ایک دو جگہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ کہنا کہ خدا پر ایمان ایک انسان کو اپنی مرضی اور آزادی اور خدا تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ہے یہ کسی طرح بھی کم از کم مسلمانوں کے لئے درست نہیں ہوسکتا۔ بعض آیات بغیر سیاق وسباق کے لکھ کر یا غلط طور پر بیان کر کے اور اپنی طرف سے استنباط کر کے اسلام کے خدا کو صرف سزا دینے میں جلد باز اور سخت پکڑ والا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ بہر حال اس کا جواب تو وہاں کی جماعت دے رہی ہے لیکن یہ جو چند حوالے مَیں نے پیش کئے ہیں وہ جہاں مومنین کو امید افزاء پیغام دیتے ہیں وہاں اس جیسے مضمون نگاروں کو اور اسلام دشمنوں کو جو اسلام کی طرف جھوٹ منسوب کرتے ہیں اور اسلام اور قرآن سے بغض رکھتے ہیں ان کو جواب بھی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو مالک ہے، بخشتا ہے۔ یہ ایسی صفت ہے جو تمام صفات پر حاوی ہے۔ معاف بھی کرتا ہے رحم بھی کرتا ہے۔ یہ بھی اس کا رحم ہے کہ انسانوں کی بے انتہا بداعتدالیوں اور ظلموں کے باوجود انہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتا۔ ہاں یہ بیشک ہے کہ ان ظلموں اور حد سے زیادہ گناہوں میں پڑنے کی وجہ سے اور پھر اس ضد پر قائم رہنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تمہیں سزا ملے گی۔ مسلسل گناہ اور ظلم کرتے چلے جاؤ اور کسی طرح باز نہ آؤ تو پھر سزا ملے یہ تو قانون قدرت ہے بلکہ دنیا کا بھی قانون ہے۔ لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ اتنا رحمان ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب دوزخ خالی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ایسی وسیع اور لاانتہا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور بخشش کو بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اگر تم لوگ پھر میری رحمت اور بخشش سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو تمہارے لئے گناہوں اور ظلموں کی پھر سزا بھی ہے لیکن یہ میری رحمت ہے اور میری بخشش ہے جو تمہیں بار بار توجہ دلا رہی ہے کہ ان سے بچو۔ اس سے پہلے اپنے آپ کو محفوظ کرلو کہ کوئی عذاب تمہیں گھیرے۔ حد سے زیادہ ظلموں کی وجہ سے تم میری پکڑ میں نہ آجانا۔ پس بچنے کی کوشش کرو۔ اب جو اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں اس پر سوائے ان کی عقل کو اندھا اور بغض وعناد میں بھرے ہوئے ہونے کے اور کیا کہا جاسکتا ہے۔ اپنے ملکوں کے قانون جو بناتے ہیں اس میں تو یہ جرموں کی سزا دینا چاہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے قانون کو توڑنے والوں اور ظلموں اور زیادتیوں میں بڑھنے والوں کے بارے میں یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کیوں یہ کہتا ہے کہ مَیں سزا دوں گا، مَیں عذاب دوں گا۔

اسلام کا خدا کتنا بخشنہار ہے اس کی وضاحت اس روایت سے ہوتی ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے قتل کئے تھے۔ اب یہ مثالیں اس لئے دی جارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے متعلق بھی بتایا جائے کہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ فرمایا کہ اس نے ننانوے قتل کئے تھے پھر وہ توبہ کے متعلق پوچھنے کے لئے نکلا۔ ایک راہب کے پاس آکر اس نے پوچھا کہ اب توبہ ہوسکتی ہے۔ اس راہب نے کہا: نہیں اب کوئی رستہ نہیں۔ اس نے اس کو بھی قتل کردیا۔ وہ مسلسل اس کے بارے میں پوچھتا رہا کہ کیا توبہ قبول ہوسکتی ہے یا نہیں تو اسے ایک شخص نے کہا کہ فلاں بستی میں جاؤ۔ جب وہ جارہا تھا تو اس کو راستے میں موت آگئی۔ اس نے اپنے سینے کو اس بستی کی طرف کردیا۔ جب مر کے گرا تو اس طرف گرا۔ رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے آگئے۔ اس کے متعلق جھگڑنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس میں وہ جارہا تھا حکم دیا کہ اس کے قریب ہوجا اور جس بستی سے وہ دُور جارہا تھا اسے حکم دیا کہ اس سے دُور ہوجا۔ پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ ان دونوں بستیوں کے درمیان فاصلہ کی پیمائش کرو تو وہ اس بستی سے جس کی طرف وہ گناہ بخشوانے کے لئے جارہا تھا ایک بالشت قریب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات پر اسے بخش دیا۔

(صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب 52/54 حدیث نمبر:3470)

پس یہ ہے اسلام کا خدا جو عذاب کے بجائے بخشنے کو پسند کرتا ہے جس کی رحمت وسیع تر ہے۔

پھر ایک اور حدیث ہے کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ربّ عزّ وجل کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! تو مجھ سے دعا نہیں کرتا اور مجھ سے امید بھی وابستہ کرتا ہے۔ پس میں اس شرط کے ساتھ کہ تُو شرک نہ کرے تجھے تیری خطائیں بخش دوں گا اگرچہ تیری خطائیں زمین کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ میں تجھے اپنی زمین بھر مغفرت کے ساتھ ملوں گا۔ اور اگر تو نے آسمان کی انتہاؤں تک غلطیاں کی ہوں اور پھر تُو مجھ سے میری بخشش طلب کرے تو میں تجھے وہ بھی بخش دوں گا اور میں ذرّہ برابر بھی پرواہ نہیں کروں گا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 7 صفحہ 208 مسند ابوذر الغفاری حدیث 21837 عالم الکتب بیروت 1998ء)

یہ ہے اللہ تعالیٰ جو اسلام کا خدا ہے، جو بخشنے والا ہے اور ہم مومنوں پر اللہ تعالیٰ کے کتنے بڑے احسان ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر سال رمضان میں اس کی بخشش کے دروازے مزید کھلتے ہیں۔

رمضان میں اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت کے بارے میں ایک روایت یوں بیان ہوئی ہے۔ نَضر بن شَیبان کہتے ہیں کہ مَیں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی ہو۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا: ہاں۔ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کے روزے رکھنا تم پر فرض کیا ہے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کردیا ہے پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہو۔ نوزائیدہ بچے کی طرح ہوجاتا ہے۔

(سنن النسائی کتاب الصّیام باب ذکر اختلاف یحییٰ بن ابی کثیر والنضر بن شیبان فیہ حدیث 2210)

پس ہمیں اس سے غرض نہیں کہ جاہلوں کو اسلام کا خدا کیسا نظر آتا ہے۔ ہمیں تو یہ پتا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہمیں پیار کرنے والا اور بخشنے والا ہے اور ہماری طرف دوڑ کر آنے والا خدا ہے تاکہ اپنے بندوں کے گناہ بخشے۔

پھر رمضان کے حوالے سے ایک اور حدیث ہے جس میں رمضان کی برکات کا ذکر کیا گیا ہے۔ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری روز مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اس کی راتوں کو قیام کرنے کو نفل ٹھہرایا ہے۔ هُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ اٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ کہ وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے۔ اور جس نے اس میں کسی روزے دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔

(شعب الایمان للبیہقی جلد 5 صفحہ 223 کتاب الصیام باب فضائل شهر رمضان حدیث نمبر 3336)

یعنی یہ مغفرت ایسی ہے کہ اگر رمضان کا حق ادا کرتے ہوئے روزے رکھے جائیں اور نوافل ادا کئے جائیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے تو پچھلے گناہ بھی بخشے جاتے ہیں اور آئندہ گناہ نہ کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالیٰ ہمارے لئے قدم قدم پر ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے جو جنّت میں لے جانے والے ہیں۔ آجکل ہم رمضان سے گزر رہے ہیں اور دوسرے عشرہ کا بھی اختتام ہورہا ہے۔ کل پرسوں تیسرا عشرہ شروع ہونے والا ہے۔ اور یہ عشرہ تو جیسا کہ حدیث میں بھی ہے اس لحاظ سے بھی برکتیں لئے ہوئے ہے کہ

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) **& David Wilson.**

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

اس میں ایک ایسی رات ہے جولیلۃ القدر ہے جو دعاؤں کی قبولیت اور بندے کو خدا کے قریب تر کرنے کے جلوے دکھانے اور دیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس عشرہ میں ہمیں اپنی دعاؤں اور اپنی عبادتوں کے لئے خاص اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ اس میں حاصل کریں پھر اس کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی خاص ضرورت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت سے فیض پاتے چلے جانے کے لئے خاص طور پر ان دنوں میں اپنی حالتوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے جو رمضان کا حق ہے اور خاص طور پر اس آخری عشرہ کا حق ہے۔ اپنی برائیوں کو دور کرنے کے لئے، آئندہ گناہوں سے بچنے کے لئے، جہنم سے مستقل نجات پانے کے لئے ایک کوشش کی ضرورت ہے۔ ہر کام کے لئے ایک کوشش کرنی پڑتی ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کوئی کام بغیر کوشش کے ہو جائے۔ یہ تو عام اصول ہے اور ایک حقیقی مومن سے اس بات کی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی خوشخبریوں، اللہ تعالیٰ کے پیغاموں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دیئے گئے امید افزاء پیغاموں کو سرسری نظر سے نہ دیکھے بلکہ جب سنے تو ان کا حصہ بننے کی ایک تڑپ دل میں پیدا ہو۔ اور یہ تڑپ تبھی فائدہ مند ہو گی جب اس کے حصول کے لئے عملی قدم بھی اٹھائے۔ اور عملی قدم وہی پھل لانے والے ہوتے ہیں، وہی کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں جو ان اصولوں کے مطابق اور اس طریق پر چلتے ہوئے اٹھائے جائیں جو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے بنائے گئے ہوں۔ پس بیشک اللہ تعالیٰ کی رحمت وسیع تر ہے۔ بیشک رمضان میں نیکیوں کے کئی گنا ثواب ہیں۔ بیشک رمضان رحمت اور مغفرت کے حصول اور جہنم سے دُوری کا ذریعہ ہے لیکن ان باتوں سے مستقل فائدہ وہی اٹھانے والے ہوتے ہیں جو ایک لگن کے ساتھ اس کے حصول کی کوشش کریں۔ پس ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ لوگ یا ہم میں سے خوش قسمت وہ لوگ ہوں گے جو اس رمضان کو رحمت اور بخشش کے حاصل کرنے اور جہنم سے نجات کا ذریعہ بنالیں گے۔ اور وہ ان کمزوریوں کو ختم کرنے والے ہوں، اپنے گناہوں سے ہمیشہ کے لئے بچنے والے ہوں۔ یہ رمضان ہمارے لئے وہ سنگ میل بن جائے جو ہمیشہ برائیوں سے دور رکھنے والا اور ہمیشہ نیکیوں کی طرف لے جانے والا بن جائے۔ برائیوں سے نفرت ہمارے دلوں میں ایسی پیدا ہو جائے جو کبھی دوبارہ ہمیں ان برائیوں کی طرف مائل کرنے والی نہ ہو۔ سچی توبہ کی طرف ہماری توجہ ہو اور ایسی توبہ ہو جو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ بناتی چلی جائے۔

ان باتوں کا حصول کس طرح ہو سکتا ہے یا ایسی سچی توبہ کس طرح ہو سکتی ہے جو ہمیشہ گناہوں سے دُور رکھے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’توبہ دراصل حصول اخلاق کے لئے بڑی محرک اور مؤیّد چیز ہے‘‘ (اعلیٰ اخلاق اور اعلیٰ کردار کا مالک بننا ہے، اللہ تعالیٰ کے قریب ہونا ہے تو توبہ ہی ہے جو اس کے کام آتی ہے۔ اسی کی وجہ سے آدمی ترقی کرتا ہے۔ یہی چیز ہے جو مددگار بنتی ہے۔ فرمایا) ’’اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اخلاق سیّۂ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں‘‘۔ (صرف توبہ کرنے سے توبہ نہیں ہو جاتی۔) ’’بدُوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی‘‘۔ اور وہ شرائط کیا ہیں۔ فرمایا: ’’ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلَاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردّیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد و تصورات بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہو تو اسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے اور اس کی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہانتک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بدلذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط ندم ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چندروزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آ کر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے آخر ان سب لذات دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اِقْلَاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔ یعنی آئندہ کے لئے مصمّم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا۔ اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا یہانتک کہ وہ سیّئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرۃ:166)۔ ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء:29) اس کی حقیقت ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے قوت پانے کے لئے مندرجہ بالا ہر سہ اشیاء کو کامل کر کے انسان کسل اور سستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیلی اخلاق کر دے گا۔‘‘ (ملفوظات جلد اول صفحہ 138 تا 140۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ ان لوگوں کو بھی ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے فلاں برائی سے بچنے کے لئے دعا کی لیکن یہ برائی دور نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں نہیں سنیں۔ بعض ماں باپ پریشان ہوتے ہیں کہ بچوں میں یا بعض نوجوانوں میں غلط عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور کہتے ہیں ہم نے کوشش کی۔ یہ دعا بھی کی، سنی نہیں گئی۔ تو یہ چیز غلط ہے۔ اس کو میں آسان رنگ میں دوبارہ سمجھا دیتا ہوں۔ دعا کی قبولیت کے لئے بھی کچھ لوازمات ہیں ان کو پورا کرنا ضروری ہے۔ چار دن دعا کر کے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے دعا نہیں سنی یہ ویسے ہی اپنی نااہلی کو خدا تعالیٰ پر ڈالنے والی بات ہے۔

بہرحال اس وقت مَیں حضرت مسیح موعودؑ کے اس اقتباس کے حوالے سے جو مَیں نے پڑھا ہے، یہی بتانا چاہتا ہوں کہ برائی سے کس طرح رکنا چاہئے اور توبہ کا حصول کس طرح ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ توبہ کرنے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کچھ ضروری باتیں ہیں کچھ عمل ہیں کچھ محنت ہے کچھ طریقے ہیں جن پر عمل کرنا ہوگا۔ ان کو کریں گے تو تبھی نتیجہ حاصل ہوگا اور برائیوں سے بچنے کے لئے دعا بھی تبھی قبول ہو گی جب کچھ عملی اقدام بھی اٹھائیں گے۔ عملی قدم کچھ نہ اٹھانا اور صرف سرسری دعا کر کے کہہ دینا کہ خدا تعالیٰ نے قبول نہیں کی اس لئے شاید یہی مرضی ہے کہ میں گناہگار ہی رہوں تو یہ غلط ہے۔ برے اعمال اور اخلاق کو اگر بہتر کرنا ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تین باتیں پہلے خود انسان کرے پھر دعا کرے تو یہ دعا مددگار رہوتی ہے اور برائیاں پھر چھوٹ جاتی ہیں۔ اور سچی توبہ کے لئے جیسا کہ میں نے حوالے میں پڑھا، آپ نے فرمایا کہ پہلی بات یہ ہے کہ گندے اور برے خیالات سے اپنے دماغ کو پہلے صاف کرو۔ کسی بھی برائی کی لذت کا تصور پہلے دماغ میں پیدا ہوتا ہے تب انسان اس برائی کو کرتا ہے۔ اگر دماغ میں برائی کا یا اس کی اچھائی کا یا لذت کا تصور پیدا نہ ہو اور کراہت ہو تو کبھی وہ برائی کرتا ہی نہیں۔ اور پہلے کسی بھی برائی کی لذّت کا تصور پیدا ہوتا ہے، احساس پیدا ہوتا ہے پھر انسان اس برائی کی طرف راغب ہوتا ہے۔ پس پہلا عملی قدم جو انسان کو برائیوں سے بچنے کے لئے اٹھانا ہے وہ یہ ہے کہ اپنے ذہن کو گندے تصورات یا عارضی لذات کے تصور سے پاک کرے۔ اس کی مثال آپ نے یہ دی کہ جس طرح مثلاً کسی عورت سے ناجائز تعلقات ہوتے ہیں۔ دوستیاں قائم ہو جاتی ہیں تو ایسی عورت کا اچھا تصور دماغ میں قائم کرنے کے بجائے بدصورت تصور قائم کرو۔ بجائے یہ دیکھو کہ اس میں خوبصورتی کیا ہے اور کیا کچھ خوبیاں ہیں اس کا بدصورت ترین تصور جو قائم کر سکتے ہو وہ قائم کرو۔ اس کے جو برے خصائل ہیں جو اس کی برائیاں ہیں ان کو سامنے لاؤ اور ایک ایسی شکل تصور میں قائم کرو جو سخت قسم کی مکروہ اور کریہہ شکل ہو تو تبھی اس برائی سے تم دور ہو سکو گے۔ پھر دوسری شرط یہ بتائی کہ اپنے نیک کانشنس کو بیدار کرو اور سوچو کہ میں کن برائیوں میں مبتلا ہو رہا ہوں۔ اپنے حالات پر پشیمانی اور شرمندگی کا احساس دل میں پیدا کرو۔ اگر یہ حالت ہو گی تو پھر ہی برائی سے بچ سکو گے۔ پھر فرمایا تیسری بات یہ ہے کہ ایک پکا اور مصمم ارادہ ہو کہ میں نے اب اس برائی کے قریب بھی نہیں جانا۔ اور جب اس ارادے پر قائم رہنے کی ہر وقت کوشش کر رہے ہو گے تو پھر خدا تعالیٰ سچی توبہ کی توفیق دیتا ہے اور برائیوں سے بچنے کے لئے کی گئی دعاؤں کو بھی پھر سنتا ہے۔ دعاؤں کے قبول ہونے سے پہلے یہ عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ نہیں کہ صبح سے شام تک اور رات سے صبح تک غلط کاموں اور برائیوں میں ملوث رہے اور ایک وقت یا کسی وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کر لی کہ مجھے اس برائی سے بچا لے۔ یہ عمل ظاہر کر رہا ہے کہ دعا سنجیدگی سے نہیں کی گئی۔ وہ نیک فطرت جو کانشنس ہے جو اندر چھپا ہوا ہے اس نے کسی وقت یہ کچوکا لگا دیا کہ تمہاری یہ کیا حالت ہے کہ برائیوں میں ڈوبے ہوئے ہو۔ اس عارضی احساس سے دعا کی طرف وقتی توجہ پیدا ہو جائے اور پھر جب برائی کو سامنے دیکھے تو اس کی چاہت اس عارضی احساس کو ختم کر دے، ندامت پر حاوی ہو جائے۔ ایسی حالت تو نہ برائیوں سے مستقل بچاتی ہے نہ دعا کا حق ادا کرنے والی بناتی ہے بلکہ یہ تو دعا کے ساتھ بھی مذاق ہے اور خدا تعالیٰ کو پابند کرنے کی کوشش ہے۔ خدا تعالیٰ کسی بندے کا پابند نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی بخشش سے حقیقی فیض اگر اٹھانا ہے، اس کے انعاموں کا وارث بننا ہے، اپنی دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا ہے تو پھر اپنی حالتوں کی طرف توجہ کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ایسا مہربان ہے کہ ہر وقت اس کی رحمت کی چادر اپنے بندوں کو اپنی لپیٹ میں لینے

کے لئے تیار ہے۔ کیا یہ بات ہم سے اس بات کا تقاضا نہیں کرتی کہ ہم خود بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے حکموں پر چل کر اس کی بخشش اور رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں۔ ہم اس رحمت کو حاصل کرنے والے بنیں جو حقیقی مومنوں کو حاصل ہوتی ہے، جو اس کے پیاروں کو حاصل ہوتی ہے۔ ان باتوں سے بچیں جو باوجود اس کی وسیع رحمت کے سزا کا مورد بنا دیتی ہے۔ ہماری توبہ سچی توبہ ہو اور ہم ہمیشہ اس کے آگے جھکے رہنے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

"اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آ جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھر پر بویا جاتا ہے اور اگر وہ سچی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔ آج کل اس توبہ میں بڑی بڑی مشکلات ہیں"۔ کیونکہ دنیا کی لالچیں دنیا کی لذّات سامنے ہوتی ہیں۔

فرمایا: "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّنظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو، بچو"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 303۔ ایڈیشن 1984ء مطبوعہ لندن)

اللہ کرے کہ ہم اس سچی توبہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ رمضان سے وابستہ تمام برکات جو ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں ان کو حاصل کرنے والا بنائے۔

اس وقت میں نماز جمعہ کے بعد تین جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ جو ہے وہ نوابشاہ کے رہنے والے ہمارے مکرم محمد امتیاز احمد صاحب ابن مشتاق احمد صاحب طاہر ہیں جن کو 14 ؍جولائی کو شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر تقریباً 39 سال تھی۔ کہتے ہیں کہ شام کو ساڑھے چار بجے کچھ نامعلوم موٹر سائیکل سوار ان کی دوکان پر آئے اور ان کو گولی مار کر شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ تفصیلات کے مطابق محمد امتیاز احمد صاحب نوابشاہ شہر کے ٹرنک بازار میں واقع اپنی دوکان کے باہر کھڑے تھے کہ موٹر سائیکل پر دو نامعلوم سوار آئے اور ان پر فائرنگ کر کے فرار ہو گئے۔ فائرنگ کے نتیجے میں انہیں تین گولیاں لگیں۔ دو گولیاں ان کے سر پر دائیں طرف لگیں اور بائیں طرف کان کے نیچے سے آر پار ہو گئیں جبکہ تیسری گولی ان کے ہاتھ پر لگی۔ بہرحال موقع پر شہادت ہو گئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نوابشاہ میں مذہبی منافرت کی وجہ سے اب تک یہ نویں شہادت ہے اور گزشتہ ایک دو سال میں یہاں زیادہ شہادتیں ہوئی ہیں۔ اس واقعہ سے دو تین دن پہلے شہید مرحوم کو ایک قریبی دکاندار نے بتایا بھی تھا کہ بعض مخالفین آپ کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔ احتیاط جتنی مرضی کرو باہر تو بہرحال نکلنا ہی ہوتا ہے اور دشمنوں کو موقع مل جاتا ہے۔ شہید مرحوم کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ 1935ء میں ان کے دادا مکرم سیٹھ محمد دین صاحب آف امرتسر کے ذریعہ سے ہوا تھا جنہوں نے نعمت اللہ خان صاحب وزیر آباد کے ذریعہ سے بیعت کی تھی۔ 1947ء میں یہ امرتسر انڈیا سے نوابشاہ پاکستان میں شفٹ ہو گئے۔ 1975ء میں شہید پیدا ہوئے تھے۔ پھر F.Sc. کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد اپنے والد کے کاروبار میں مصروف ہو گئے۔ جماعتی خدمات کافی کرتے تھے۔ شہادت کے وقت یہ بطور صدر جماعت حلقہ محمود ہال تھے۔ شہر کے سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری اصلاح و ارشاد شہر اور ذیلی تنظیم میں نوابشاہ شہر کے قائد خدام الاحمدیہ تھے۔ ناظم اصلاح و ارشاد علاقہ اور ضلع تھے۔ ناظم تحریک جدید ضلع تھے۔ ماضی میں یہ سیکرٹری وقف جدید، سیکرٹری ضیافت بھی رہ چکے ہیں، سیکرٹری دعوت الی اللہ بھی رہ چکے ہیں۔ جماعتی خدمات کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ جو بھی کام سپرد کیا جاتا بڑی خوش اسلوبی سے اس کو سرانجام دیتے۔ کبھی انکار نہیں کیا۔ بہت مہمان نواز تھے۔ مرکزی مہمانوں کا بڑا خیال رکھتے تھے۔ سادہ طبیعت کے مالک۔ خلافت سے انتہائی محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ اطاعت کا غیر معمولی جذبہ رکھتے تھے۔ پنجوقتہ نمازی اور تہجد گزار تھے۔ بڑا دھیما مزاج تھا۔ ہمیشہ نرم لہجے میں بات کرتے۔ ان میں ہمیشہ معاف کرنے کی صفت تھی۔ گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے تھے۔ شہادت کے روز رمضان المبارک کے سلسلے میں ذاتی طور پر مستحقین کے لئے راشن کے پیکٹ خود تیار کر کے دوپہر تک تقریباً سات گھروں میں تقسیم کر کے آئے تھے اور جب واپس پہنچے ہیں تو وہاں ان نامعلوم حملہ آوروں نے، بدبختوں نے حملہ کیا اور آپ کو شہید کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور سیٹھ محمد یوسف صاحب شہید جو سابق امیر ضلع نوابشاہ تھے ان کے بھتیجے تھے۔ ان کے والد مشتاق احمد صاحب بھی زندہ حیات ہیں۔ لواحقین میں ان کی اہلیہ نبیلہ امتیاز صاحبہ ہیں تین بیٹے جاذب عمر دس سال، عبدالباسط عمر نو سال، محمد عبداللہ عمر سات ماہ۔

دوسرا جنازہ مکرم نصیر احمد انجم صاحب واقف زندگی کا ہے جو جامعہ احمدیہ ربوہ میں استاد تھے۔ 1981ء میں انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا۔ اس کے بعد زندگی وقف کی اور جامعہ میں پڑھائی کے لئے تشریف لے آئے۔ جامعہ میں آپ نے بی اے کیا۔ جامعہ سے فارغ ہوئے تو پھر ایم اے عربی کیا۔ رشین زبان میں بھی ان کو جماعت کی طرف سے کورس کروایا گیا۔ 1988ء میں جامعہ سے شاہد کی ڈگری لینے کے بعد میدان عمل میں آئے اور مختلف جماعتوں میں رہے۔ 1990ء میں موازنہ مذاہب کے تخصص کے لئے ربوہ بلایا گیا اور تخصص کے دوران ہی آپ نے جامعہ احمدیہ میں بطور استاد پڑھانا شروع کیا اور باقاعدہ طور پر 18 ؍جولائی 1999ء کو آپ مستقل طور پر استاد موازنہ مذاہب مقرر ہوئے اور تا دم آخر اسی ذمہ داری کو بااحسن نبھاتے رہے۔ جامعہ سے پاس ہونے کے بعد خدمت کا عرصہ تقریباً چھبیس سال ہے اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوان مربیان میں تھے، علماء میں تھے، موازنہ مذاہب میں آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اتھارٹی تھے۔ بڑا علم تھا۔ بڑا گہرا علم تھا۔ جامعہ میں تدریس کے علاوہ آپ کو مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ قضا کے ان ابتدائی نمائندگان میں سے تھے جنہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مقرر فرمایا تھا اور آخر تک یہ رہے۔ مجلس افتاء اور ریسرچ سیل کے ممبر بھی تھے۔ خدام الاحمدیہ میں مختلف عہدوں پہ آپ نے خدمات انجام دیں۔ پھر ان کی ایک خوبی گھر والے بتاتے ہیں یہ تھی کہ نظام جماعت کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ اگر اپنے بچوں میں سے بھی کوئی کسی عہدیدار کے خلاف بات کرتا تو اس کو سمجھاتے اور اگر کوئی شخص کسی جماعتی فیصلے یا شخصیت کے خلاف بات کرنے کی کوشش کرتا تو اس کو بھی بڑی حکمت سے سمجھا دیتے۔ جلسہ سالانہ یوکے میں بھی ان کو شمولیت کی سعادت ملی اور غالباً جلسہ سالانہ 2010ء میں انہوں نے یہاں تقریر بھی کی تھی۔ اور اس دفعہ بھی انہوں نے مجھے لکھا تھا کہ میں نے اپلائی کیا ہوا ہے۔ اللہ کرے ویزہ مل جائے پھر ریجیکٹ ہو گیا پھر دوبارہ اپلائی کیا۔ خلافت کے ساتھ ان کو غیر معمولی تعلق اور پیار تھا اور حقیقی سلطان نصیر میں شامل تھے۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ ہر جگہ مجلس میں جاتے تھے اور ان کو تبلیغی میدان میں بھی بڑا عبور تھا۔ لوگوں کو پڑھے لکھوں کو بھی بڑے دلائل سے قائل کر لیا کرتے تھے۔ ان کی بیٹی خدیجہ ماہم نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ عشق تھا اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھنے پر بہت زور دیتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی لغت لکھ رہے تھے اور یہ فکر مند رہتے تھے کہ یہ قیمتی خزانہ لوگوں تک پہنچ جائے۔ مشکل الفاظ کی ڈکشنری لکھ رہے تھے تا کہ لوگ حضور علیہ السلام کی کتب سے مستفیض ہو سکیں۔ اس کام کا آپ نے ابھی آغاز ہی کیا تھا۔ مبشر ایاز صاحب نے بھی لکھا کہ اچھے مقرر تھے۔ راہ ہدیٰ میں بھی اور ایم ٹی اے کے متعدد پروگراموں میں شامل ہوتے اور بڑے مدلّل جواب دیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے، ان کے درجات بلند کرے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ایسے عالم باعمل جماعت کو اللہ تعالیٰ اور بھی عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا ہے جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت امّ ناصر کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات گزشتہ سوموار کو ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1944ء میں میٹرک پاس کیا۔ پھر حضرت مصلح موعود کی خواہش پر ایگریکلچر کالج میں داخل ہو گئے۔ پھر دارالضیافت کی ابتدائی کچی عمارت جو مسجد مبارک کے سامنے تھی اس کا انتظام حضرت مصلح موعود نے ان کے سپرد کیا۔ موجودہ دارالضیافت کی ابتدائی تعمیر بھی آپ کے دور میں ہوئی۔ 82ء83ء تک افسر لنگر خانہ کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ پھر بطور نائب ناظر امور عامہ خدمت کی توفیق ملی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اپنی زمینوں کی نگرانی بھی ان کے سپرد کی۔ ان کی شادی صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ بنت مکرم مرزا رشید احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کے ساتھ ہوئی۔ ان کی تین بیٹیاں اور ایک بیٹا ہے۔ اپنے پوتوں کی شادی میں حضرت امّاں جان نے جو شرکت فرمائی ان میں سے ان کی شادی آخری تھی جس میں حضرت امّاں جان شامل ہوئیں تھیں۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ گزشتہ تین دہائیوں سے مجھے ان کی خدمت کا موقع ملا۔ بہت شریف مہمان نواز اور پیار کرنے والے وجود تھے۔ مہمان نوازی تو آپ کا بڑا اچھا بڑا نمایاں وصف تھا اور ایک یہ بھی نمایاں خوبی تھی کہ حسّ مزاح بہت تھا اور اپنی مجلس میں لوگوں سے مذاق کیا کرتے تھے اور کبھی پریشان مجلس میں بھی اپنے مزاح کی وجہ سے جان پیدا کر دیا کرتے تھے۔ ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ غریب اور نادار مریضوں کی امداد کے لئے طاہر ہارٹ میں اکثر آتے تھے اور مجھے رقم دے کے جایا کرتے تھے۔ ہماری والدہ کے بھائی تھے۔ ان کا خاص تعلق تھا۔ ویسے تو ہر بھائی کا ہوتا ہے لیکن ان کا خاص تھا۔ ہمارے گھر میں بہت زیادہ آنا جانا تھا اور اس تعلق کو قائم رکھا اور پھر خلافت کے بعد مجھ سے بھی انہوں نے بڑا تعلق رکھا۔ اکثر یہاں فون کر کے بھی اس تعلق کا اظہار کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سے بھی مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کی اہلیہ بھی کافی بیمار ہیں اللہ تعالیٰ ان پر بھی رحم اور فضل فرمائے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا نماز جمعہ کے بعد یہ جنازے میں ادا کروں گا۔

جماعت احمدیہ کونگو برازاویل کی

جماعت انکائی (NKAYI) کا چوتھا کامیاب جلسہ سالانہ

(سعید احمد۔ مبلغ سلسلہ کونگو برازاویل)

بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ کونگو برازاویل کی ایک جماعت انکائی (NKAYI) کو اپنا چوتھا کامیاب جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ ملکی حالات کے خراب ہونے کے باوجود 16 جماعتوں سے 182 افراد نے اس میں شرکت کی جن میں 131 احمدی 8 سنّی احباب اور 43 عیسائی احباب شامل تھے۔ جلسہ کے بعد تین سنّی احباب کو بیعت کرنے کی توفیق بھی ملی۔ جن میں ایک جرنلسٹ ہیں۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں پچھلے چالیس سال سے مسلمان ہوں لیکن جو کچھ اسلام کے بارے میں ان تین دنوں میں سیکھا ہے وہ پہلے نہ ہی کسی نے کبھی بتایا اور نہ ہی کسی سے سنا۔ ہم نے جماعت کے خلاف بہت کچھ سن رکھا تھا۔ اور ہمیں بتایا گیا تھا کہ یہ لوگ مسلمان نہیں۔ لیکن آپ کا جلسہ سننے کے بعد پتہ چلا کہ اصل اسلام تو احمدیت ہی ہے۔ تین دن سے ہم آپ لوگوں کو سن رہے ہیں۔ آپ کی بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شروع ہوتی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ختم ہوتی ہے۔ اور انہوں نے مزید کہا کہ آپ لوگوں کی مخالفت ہونا بڑی اچھی طرح سمجھ آ رہا ہے کیونکہ پھلدار درخت پر ہی پتھر پڑتے ہیں، کبھی خالی درخت پر کسی نے پتھر نہیں پھینکے۔

ایک جرنلسٹ جن کا تعلق عیسائیت سے ہے انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں پہلے بھی دو دفعہ شرکت کر چکا ہوں۔ اور جماعت کا پیغام میرے لئے نیا نہیں ہے۔ میں اندر سے پورا احمدی ہوں بس اوپر عیسائیت کا لیبل لگا ہوا ہے اور وقت آنے پر وہ بھی اتر جائے گا۔ جماعت احمدیہ کا پیغام پیار اور محبت کا پیغام ہے۔ اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر لوگ اس پیغام کو تسلیم کر لیں تو پوری دنیا میں امن ہو جائے گا۔

مؤرخہ 20 جون بروز جمعہ دوسری جماعتوں سے مہمان آنا شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ شام کو سنایا گیا۔ مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد ایک اجلاس کیا گیا جس میں جلسہ سالانہ کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں احباب کو بتایا گیا۔

بروز ہفتہ نماز تہجد ہوئی۔ فجر کی نماز کے بعد درس حدیث دیا گیا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھی گئیں جس کے بعد ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں رمضان اور روزوں کے مسائل کے بارے میں احباب کو بتایا گیا۔ اس اجلاس میں 42 احمدی شریک ہوئے۔ شام چار بجے مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا تاکہ ان کو اسلام کے بارے میں بتایا جائے۔ اس اجلاس میں 22 افراد نے شرکت کی جن میں 2 میئر کے نمائندے، 8 مختلف چرچوں کے پادری حضرات، پولیس اور فوج کے نمائندے اور شہر کے کچھ سرکردہ افراد شامل تھے۔ خاکسار نے ”اسلام امن کا مذہب ہے“ کے موضوع پر تقریر کی اور قرآن کریم کے حوالے سے جہاد کے بارے میں بتایا اور امن عالم کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کوششوں کا ذکر کیا۔ آخر میں سوال و جواب ہوئے جس کے بفضلہٖ تعالیٰ تسلی بخش جواب دیئے گئے۔ مہمانوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پہلے جس طرح ہمیں اسلام کے بارے میں بتایا گیا تھا اس سے ہم نے بہت مختلف پایا۔ اور جماعت کی طرف سے ریڈیو پر پروگرام سننے کا موقع بھی ملتا رہتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ جو اسلام پیش کرتی ہے وہ دوسروں سے بہت مختلف ہے۔ ان کے پیغام میں پیار و محبت کی باتیں ہوتی ہیں جبکہ دوسری طرف سے قتل و غارت کی خبریں سننے کو ملتی ہیں۔ پادری احباب کو بھی سوال پوچھنے کو کہا گیا کہ اگر ان کو بھی اسلام کے بارے میں شک ہے تو وہ پوچھ سکتے ہیں۔ ایک پادری نے سوال کیا کہ کیا مسلمان حیات بعد الموت کے قائل ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں بالکل قائل ہیں۔ لیکن اس دنیا میں نہیں بلکہ اگلے جہان میں۔ پھر میں نے کہا کہ شاید آپ یہ سوچ رہے ہوں گے کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ زندہ ہو گئے یا وہ بھی مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ ہم تو اس طرح نہیں مانتے کہ وہ مُردوں کو زندہ کر دیا کرتے تھے۔ اگر ایسا ہوتا تو آج سب کو معلوم ہوتا کہ مرنے کے بعد کیا کچھ ہوتا ہے کیونکہ جتنے بھی دوبارہ زندہ ہوئے تھے انہوں نے بتا دینا تھا کہ مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے۔ پھر وہ لوگ جو عیسیٰؑ کی وفات کے وقت کئی سالوں سے قبروں میں پڑے ہوئے تھے اچانک اٹھ گئے اور اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔ لیکن یہ کہیں نہیں لکھا کہ آیا ان کی فیملیز نے ان کو پہچان لیا تھا یا نہیں۔ پھر وہ لوگ بعد میں کہاں گئے؟ کیا دوبارہ مر گئے! کیونکہ موت تو ایک ہی بار آتی ہے۔ اس جواب پر سب نے کہا کہ اگر ایسا کوئی واقعہ ہوا ہوتا تو لازماً تاریخ میں کہیں ذکر ملتا۔

مغرب و عشاء کے بعد غیر احمدی مہمانوں کے ساتھ مذاکرہ کیا گیا جس میں احمدی احباب خاص طور پر نومبائعین کو بھی اختلافی مسائل کا پتا چلا اور انہوں نے بھی چند ایک سوال کئے۔ یہ مجلس رات دس بجے تک جاری رہی۔

اگلے دن 22 جون بروز اتوار جلسہ کا دن تھا۔ تہجد کی نماز ہوئی۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن دیا گیا۔ ساڑھے دس بجے جلسہ کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے انسان کی پیدائش کے مقصد کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین کے موضوع پر تقریر کی گئی۔

اس کے بعد ایک مہمان غیر احمدی کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے بلایا گیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت ان کی سچائی کی نشانی ہے۔ اور جس طرح کا پروگرام آج منعقد کیا گیا ہے ہمیں اس سے پہلے کبھی دیکھنے کو نصیب نہیں ہوا۔ ایک طرف تو ہمارے علم میں اضافہ ہو رہا ہے اور دوسری طرف ہمیں اپنی اصلاح کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ اور ہم جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انسانیت کی تعلیم و تربیت کا بیڑا اٹھائے ہوئے ہیں۔

اس کے بعد ’حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور حکم و عدل‘ کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اور پھر ’برکات خلافت‘ کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ بعد ازاں ایک جرنلسٹ نے اظہار خیال کیا جس میں انہوں نے کامیاب جلسہ کے انعقاد کی مبارکباد دی اور جماعت احمدیہ کی دنیا میں امن کے لئے جدوجہد کی تعریف کی۔

اس کے بعد ’اسلام میں عورت کے حقوق‘ کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد اختتامی تقریر خاکسار نے جماعت احمدیہ کا جہاد کے بارے میں اعتقاد اور قرآن کریم کی جہاد کے بارے میں تعلیم کے حوالے سے کی۔ آخر پر خاکسار نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد مہمانوں کو سوال کرنے کا موقع دیا گیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ بعد ازاں حاضرین جلسہ کو کھانا پیش کیا گیا۔ اس طرح جماعت احمدیہ انکائی کا جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں ریڈیو چینل کی ایک ٹیم نے شرکت کی تھی۔ انہوں نے خاکسار کا انٹرویو لیا اور رات اپنے چینل پر جلسہ کی کارروائی نشر کی۔ پانچ دن مسلسل لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جاری رہا۔ جلسہ سالانہ کے آخر پر 7/افراد پر مشتمل ایک عیسائی فیملی کو بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

اللہ تعالیٰ تمام شاملین جلسہ کو اپنی برکات سے نوازے اور ہدایت کو قبول کرنے کے لئے ان کی خود رہنمائی فرمائے آمین

آسٹریلیا میں نسلی امتیاز کے خاتمہ کی کوشش

(ڈاکٹر طارق احمد مرزا۔ آسٹریلیا)

آسٹریلیا جہاں دنیا بھر میں اپنے روشن خیال، غیر متعصّبانہ معاشرہ اور انسانی اقدار کی پاسداری کی وجہ سے جانا جاتا ہے وہاں یہ افسوسناک حقیقت اس کے دامن پر ایک بدنما دھبہ بن کر اس ملک کے قول اور فعل میں تضاد کی قلعی بھی کھولتی نظر آتی ہے کہ اس خطے میں لگ بھگ چالیس ہزار سال سے بھی زیادہ عرصہ پہلے سے آباد ایبوریجنی نژاد (Aborigines) باشندوں کو اصلی آسٹریلین باشندے تسلیم نہیں کیا جاتا۔ آسٹریلیا کے آئین کے مطابق تادمِ تحریر ان کی ایسی کوئی قانونی حیثیت نہیں۔ ایک زمانہ میں طنزاً یہ کہا جاتا تھا کہ یہ سیاہ فام ایبوریجنی لوگ آسٹریلیا کی قدرتی نباتات اور جنگلی حیوانات یعنی Fauna and flora کا حصہ ہیں اور بس۔ اس کا پس منظر یہ ہے کہ 1967ء سے قبل آسٹریلیا کی مردم شماری میں ان ایبوریجنی افراد کو گنا ہی نہیں جاتا تھا۔ اسی طرح بیسویں صدی کے وسط تک ان میں سے کسی کو اگر بیرون ملک (مثلاً فوج کے ہمراہ) بھجوایا جاتا تو اسے آسٹریلین پاسپورٹ کی بجائے خصوصی سفرنامہ جاری کیا جاتا تھا۔

ان باشندوں کی طرف سے اپنے حقوق کے لئے جاری جدوجہد کے نتیجہ میں اتنا ضرور ہوا ہے کہ چند برس قبل ایک وزیر اعظم نے ان باشندوں پہ سفید فام افراد اور سفید سامراج کی طرف سے ڈھائے جانے والے بہیمانہ مظالم اور غیر انسانی رویہ برتنے پہ سرکاری طور پر افسوس کا اظہار سَوری (Sorry) کہہ کر کیا۔ گو ان سے معافی مانگنے سے پھر بھی انکار کر دیا کیونکہ اس کے نتیجہ میں براعظم آسٹریلیا کے جملہ حقوق ان کے نام محفوظ کرنا پڑیں گے۔ تقاریر وغیرہ میں انہیں رسماً Traditional Owners کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے مگر آسٹریلین آئین میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو ہر آسٹریلین حکومت کے گلے میں پھانس بن کر چبھتا رہا ہے کیونکہ انسانی حقوق کے مختلف بین الاقوامی اداروں کی طرف سے اسے اس حوالہ سے ہمیشہ شدید تنقید کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

سن 2012ء میں لیبر گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردہ ایک خصوصی کمیٹی (expert panel) نے ایبوریجنی باشندوں سے روا رکھے جانے والے اس نسلی امتیاز کے خاتمہ کے لیے تجویز پیش کی کہ آسٹریلین آئین میں Section 116A :Prohibition of racial discrimination کے نام سے ایک نئی شق کا اضافہ کیا جائے۔ جس کے مطابق کامن ویلتھ، سٹیٹ یا علاقائی حکومت کسی فرد سے اس کی نسل، رنگ، قبیلہ یا قوم کی وجہ سے امتیازی سلوک نہیں برتے گی۔

The Commonwealth, a State or a Territory shall not discriminate on the grounds of race, colour or ethnic or national origin

اسی طرح اس کمیٹی نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ

peoples Section 51A: Recognition of Aboriginal and Torres Strait Islander

کے نام سے ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ ایبوریجنی اور ایسے دیگر قبائل کو آسٹریلیا کے اصل اور قدیم باشندے تسلیم کر کے ان کے اس تشخص کو آئینی تحفظ دے دیا جائے۔

ان تجاویز کی روشنی میں مارچ 2013ء میں آسٹریلین پارلیمنٹ نے ان مجوزہ آئینی ترامیم کے بارہ میں عام ریفرنڈم منعقد کروانے کی اصولی منظوری دے دی۔

”ایکسپرٹ پینل“ کی تجاویز پر ریفرنڈم کے نتائج تو بہرحال اس کے انعقاد کے بعد ہی پتہ چلیں گے مگر سوچنے کی بات یہ ہے کہ کہاں مارچ 2013ء اور کہاں آج سے چودہ سو سال قبل مارچ 632ء کا وہ دن جب محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہر قسم کے نسلی و غیر نسلی امتیازات کا خاتمہ تاریخی خطبہ حجۃ الوداع میں ان الفاظ میں فرما دیا کہ: **”لوگو! ۔ اللہ کا ارشاد ہے کہ ’انسانو ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا تا کہ تم پہچانے جاسکو۔ تم میں زیادہ عزت اور کرامت والا اللہ کی نظر میں وہی ہے جو اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہے‘۔ اے لوگو کسی عربی کو عجمی پر یا عجمی کو عربی پر، کالے کو گورے اور گورے کو کالے پر، آقا کو غلام پر اور غلام کو آقا پر کوئی فوقیت نہیں۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف تقویٰ ہے۔ سارے انسان آدم کی اولاد ہیں۔ اب فضیلت اور برتری کے سارے دعوے، خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں۔“**

جی ہاں سوچنے کی بات ہے کہ آج کی نام نہاد ترقی یافتہ مغربی دنیا اسلام کی اس حسین اور بے مثال تعلیم کو اپناتے ہوئے، یا کم از کم اس کے دیکھا دیکھی، ابھی تک کسی بھی نسلی امتیاز کے براہ راست خاتمہ کے اعلان سے کیوں ہچکچاہٹ محسوس کر رہی ہے؟ ڈھول ڈھمکوں اور آتش بازیوں سے اکیسویں صدی کا استقبال کرنے والی یہ قوم آدم کی تمام اولاد کو یکساں مقام دینے کے لیے کسی ریفرنڈم کی محتاج کیوں ہے؟ شاید اس کی سمجھ خود ان کے ارباب حل و عقد کو بھی نہیں۔ ہماری تو یہی دعا ہے کہ ساری دنیا میں ”قائم ہو پھر سے حکمِ محمدؐ خدا کرے“۔ (آمین)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

- Asylum & Immigration
- New Point Based System
- Settlement Applications (ILR)
- Post Study Work Visa
- Nationality & Travel Documents
- Human Rights Applications
- High Court of Appeals

- Switching Visas
- Over Stayers
- Legacy Cases
- Work Permits
- Visa Extensions
- Judicial Reviews
- Tribunal Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738

24 Hours Emergency No: 07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: **خطاب حضور انور** از صفحہ 2

مطمئن ہو چکا تھا۔

ان پروگراموں سے لوگوں کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور مسلمانوں میں بھی جرأت پیدا ہو رہی ہے اس کے بارے میں اٹلی کے ایک احمد حسن صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت عائشہ کی عمر کے بارہ میں جو عربی میں پروگرام ہوا تھا، آپ نے جو تحقیق پیش کی ہے، اُس کے بعد ہم سر اُٹھا کر چلنے لگے ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت جس طرح آپ نے بیان کی ہے اس کے بعد ہم اپنے مسلمان ہونے پر فخر کرنے لگے ہیں۔

پھر ایک عراق کے قومی شاعر ہیں، انہوں نے انٹرنیٹ سے احمدیت کا تعارف حاصل کیا اور ان کا کسی کو نہیں پتہ تھا کہ وہ احمدی ہیں اور انہوں نے اپنی ایک ویب سائٹ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں قصیدہ اور خلفاء کے بارے میں لکھا، تب لوگوں نے جب پڑھا تو ان کو پتہ لگا کہ یہ احمدی ہیں۔ اس لحاظ سے بھی سائٹس ہمارے کام کر رہی ہیں۔

عزیز عبدالمجید صاحب سوئٹزرلینڈ سے لکھتے ہیں کہ میرا تعلق برما سے ہے۔ خدا کی تقدیر تقریباً اڑھائی سال قبل مجھے یہاں لے آئی جہاں پہلی بار احمدیت سے متعارف ہوا۔ میں عربی زبان اچھی طرح بول اور سمجھ سکتا ہوں۔ مجھے ایم ٹی اے کے عربی پروگرامز بہت اچھے لگے جن میں دلیل اور منطق سے بات ہوتی ہے۔ مجھے اپنے بہت سے سوالات کا کافی وشافی جواب مل گیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ جماعت احمدیہ ہی فرقہ ناجیہ اور خدا تعالیٰ کی تائید یافتہ جماعت ہے۔ میری درخواست ہے میری بیعت قبول کریں۔

پھر سعد الفضلی صاحب کویت سے لکھتے ہیں کہ مَیں غیر احمدی ہوں لیکن مَیں کہتا ہوں کہ آپ اسلام کے دفاع میں صفِ اول میں کھڑے ہیں اور باوجود غیر احمدی ہونے کے مَیں سمجھتا ہوں کہ اسلام کے دفاع میں آپ کی سپورٹ پہ کھڑے ہونا چاہئے۔

اسماعیل عدنان صاحب ناروے میں ہیں، وہ عربی کا پروگرام اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر سنتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں صوفی ہوں اور تصوف سے مجھے بے حد لگاؤ ہے۔ مَیں آج دنیا کے تمام صوفیوں کو ایم ٹی اے کی وساطت سے کہتا ہوں کہ آؤ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہو جاؤ کیونکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا کلام سارے کا سارا تصوف کے اعلیٰ مضامین پر مشتمل ہے اور دین کا مغز ہے۔ آؤ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی "اللّٰہ نور السّمٰوت والارض مثل نورہ کمشکوۃ" کی تفسیر پڑھ کر دیکھو کہ کس طرح آپ نے مشکوۃ کی تفسیر کو اعلیٰ علیین تک پہنچا دیا جبکہ دیگر علماء اس سے قاصر رہے۔

احمدی نوجوانوں میں سے بعض صوفیوں کے پیچھے چل پڑتے ہیں کہ صوفی ازم بہت اچھا ہے اور اس کو اپنانا چاہئے تو صوفیاء جو عقلمند صوفی ہیں، جو حقیقت میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنا چاہتے ہیں وہ تو اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آنا چاہتے ہیں۔

پھر شمس الدین صدیق عثمان صاحب کردستان سے لکھتے ہیں مَیں نے تقریباً 25 سال قبل خواب میں حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو چاند کے اندر بیٹھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا تھا۔ اب ایم ٹی اے دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ کے چاند سے اترنے کی تعبیر یہی ایم ٹی اے ہے۔ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں، قبول فرمائیں۔

اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے عرب ممالک میں بہت ساری بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

تحریک وقفِ نَو

اب تحریک وقفِ نو کی رپورٹ پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال واقفین نَو کی تعداد میں 1945 کا اضافہ ہوا ہے اور کل تعداد اب 39081 ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 25013 ہے اور لڑکیوں کی تعداد 14068 ہے اور لڑکوں اور لڑکیوں کا تناسب ایک اور ایک اعشاریہ آٹھ کا ہے۔ پاکستان اور بیرونِ پاکستان میں جو موازنہ ہے اُس میں یہ عجیب بات ہے کہ پاکستان میں لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد ابھی بھی ایک اور دو کی ہے۔ یعنی دو لڑکے اور ایک لڑکی۔ لیکن یہاں جو تعداد ہے اس میں سمجھیں ڈیڑھ لڑکے اور ایک لڑکی کا مقابلہ ہو رہا ہے، لڑکیوں اور لڑکوں کی نسبت میں جو گیپ ہے وہ یہاں کم ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ

احمدیہ ویب سائٹ alislam.org کی جو سالانہ رپورٹ ہے اُس کے مطابق بھی قرآنِ کریم کا عربی، انگریزی اور اردو زبان میں سرچ انجن مہیا ہے۔ اُس کے علاوہ جماعتی تفاسیر، اردو، انگریزی زبان میں آن لائن پڑھنے کے علاوہ ڈاؤن لوڈ بھی کی جا سکتی ہیں اور اس طرح ان کے مختلف پروگرام ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکیشن

پریس اینڈ پبلیکیشن نے اس سال کافی کام کیا ہے اور دنیا بھر کے اخبارات اور رسائل میں مرکز سے بھجوائے جانے والی پریس ریلیز کی تعداد 105 ہے۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر میں بھی اللہ کے فضل سے کافی بہتری ہوئی ہے اور انہوں نے اچھی کولیکشن (collection) کی ہے۔

(باقی آئندہ)

جماعت احمدیہ ٹوگو (مغربی افریقہ) کے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ سرکاری و حکومتی نمائندوں کی جلسہ میں شمولیت۔

وزیر اعظم کا جلسہ کے لئے نیک خواہشات کا پیغام۔ ٹی وی، ریڈیو، اخبارات میں جلسہ کی کوریج۔

جلسہ کے موقع پر بیعتیں۔

(حافظ منور احمد قمر۔ افسر جلسہ سالانہ ٹوگو)

جماعت احمدیہ ٹوگو کو امسال 18 تا 20 اپریل 2014ء جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ اس سال جلسہ کا موضوع "**اسلام امن کا مذہب**" تجویز کیا گیا تھا۔ گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی دارالحکومت لومے (LOME) میں ایک بڑا ہال کرائے پر حاصل کیا گیا۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے ذمہ حسب سابق مہمانوں کے طعام کی ڈیوٹی سپرد کی گئی۔

جمعہ کے روز پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ براہ راست سنا گیا۔ نمازوں کی ادائیگی اور طعام کے بعد 3:30 بجے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر جماعت و مشنری انچارج ٹوگو نے کی۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے فرنچ ترجمہ سے ہوا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ نظم کے بعد مکرم سلیمان صاحب صدر جماعت لومے (Lome) نے جلسہ کے لئے تشریف لانے والے تمام وفود اور مہمانان کو خوش آمدید اور جلسہ کی برکات سے مستفید ہونے کی دعا پر مشتمل پیغام پڑھ کر سنایا۔ افتتاحی تقریر میں مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر جماعت و مشنری انچارج ٹوگو نے جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں بیان کیے اور دعا کروائی۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ماما بیلو صاحب لوکل مشنری نے "تعلق باللہ" کے موضوع پر کی جس کے ساتھ اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں احمدی احباب کے ساتھ ساتھ غیر از جماعت مہمانوں نے بھی مختلف موضوعات پر سوالات کئے جن کے جوابات کے لئے تین لوکل مشنریز مکرم ماما بیلو صاحب، مکرم عبدو یعقوبو صاحب اور مکرم کریم عبدالامین صاحب کا پینل مقرر تھا۔

دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد "تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات" کے موضوع پر درس کا انتظام کیا گیا تھا۔

دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم سوکلو محمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ ٹوگو نے کی۔ تلاوت قرآن کریم و فرنچ ترجمہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرور کونین آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں لکھے گئے قصیدے یاعین فیض اللہ والعرفان کے چند اشعار پیش کئے گئے۔ مکرم عبدو یعقوبو صاحب لوکل مشنری نے "تربیت اولاد" کے موضوع پر اور مکرم آدم احمد صاحب لوکل مشنری نے "مالی قربانی کی اہمیت و برکات" اور مکرم صالح میکائیل صاحب لوکل مشنری نے "سیرۃ النبی ﷺ، عورتوں سے حسن سلوک" کے موضوعات پر تقاریر کیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام پڑھا گیا۔ اجلاس کی آخری تقریر مکرم حبیب اللہ طورے صاحب لوکل مشنری نے "حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشابہت" کے موضوع پر کی۔

تیسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم آکریم عبدالکریم صاحب نیشنل سیکرٹری مال تلاوت قرآن کریم و ترجمہ سے ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کے بعد مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مبلغ سلسلہ نے "عصر حاضر کے مسائل میں امن کے قیام کے لئے اسلامی تعلیمات" کے موضوع پر اور "اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے" کے موضوع پر مکرم کریم عبدالامین صاحب لوکل مشنری نے تقریر کی۔

اجلاس کا آخری حصہ جلسہ میں شامل ان سیاسی اور سماجی مہمانان گرامی کے پیغامات پر مشتمل تھا جن کو خصوصاً اس شام مدعو کیا گیا تھا۔ محترم وزیر اعظم کے مشیر نے وزیر اعظم کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے علاوہ محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر صاحب تشریف لائے اور اسلام احمدیت کے محبت و امن کے پیغام کو سراہا۔ سیکورٹی اور لوکل گورنمنٹ کی منسٹریز اور کمشنر لومے کے نمائندگان اور دیگر مہمانان نے شرکت کی اور اپنے پیغامات پڑھ کر سنائے۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد مجلس سوال و جواب کا پروگرام ہوا۔

تیسرے دن بھی باجماعت نماز تہجد کا انتظام تھا اور بعد از نماز فجر "نماز باجماعت کی فرضیت و اہمیت" کے موضوع پر درس دیا گیا۔

اختتامی اجلاس کی صدارت مکرم جابیو علی صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت نو مبائعین نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم لیموائے عبدالعزیز صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ ٹوگو نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام، امن کے سفیر" کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد متعدد نو مبائعین نے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ان کے ساتھ تشریف لائے غیر از جماعت مہمانان اور چیف صاحبان نے بھی جلسہ سالانہ اور جماعت کے متعلق اپنے نیک خیالات کا اظہار فرمایا۔ بہت سے دوستوں نے بتایا کہ جلسہ پر شامل ہو کر ان کے جماعت احمدیہ کے متعلق خیالات یکسر تبدیل ہو گئے ہیں کیونکہ جو کچھ ان کو جماعت احمدیہ کے متعلق غیر از جماعت علماء بتاتے ہیں ان باتوں کا جماعت سے دُور کا بھی تعلق نہیں۔ سب سے بڑھ کر تو یہ جماعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فدا ہے جبکہ مولوی کہتا ہے کہ یہ آپ کو مانتے ہی نہیں۔

ایک گاؤں کے امام نے بیان کیا کہ وہ جماعت کے سخت مخالف تھے اور لوگوں کو احمدیت کا پیغام سننے سے منع کیا کرتے تھے بلکہ احمدی معلم کے لئے بھی مشکلات پیدا کرتے تھے مگر جلسہ میں آکر ان کی ساری غلط فہمی دور ہو گئی ہے۔ اور وہ جلسہ کے اسٹیج سے آج اپنے احمدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہی جلسہ گاہ اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

جلسہ کی اختتامی تقریر میں مکرم عرفان احمد ظفر صاحب صدر جماعت و مشنری انچارج ٹوگو نے جلسہ میں شامل ہونے والے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے تمام مہمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے اس طرف توجہ دلائی

بقیہ صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی 2014ء
از صفحہ 20

بڑھتا چلا جائے تا کہ خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق پیدا ہو۔ ورنہ اسٹیج کے پیچھے 'اللہ' کے لفظ پر مشتمل بڑا بینر لگا ہوا ہے۔ محض یہ لفظ ہمارے ایمان میں کوئی اثر نہیں پیدا کر سکتے۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اللہ صرف مسلمانوں کے لئے خالص ہے اور اس کو انہوں نے اپنی اجارہ داری بنا لیا ہے جیسے ملائیشیا میں علماء نے یہ فیصلہ دیا کہ عیسائی اللہ کا لفظ استعمال نہیں کر سکتے اور وہاں کی عدالت نے بھی ان کے خلاف یہ ruling دے کے کئی سو عیسائیوں کو سزا دے دی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا، اللہ کے لفظ کا، اللہ کی ہستی کا، اللہ تعالیٰ کی محبت کا اور اس سے تعلق پیدا کرنے کا نہ انہیں پتا ہے نہ وہ پتا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بالکل سطحی طور پر اللہ اللہ کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات پیش کروں گا جن میں اللہ تعالیٰ کی حقیقت، اللہ تعالیٰ کی معرفت، اللہ تعالیٰ سے محبت، اللہ تعالیٰ کے قرب حاصل کرنے کے ذرائع کے بارے میں بات کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ کی گہرائی اور اس مضمون کا اظہار ہی ہمیں خدا تعالیٰ کا صحیح ادراک عطا کر سکتا ہے اور اس کا قرب حاصل کرنے والا بنا سکتا ہے اور ہم ان مقاصد کو حاصل کر سکتے ہیں جو ہماری حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی ہمیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ یا 'اللہ' خدا تعالیٰ کا ذاتی نام ہے جو تمام صفات کا جامع ہے اور کسی دوسرے مذہب نے خدا تعالیٰ کے اس ذاتی نام سے ہمیں آگاہی نہیں دی یا اپنے ماننے والوں کو آگاہی نہیں دی اور اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر خدا کو پہچاننے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ پس ہمیں آپ کے کلام سے فیض پاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حقیقت، معرفت، محبت اور قربت کے حصول کے طریق کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے مَیں نے آج یہ اقتباسات لئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کو اللہ تعالیٰ کی حقیقت بتانے کے بارے میں آپ کس قدر بے چین تھے اس کا اظہار اس ارشاد سے ہوتا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ؛

''میری ہمدردی کے جوش کا اصل محرک یہ ہے کہ میں نے ایک سونے کی کان نکالی ہے اور مجھے جواہرات کے معدن پر اطلاع ہوئی ہے اور مجھے خوش قسمتی سے ایک چمکتا ہوا اور بے بہا ہیرا اس کان سے ملا ہے اور اس کی اس قدر قیمت ہے کہ اگر میں اپنے تمام بنی نوع بھائیوں میں وہ قیمت تقسیم کروں تو سب کے سب اس شخص سے زیادہ دولتمند ہو جائیں گے جس کے پاس آج دنیا میں سب سے بڑھ کر سونا اور چاندی ہے۔ وہ ہیرا کیا ہے؟ سچا خدا۔ اور اس کو حاصل کرنا یہ ہے کہ اس کو پہچاننا اور سچا ایمان اس پر لانا اور سچی محبت کے ساتھ اس سے تعلق پیدا کرنا اور سچی برکات اس سے پانا۔ پس اس قدر دولت پا کر سخت ظلم ہے کہ میں بنی نوع کو اس سے محروم رکھوں اور وہ بھوکے مریں اور میں عیش کروں۔ یہ مجھ سے ہرگز نہیں ہوگا۔ میرا دل ان کے فقر و فاقہ کو دیکھ کر کباب ہو جاتا ہے۔ ان کی تاریکی اور تنگ گذرانی پر میری جان گھٹتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ آسمانی مال سے ان کے گھر بھر جائیں اور سچائی اور یقین کے جواہر ان کو اتنے ملیں کہ ان کے دامن استعداد پُر ہو جائیں۔''

پھر اپنے ساتھ اللہ تعالیٰ کے تعلق کو بیان فرماتے ہوئے آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''وہ خدا جو تمام نبیوں پر ظاہر ہوتا رہا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ پر بمقام طور ظاہر ہوا اور حضرت مسیح پر شعیر کے پہاڑ پر طلوع فرمایا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فاران کے پہاڑ پر چمکا وہی قادر قدوس خدا میرے پر تجلّی فرما ہوا ہے اس نے مجھ سے باتیں کیں اور مجھے فرمایا کہ وہ اعلیٰ وجود جس کی پرستش کے لئے تمام نبی بھیجے گئے میں ہوں۔ میں اکیلا خالق اور مالک ہوں اور کوئی میرا شریک نہیں اور میں پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہوں اور میرے پر ظاہر کیا گیا (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر) کہ جو کچھ مسیح کی نسبت دنیا کے اکثر عیسائیوں کا عقیدہ ہے یعنی تثلیث و کفارہ وغیرہ یہ سب انسانی غلطیاں ہیں اور حقیقی تعلیم سے انحراف ہے۔ خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا ہے کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں کہ ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں اور دوسرا یہ نشان ہے کہ اگر کوئی ان باتوں میں مقابلہ کرنا چاہے مثلاً کسی دعا کا قبول ہونا اور پھر پیش از وقت اس قبولیت کا علم دیئے جانا یا اور غیبی واقعات معلوم ہونا جو انسان کی حد علم سے باہر ہیں تو اس مقابلہ میں وہ مغلوب رہے گا۔''

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کوئی آپ کے مقابلے پر نہیں آیا۔ اور جو آئے وہ مغلوب ہوئے، ذلیل ہوئے، خوار ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو عبرت کا نشان بنایا۔ پھر اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ سے کس طرح تعلق جوڑا جا سکتا ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''سچا خدا وہی خدا ہے جس کی غیر متبدل صفات قدیم سے آئینہ عالم میں نظر آ رہی ہیں اور جس کو ان باتوں کی حاجت نہیں کہ کوئی اس کا بیٹا ہو اور خودکشی کرے۔ تب لوگوں کو اس سے نجات ملے بلکہ نجات کا سچا طریق قدیم سے ایک ہی ہے جو حدوث اور بناوٹ سے پاک ہے (یعنی باتوں وغیرہ سے اور بناوٹ سے پاک ہے) جس پر چلنے والے حقیقی نجات کو اور اس کے ثمرات کو اسی دنیا میں پا لیتے ہیں۔ اور اس کے سچے نمونے اپنے اندر دیکھتے ہیں یعنی وہ سچا طریق یہی ہے کہ الٰہی منادی کو قبول کر کے اس کے نقشِ قدم پر ایسا چلیں کہ اپنی نفسانی ہستی سے مر جائیں اور اس طرح اپنے لئے آپ فدیہ دیں اور یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتدا سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے (یعنی اپنی نفسانی ہستی کو بالکل ختم کریں اور خدا تعالیٰ کے احکام کے آگے اپنا سب کچھ ڈال دیں اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں۔ یہی طریق ہے جو خدا تعالیٰ نے ابتدا سے حق کے طالبوں کی فطرت میں رکھا ہے) اور قدیم سے اور جب سے کہ انسان بنایا گیا ہے اور اس روحانی قربانی کا سامان اس کو عطا کر دیا گیا ہے اور اس کی فطرت اس سامان کو اپنے ساتھ لائی ہے اور اسی پر متنبہ کرنے کے لئے ظاہری قربانیاں بھی رکھی گئی ہیں''۔ فرماتے ہیں ''میں نے کبھی کسی چیز پر ایسا تعجب نہیں کیا جیسا کہ ان لوگوں کی حالت پر تعجب کرتا ہوں کہ جو کامل اور زندہ اور حی و قیوم خدا کو چھوڑ کر ایسے بیہودہ خیالات کے پیرو ہیں اور اس پر ناز کرتے ہیں۔''

پھر یہ بیان فرماتے ہوئے کہ انسان کو خدا تعالیٰ کی حقیقی پہچان اور اس سے سچا تعلق کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ: ''ایسا ہی قرآن شریف میں وارد ہے کہ خدا کی ذات ہریک عیب سے پاک ہے اور ہر ایک نقصان سے مبرا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ انسان بھی اس کی تعلیم کی پیروی کر کے عیبوں سے پاک ہو اور وہ فرماتا ہے: مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖ أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ۔ یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا رہے گا اور اس ذات کا اس کو دیدار نہیں ہوگا وہ مرنے کے بعد بھی اندھا ہی ہوگا اور تاریکی اس سے جدا نہیں ہوگی کیونکہ خدا کے دیکھنے کے لئے اِسی دنیا میں حواس ملتے ہیں اور جو شخص ان حواس کو دنیا سے ساتھ نہیں لے جائے گا وہ آخرت میں بھی خدا کو دیکھ نہیں سکے گا۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے صاف سمجھا دیا ہے کہ وہ انسان سے کس ترقی کا طالب ہے اور انسان اس کی تعلیم کی پیروی سے کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔ پھر اس کے بعد وہ قرآن شریف میں اس تعلیم کو پیش کرتا ہے جس کے ذریعہ سے اور جس پر عمل کرنے سے اِسی دنیا میں دیدارِ الٰہی میسر آ سکتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا۔ یعنی جو شخص چاہتا ہے کہ اس دنیا میں اس خدا کا دیدار نصیب ہو جائے جو حقیقی خدا اور پیدا کنندہ ہے پس چاہئے کہ وہ ایسے نیک عمل کرے جن میں کسی قسم کا فساد نہ ہو یعنی عمل اس کے نہ لوگوں کے دکھلانے کے لئے ہوں نہ ان کی وجہ سے دل میں تکبر پیدا ہو کہ مَیں ایسا ہوں اور ایسا ہوں اور نہ وہ عمل ناقص اور ناتمام ہوں اور نہ ان میں کوئی ایسی بدبو ہو جو محبت ذاتی کے برخلاف ہو بلکہ چاہئے کہ صدق اور وفاداری سے بھرے ہوئے ہوں اور ساتھ اس کے یہ بھی چاہئے کہ ہر ایک قسم کے شرک سے پرہیز ہو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ ہوا نہ آگ نہ پانی نہ کوئی اور زمین کی چیز معبود ٹھہرائی جائے اور نہ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت دی جائے اور ایسا ان پر بھروسہ کیا جائے کہ گویا وہ خدا کے شریک ہیں اور نہ اپنی ہمت اور کوشش کو کچھ چیز سمجھا جائے کہ یہ بھی شرک کے قسموں میں سے ایک قسم ہے بلکہ سب کچھ کر کے یہ سمجھا جائے کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ اور نہ اپنے علم پر کوئی غرور کیا جائے اور نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ بلکہ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل سمجھیں اور کاہل سمجھیں اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر ایک وقت روح گری رہے اور دعاؤں کے ساتھ اس کے فیض کو اپنی طرف کھینچا جائے اور اس شخص کی طرح ہو جائیں کہ جو سخت پیاسا اور بے دست و پا بھی ہے اور اس کے سامنے ایک چشمہ نمودار ہوا ہے نہایت صافی اور شیریں۔ پس اس نے افتاں وخیزاں بہر حال اپنے تئیں اس چشمہ تک پہنچا دیا۔''

آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارے میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔''

{حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ مکمل خطاب حسبِ طریق علیحدہ شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز۔}

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چھ بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

جلسہ جرمنی کی حاضری

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ امسال جلسہ کی مجموعی حاضری 33171 ہے۔ جس میں سے مستورات کی حاضری 16036 اور مرد حضرات کی حاضری 17135 ہے۔ اس کے علاوہ 1007 کی تعداد میں تبلیغی مہمان شامل ہوئے۔

اس جلسہ میں 72 ممالک کی نمائندگی ہوئی اور 3207 مہمان کرام، مختلف ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔

نظمیں، ترانے اور قصیدے

بعد ازاں افریقن احمدی احباب نے اپنے مخصوص روایتی انداز میں اپنا پروگرام پیش کیا اور کلمہ طیّبہ کا ورد کیا۔

پھر عرب احمدی احباب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ بڑے مدح پرور انداز میں پیش کیا۔

اس کے بعد ملک میسیڈونیا سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنی ملکی میسیڈونین زبان میں ایک نظم خوش الحانی کے ساتھ پیش کی۔ گزشتہ سال انہوں نے ایک نظم حضور انور کے ساتھ ملاقات کے دوران پیش کی تھی۔ لیکن امسال یہ پہلا موقع تھا کہ میسیڈونیا کے احمدی احباب نے جلسہ سالانہ جرمنی میں اپنا یہ پروگرام پیش کیا۔

میسیڈونین زبان میں جو نظم پیش کی گئی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اس بات کا اعلان کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے۔ اور اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ اور یہ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے محبوب ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے۔ ہماری نجات اسلام میں ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ صرف اللہ سے محبت کریں۔ اسلام پر ایک ایسا زمانہ آیا کہ وہ کمزور ہو گیا۔ پھر امام مہدی تشریف لائے اور اسلام کو دوبارہ زندہ کر دیا۔ اللہ سے ایسے محبت کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ لیکن اگر آپ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے تو وہ آپ کو دیکھ رہا ہے۔ اے ایماندارو، اللہ سے ڈرو۔ اور احمدی مسلمان ہونے کے علاوہ کبھی تمہاری موت واقع نہ ہو۔

اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے جرمن زبان میں دعائیہ نظم ترنّم کے ساتھ پیش کی۔

بعد ازاں واقفین نو بچوں نے دعائیہ نظم اور ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد خدام کے ایک گروپ نے دعائیہ نظم ''ہے دستِ قبلہ نما لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' پیش کی۔

اس کے بعد مجلس انصار اللہ کے ایک گروپ نے ایک نظم پیش کی اور بعد ازاں آخر پر جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء نے ترانہ پیش کیا۔

بڑے روح پرور ماحول میں یہ نظمیں اور ترانے پیش کئے جا رہے تھے۔

جونہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا احباب جماعت نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کئے اور سارا ماحول نعروں کی صدا سے گونج اٹھا۔ ہر چھوٹا بڑا، جوان بوڑھا اپنے پیارے آقا سے اپنی عقیدت اور محبت اور

فدائیت کا اظہار کر رہا تھا۔ یہ جلسہ کے اختتام کے الوداعی لمحات تھے اور دل جذبات سے بھرے ہوئے تھے اور آنکھیں پرنم تھیں۔ اس ماحول میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے اپنے عشاق کو السلام علیکم اور خدا حافظ کہا اور نعروں کے جلو میں جلسہ گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف گئے۔

نومبائع خواتین کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی نومبائع خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان خواتین کی تعداد 29 تھی اور نو (9) بچیاں بھی ان کے ساتھ شامل تھیں اور ان کا تعلق جرمنی، سپین، فرانس، رومانیہ، رشیا، سینیگال، بوزنیا اور پاکستان سے تھا۔ ان میں سے سات خواتین نے آج ہی بیعت کی تقریب میں شامل ہو کر بیعت کرنے کی سعادت پائی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ نومبائعات کہاں کہاں سے آئی ہیں۔ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی نے بتایا کہ اکثریت جرمنی سے ہے اس کے علاوہ بعض دوسرے ممالک سے بھی آئی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا آپ کو کیسا لگا۔ اس پر ایک پولش نژاد خاتون اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے انتہائی جذباتی ہوگئیں نیز بتایا کہ وہ عرصہ ڈیڑھ سال سے احمدی ہیں۔ میرے لئے وہ بڑا خاص لمحہ تھا جب میں نے احمدیت کے بارہ میں سنا اور پھر احمدیت قبول کی۔

مراکش سے آنے والی ایک خاتون نے بتایا کہ سب سے پہلے ان میاں بیوی نے بیعت کی تھی اور اب ان کے علاقہ میں بارہ بیعتیں ہو چکی ہیں۔ موصوفہ نے دعا کی درخواست کی کہ اب وہاں تبلیغ کے لئے مزید رستے کھلیں۔

ایک جرمن نومبائع بہن نے بتایا کہ اُس نے 2012ء میں بیعت کی تھی اپنا نام بتاتے ہوئے اُس نے کہا کہ میرا نام Linda ہے اور میں اسلامی نام رکھنا چاہتی ہوں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت علینہ نام تجویز فرمایا۔

ایک جرمن خاتون جس کا نام Jassica تھا موصوفہ کی درخواست پر حضور انور نے اس نومبائع خاتون کا نام یاسمین تجویز فرمایا۔

ایک اور نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ میرا نام Najah ہے اور میں بھی اسلامی نام رکھنے کی درخواست کرتی ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے والدین نے آپ کا جو نام رکھا ہے وہ ٹھیک ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے لفظ ''نجاح'' کی مختصر وضاحت فرمائی۔

نیشنل صدر صاحبہ لجنہ جرمنی نے نومبائع خاتون Lora کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کے والد کا تعلق سپین سے ہے اور والدہ اٹلی سے ہیں اور Lora صاحبہ نے جلسہ کے دوران اردو ترانے ہمارے ساتھ پڑھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ جانتی ہیں کہ برطانیہ میں نیشنل سیکرٹری نومبائعات برٹش (انگریز) ہیں اور دو ماہ قبل انہوں نے بیعت کی ہے اور جماعت کے نظام میں مدغم ہوگئی ہیں اور بہت کچھ سیکھ رہی ہیں۔ نئے آنے والوں کے لئے ایک مثال ہیں۔

ایک نومبائع خاتون جو امریکن اور جرمن نژاد ہیں نے حضور انور کی خدمت میں سوال کیا کہ انہوں نے اپنی تعلیم انگریزی میں مکمل کی ہے اور اب وہ چھ سے گیارہ ماہ کے لئے انڈیا میں انگریزی زبان سکھانے کے لئے جانا چاہتی ہے تو کیا یہ جماعت کے ساتھ بہتر ہے یا اس تنظیم کے ساتھ جن کے ذریعہ جانا چاہتی ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا آپ قادیان جائیں گی وہاں پر ہمارے پرائمری اور سیکنڈری سکول ہیں۔ آپ انہیں انگریزی سکھا سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ اپنے ٹیچنگ کے تجربہ سے قادیان میں خدمت کر سکتی ہیں۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کیا نیل پالش لگا سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ نیل پالش اور ناخن کے درمیان کوئی گندگی نہیں ہوتی۔ غیر احمدیوں میں یہ غلط concept ہے کہ نیل پالش لگی ہو تو وضو نہیں ہوتا۔ اسلام میں کہیں ایسا نہیں ہے۔

ایک نو احمدی خاتون کا نام Liva تھا۔ موصوفہ نے اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کا نام نائلہ تجویز فرمایا۔

اسی طرح ایک بوزنین نژاد احمدی خاتون Areia کی درخواست پر اس کا اسلامی نام عطیۃ الوہاب تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع خاتون نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سوال کیا کہ قبول احمدیت کے بعد ان کے اپنی والدہ سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور ان سے رابطہ رہتا ہے لیکن چونکہ وہ حجاب لیتی ہیں تو ان کی والدہ انہیں یہ احساس دلاتی رہتی ہیں کہ تمہاری یہ کیسی زندگی ہے کہ کوئی ملازمت نہیں، کچھ بھی نہیں تو میں انہیں کیسے قائل کر سکتی ہوں؟

حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوفہ نے بتایا کہ وہ غیر شادی شدہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ مجھے امریکہ میں کسی نے سوال کیا تھا کہ جو مسلمان خواتین ہیں ان کو زبردستی حجاب پر مجبور کیا جاتا ہے۔ یہ Oppression ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ اگر تم حجاب کے بعد شکل سے ڈپریس لگتی ہو تو Oppress ہو ورنہ نہیں۔ حجاب لے کر خوش نظر آیا کرو۔

ایک اور خاتون نے جس کا تعلق قازقستان سے تھا حضور انور کی خدمت میں درخواست کی کہ انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ حضور انور سے ملاقات کی تھی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت انہیں انگوٹھی عنایت فرمائی تھی۔ اس وقت وہ اپنا تحفہ دینا بھول گئی تھیں اور اب وہ حضور انور کی خدمت میں اپنا تحفہ پیش کرنا چاہتی ہیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان کا تحفہ قبول فرمایا۔

ایک جرمن خاتون Patrica صاحبہ جو گزشتہ دو سالوں سے احمدی ہیں انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اپنا اسلامی نام تجویز کرنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے موصوفہ سے اس کے نام Patrica کے معنی دریافت فرمائے جس کا خاتون کو علم نہ تھا۔ حضور انور نے موصوفہ کا نام عالیہ تجویز فرمایا۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ ہم تبلیغ کیسے کر سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور نے فرمایا انفرادی رابطے بڑھائیں۔ جماعت کا تعارف کروائیں۔ پمفلٹ دیں اور دعائیں کریں۔

فرانس سے آئی ہوئی ایک خاتون نے بتایا کہ پانچ سال قبل اس نے اپنی پڑھائی روک دی تھی۔ اب دوبارہ شروع کی ہے اور وہ ماسٹرز کرنا چاہتی ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: اللہ آپ کی مدد کرے۔

سینیگال سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو فرانس میں مقیم ہیں اور تقریباً ایک ماہ قبل انہوں نے بیعت کی ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جذباتی انداز میں کہا کہ انہوں نے قبول احمدیت کے بعد اسلام کی خوبصورت تصویر دیکھی ہے۔

پاکستان سے تعلق رکھنے والی ایک نومبائع خاتون نے کہا کہ جلسہ پر جو کچھ دیکھا ہے اور جو سکون ملا ہے میرے پاس بیان کرنے کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔ موصوفہ نے اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ بھی احمدیت کی سچائی کو پہچان لیں۔

انڈیا سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو جرمنی میں مقیم ہیں۔ ان کا نام چاندنی تھا۔ اس خاتون نے بھی حضور انور کی خدمت میں نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا یہی نام اچھا ہے۔ موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ کی درخواست کی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمایا۔ بہت سی دوسری خواتین کو بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے۔

ایک جرمن خاتون Marina صاحبہ نے حضور انور کی خدمت میں اپنا اسلامی نام رکھنے کی درخواست کی۔ حضور انور نے ان کا نام ماریہ تجویز فرمایا۔ اس خاتون نے بھی حضور انور سے قلم بطور تحفہ لینے کی سعادت حاصل کی۔

ایک جرمن خاتون Alen کی درخواست پر حضور انور نے ان کا اسلامی نام ناصرہ تجویز فرمایا۔

ایک نومبائع خاتون نے سوال کیا کہ ہم اچھے احمدی کس طرح بن سکتے ہیں۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر کے اور اپنا اچھا عملی نمونہ دکھا کر اور آپ پیغام پہنچانے کے لئے پمفلٹ دے سکتی ہیں۔

ایک نومبائع خاتون نے عرض کیا کہ وہ کیلگری کینیڈا جا رہی ہیں۔ وہاں پر ان کے خاوند ملازمت کے سلسلہ میں رہتے ہیں اور جماعت کے مخالف گروپس سے ان کا رابطہ ہے۔ وہاں پر جماعت سے کیسے رابطہ کر سکتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کیلگری میں ہماری مسجد ہے۔ آپ کسی وقت وہاں جا سکتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا آپ انہیں میری کتاب World Crisis and the Pathway to Peace دے سکتی ہیں۔

نومبائعات کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔ اس میٹنگ میں جرمن ترجمہ کے فرائض مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مکرمہ گیلائے واگس ہاؤزر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تربیت برائے نومبائعات نے سرانجام دیئے اور فرنچ ترجمہ کے لئے ایک نومبائع خاتون نے معاونت کی۔

میٹنگ کے اختتام پر انتہائی جذباتی مناظر دیکھنے میں آئے نومبائع خواتین اس سعادت پر بے حد خوش تھیں اور فرط جذبات سے بعض کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔

نومبائع احباب کی ملاقات

بعد ازاں آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے ہال میں تشریف لے آئے جہاں نومبائع احباب کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا آج کس کس نے بیعت کی ہے۔

ایک دوست جو ہالینڈ سے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں نے آج بیعت کی ہے۔ میں ایک عرصہ سے جماعت کا لٹریچر پڑھ رہا تھا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بھی پڑھی ہے اور جماعت کے بارہ میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں اور سچائی جاننے کے بعد آج بیعت کی ہے۔

ایک دوست کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے تھا۔ وہ کہنے لگے کہ میں 13 سال سے یہاں جرمنی میں رہ رہا ہوں اور میرے پاس باقاعدہ یہاں کا ویزا ہے۔ میں نے آج احمدیت قبول کی ہے۔ ایک احمدی دوست کے ساتھ کافی دیر سے تعلق ہے وہ مجھے احمدیت کے بارہ میں بتاتے رہے ہیں اب تسلی ہونے کے بعد بیعت کر لی ہے۔

ایک نومبائع دوست نے سوال کیا کہ انہیں غصہ بہت زیادہ آتا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی شریف آدمی بیٹھے بیٹھے تو غصہ نہیں کر سکتا۔ جب غصہ آئے تو غصہ کو دباؤ، کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور ٹھنڈا پانی پی لو۔

سپین کے علاقہ مرسیا سے آئے ہوئے ایک مراکشی نو احمدی نے بتایا کہ: وہ اس علاقہ کے ایک مراکشی احمدی الطیب الفرح صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے اور ان کے اخلاق و دینی حالت سے بہت متاثر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ کئی مراکشی لوگ الطیب الفرح صاحب سے استہزاء کا سلوک کرتے ہیں۔ ایک روز کسی نے مجھے بھی کہہ دیا کہ کیا تم بھی قادیانی ہو؟ میں نے کہا وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ الطیب الفرح قادیانی ہے۔ میں نے جب الطیب الفرح صاحب سے اس بارہ میں پوچھا تو انہوں نے جماعتی عقائد کے بارہ میں مجھے تفصیل سے بتایا۔ پھر جب میں نے ایم ٹی اے دیکھا تو وہاں پر بیٹھے ہوئے منور چہروں کو دیکھ کر میری اہلیہ کہنے لگی یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم نے خوب تحقیق کرنے کے بعد بیعت کر لی۔

بیعت کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اور میری اہلیہ حضور انور کے گھر آئے ہیں اور دروازہ کھٹکھٹانے پر حضور انور نے ہمیں اندر بٹھایا اور ضیافت فرمائی۔ پھر ہم نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ الطیب الفرح نے چار سال قبل بیعت کی تھی اور تب سے اکیلے احمدی تھے۔ یہ حضور انور کی خدمت میں بار بار لکھتے رہتے تھے کہ لوگ مجھے تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ دعا کریں کہ یہاں لوگ احمدیت قبول کرنے کی طرف مائل ہوں۔ حضور انور نے ان کے ایک خط کے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَ اَنْتَ خَیْرُالْوَارِثِیْنَ کی دعا کیا کریں اور یہ حضور انور کی استجابت دعا کا معجزہ ہے کہ مرسیا کے یہ دوست احمدی ہوئے

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پھران کی پوری فیملی احمدی ہوگئی اور دومزید شخصوں نے بھی بیعت کرلی۔اب اس علاقے میں 11 احمدی ہو گئے ہیں اور جماعت بن گئی ہے۔

ایک عرب احمدی دوست نے سوال کیا کہ کیا کسی کے اپنے مذہب کا اظہار لباس کے ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مذہب کا کوئی ظاہری لباس نہیں ہے۔مذہب کا لباس لِبَاسُ التَّقْوٰی ہے۔اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے، نیکی کا اظہار ہے۔لباس جو انسان پہنتا ہے وہ ایسا ہو کہ ننگ ڈھانپے اور حیادار ہو۔ مذہب کا لباس تو لِبَاسُ التَّقْوٰی ہی ہے۔اگرکسی نے عربوں کا لباس پہنا ہوا ہے چوغہ پہنا ہوا ہے لیکن وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور دوسرے اس کے ہاتھ سے محفوظ نہیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ مسلمان نہ کہلائے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میری دادی جان پاکستان میں فوت ہوئی ہیں۔ دوسرے عزیز سب غیرازجماعت ہیں۔ہم یہاں تین بہن بھائی ہیں۔اگر ہم پاکستان جائیں تو وہاں کس طرح اظہار کریں۔کس طرح پیش آئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھی طرح جائیں اور ملیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔آپ نے تو زمانے کے امام کو مان لیا ہے۔اس لئے وہ مولوی جو وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ باقی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں اور جو حالات کا خطرہ ہے اس میں حکمت کے ساتھ وقت گزاریں اور اپنی کسی بات سے بلاوجہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں نے پہلی مرتبہ حضور انور کی اقتدا میں جمعہ پڑھا ہے اور آج بیعت بھی کی ہے۔اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں زیادہ بات نہیں کرسکتا۔مجھ سے بات ہو نہیں رہی۔

میسیڈونیا سے تعلق رکھنے والے دو بھائی بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ایک بھائی احمدی تھا اور دوسرے نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔غیرازجماعت بھائی نے سوال کیا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تمہارا بھائی احمدی ہے کیا تم نے نماز قرآن کریم میں کوئی فرق دیکھا ہے جس پر بھائی نے بتایا کہ کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود آپؑ کو ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ کہتے ہیں کہ آخری زمانے میں نبی آئے گا اور وہ امّتی نبی ہوگا یعنی کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سنّت اور طریق پر آئے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ آنے والا مسیح آسمان سے آئے گا اور جب وہ آئے گا تو نبی ہوگا۔اب ایک طرف تو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا تو کیا جب مسیح آسمان سے آئے گا تو پھر اس سے نبی کا ٹائٹل واپس لے لیا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔اور جب آسکتا ہے تو پھر کسی دوسرے مذہب کا نبی لینے کی بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے نبی کیوں نہ آئے۔

حضور انور نے فرمایا: نبی بھیجنا خدا کا حق ہے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نبی بھیج سکتا ہے اور کوئی اس میں روک نہیں بن سکتا۔ نبی نئی شریعت کے ساتھ نہیں بلکہ سابقہ شریعت پر آسکتا ہے اور امّتی نبی ہوگا۔

حضور انور نے سوال کرنے والے غیر احمدی دوست کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو قرآن کریم اور حدیث کا علم تو نہیں ہے لیکن ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ سچائی کی تلاش میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: انہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کرکے راہنمائی حاصل کریں کہ کون سا راستہ درست ہے۔ خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کریں کہ احمدیت سچا راستہ ہے یا نہیں۔

ایک اٹھارہ سالہ نوجوان نے عرض کیا کہ میں سیرالیون سے ہوں۔لیکن گنی کوناکری میں رہا ہوں اور وہیں پلا بڑھا ہوں۔اس وقت میں ہالینڈ سے آیا ہوں اور گزشتہ سال احمدی ہوا تھا۔میں جامعہ احمدیہ میں جانا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے ان کے ہالینڈ میں قیام کے سٹیٹس (Status) کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جب نیشنیلٹی مل جائے تو پھر جامعہ میں داخلہ لے لینا۔ جامعہ یوکے میں آجاؤ تم میرے قریب ہوگے۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے دو تین ماہ قبل دعا کے بعد بیعت کی تھی۔آج میں آپ کے سامنے ہوں۔ میں نے جماعت کا لٹریچر پڑھا ہے۔میں نے شرح صدر کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کا روحانی معیار بڑھائے اور آپ کو مضبوط مسلمان بنائے۔

ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ میں برلن میں کام کررہا ہوں۔ وہاں لوگ میرے ساتھ کام کرنے والے مجھے کافر کہتے ہیں۔میں کیا کروں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہے اس کو کافر نہ کہو۔آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔نمازیں، قرآن کریم پڑھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین پر ایمان لاتے ہیں۔آپ کہیں کہ میرا ایمان ہے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ لوگ جو اس زمانے کے امام کو نہیں مانتے اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ آپ چونکہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اس لئے آپ مسلمان ہیں۔آپ مجھے کافر کہنا چاہتے ہیں بیشک کہیں یہ آپ کا اور خدا کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے رہا کریں۔

نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت السبوح روانگی

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی تھی۔

نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور اجتماعی دعا کروائی اور بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔

قریباً ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے ہال میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیعت کی سعادت پانے والے احباب کے تأثرات

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 83 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان بیعت کرنے والوں کا تعلق 17 مختلف اقوام سے تھا۔

بیعت کی سعادت پانے والے احباب کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ بعض احباب نے اپنے تأثرات اور جذبات کا اظہار کیا جو درج ذیل ہے۔

بیلجئم میں مقیم مراکش کے ایک دوست محمد طلبوی عبدالقادر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ میں چھ سال قبل احمدیت سے متعارف ہوا تھا۔لیکن چند ہفتے قبل احمدیت کی تلاش میں جماعت کے ایک نماز سنٹر پہنچا اور جماعت کا مزید تعارف حاصل کیا اور نمازوں اور جمعہ پر سنٹر آنا شروع کیا۔ مجھے جلسہ سالانہ جرمنی کے لئے دعوت دی گئی اور میں اس میں شامل ہوا۔ جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر اور حضور انور سے احبابِ جماعت کی محبت اور اطاعت دیکھ کر میرے دل میں ایک غیر معمولی تبدیلی آئی کہ یہ یقیناً سچوں کی جماعت ہے۔اس پر میں نے جماعت میں داخل ہونے کا فیصلہ کرلیا اور بیعت کرلی۔

سویڈن میں مقیم عراق کے ایک زیرِ تبلیغ دوست عبدالرحیم صاحب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے۔ یہ سویڈن سے کچھ عرصہ کے لئے بیلجیم آئے۔ وہاں ان کی ملاقات مراکش کے احمدی نومبائع سے ہوئی۔ انہوں نے اِن کو جماعت کا تعارف کروایا اور ان کے ہر سوال کا تسلی بخش جواب دیا اور ان کو جلسہ سالانہ جرمنی کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ آئے اور جلسہ کا روحانی ماحول دیکھ کر بہت متاثر ہوئے۔ان کا یہ کہنا تھا کہ 'یہی وہ حقیقی اور سچی جماعت ہے جس کی مجھے تلاش تھی اور یہی جماعت احمدیہ میرے سب سوالوں کا جواب ہے'۔ یہ صاحب بھی جلسہ سالانہ پر بیعت کرکے جماعت میں شامل ہوگئے۔

بیلجیم سے آنے والی ایک مراکشی نومبائع خاتون خدیجہ صاحبہ نے بتایا کہ میں نے سال 2010ء میں خواب دیکھا کہ امام مہدی آئے ہیں اور ایک چاند کی روشنی کی طرح انہوں نے کہا 'بشارت ہو۔ بشارت ہو۔' پھر بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کو دیکھا۔حضور انور نے انگریزی میں فرمایا Don't worry۔ مجھے کوئی علم نہ تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھی تو وہ آپ ہی تھے جو مجھے خواب میں امام مہدی کے طور پر نظر آئے تھے۔ پھر میں جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہوئی تو حضور انور کو دیکھ کر یقین نہیں آیا اور آنکھوں سے آنسو رواں تھے کہ یہ وہی شخص تھا جس کو میں نے خواب میں دیکھا۔ مجھے کامل یقین ہوگیا کہ یہ سچی اور حقیقی جماعت ہے۔ چنانچہ بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوگئی۔

بیلجیم سے ایک غانین دوست عباس صاحب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے اور جلسہ کے آخری دن بیعت کی۔انہوں نے بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ مَیں خدا کو دیکھ رہا ہوں اور خدا تعالیٰ بھی رحمت کی نظر سے مجھے دیکھ رہا ہے۔مَیں ایک میٹنگ میں گیا اور وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھ کر مجھے یاد آیا کہ یہ تو وہی شخص ہیں جنہیں مَیں نے خواب میں دیکھا تھا۔مَیں پوری میٹنگ میں تصویر دیکھ کر روتا رہا اور اب جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہونے کے لئے آیا ہوں اور مَیں نے بیعت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ میں احمدیت کے ہر مخالف کو کہتا ہوں کہ اگر وہ جلسہ کا ماحول دیکھ لیں اور ایک بار آکر جلسہ میں شرکت کرلیں تو مَیں یقین سے کہتا ہوں کہ وہ مخالفت چھوڑ دیں گے۔

ہنگری سے آنے والے وفد کے انچارج صداقت احمد بٹ صاحب نے بتایا کہ ان کا جرمنی میں ایک فیملی کے ساتھ انٹرنیٹ پر رابطہ ہے اور انہیں جماعت کا کافی حد تک تعارف کروایا تھا۔اس سال میں جلسہ سالانہ جرمنی پر آیا تو اس فیملی کو بھی جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی۔ چنانچہ یہ دونوں میاں بیوی آئے۔ جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اسلام کے متعلق اچھا تاثر نہیں رکھتے تھے اور جلسہ میں شامل بھی ہونا نہیں چاہتے تھے۔انہیں تسلی دلائی جس پر وہ جلسہ سالانہ پر آنے کے لئے تیار ہوگئے اور تینوں دن جلسہ میں شامل ہوئے۔ انہوں نے حضور انور کا خطبہ جمعہ بہت غور سے سُنا اور بہت متاثر ہوئے۔نماز کے وقت جو ماحول تھا، اس نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اس طرح کا ماحول انہوں نے زندگی میں پہلی مرتبہ دیکھا تھا۔اس کے بعد شام کو ان کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز سے ملاقات ہوئی جس میں یہ بہت متاثر ہوئے۔انہوں نے بتایا کہ میں عیسائی پادریوں سے بھی ملتا رہتا ہوں لیکن ان کی باتوں میں کچھ بھی اثر نہیں۔ان کی باتیں ایک کان سے سنتا ہوں اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہوں۔لیکن حضورِ انور کے الفاظ ایک نور کی طرح میرے دل کے اندر اُتر رہے ہیں۔ اسی روز رات انہوں نے اپنے بیٹے کو فون کرکے ساری تفصیل بتائی کہ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے انہیں وقت دیا اور ہم نے بڑی شفقت اور پیار سے بات کی اور ہمیں پین کا تحفہ بھی دیا اور آخر میں ہاتھ پکڑ کر تصویر بھی بنوائی۔ ہفتہ کے دن ان کی اہلیہ عورتوں کی جلسہ گاہ میں چلی گئی اور عورتوں کے جلسہ گاہ کے انتظامات دیکھ کر بہت متاثر ہوئی اور ظہر وعصر کی نمازیں بھی احمدی خواتین کو دیکھ کر ان کی طرح پہلی مرتبہ زندگی میں ادا کی۔

موصوف کی اہلیہ نے بتایا کہ وہ حضورِ انور کی شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہیں اور وہ حضورِ انور سے ملاقات کے دوران جذبات سے پُر تھیں۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے عالمی سربراہ کو اپنے روبرو دیکھ کر اور ان سے مل کر اور باتیں کرکے مجھ پر عجیب کیفیت تھی۔حضورِ انور نے مجھے پین بطور تحفہ بھی دیا۔موصوفہ نے بتایا کہ وہ پہلے YouTube اور دیگر فورمز پر حضورِ انور کی ویڈیوز دیکھ چکی تھی لیکن ملاقات کا شرف پہلی مرتبہ حاصل ہو رہا تھا۔

تفصیل کے ساتھ ان میاں بیوی نے نمائش بھی دیکھی۔ ساتھ ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیے جاتے رہے اور جماعت کے دو مختلف مبلغین کے ساتھ ان کی sitting بھی ہوئی جس میں انہیں احمدیت کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا۔موصوف نے بتایا کہ ہفتہ اور اتوار کی درمیانی رات تقریباً دو بجے انہوں نے اپنے ہوٹل میں جہاں یہ رہائش پذیر تھے، وہاں انہوں نے کمرے میں حضور انور کی نماز پڑھاتے ہوئے آواز سُنی اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور اٹھنے پر بھی انہیں وہ آواز سُنائی دیتی رہی۔جس پر انہوں نے اپنی اہلیہ کو اٹھایا اور اپنی خواب کے بارے میں بتایا۔ اتوار کی صبح انہوں نے جلسہ پر آکر بیعت کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ یہ دونوں بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوگئے۔

فرانس سے ایک دوست آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملاقات میں بتایا کہ ایک احمدی دوست کے ذریعہ جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا۔ میں عیسائی فیملی میں پیدا ہوا ہوں۔ میں کوئی مذہبی پریکٹس نہیں کرتا۔ چرچ میں گیا تو سامنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا Statue تھا۔ مجھے سمجھ نہیں

آرہی تھی کہ خدا کی عبادت کروں یا اس Statue کی۔ چنانچہ جس احمدی دوست سے رابطہ ہوا نہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا اور جماعت کے بارہ میں معلومات مہیا کیں۔ کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنے کے لئے دی۔ جلسہ میں شامل ہوا۔ حضور انور کے خطابات سنے اور میرے دل کی حالت بدل گئی اور میں جلسہ کے تیسرے دن بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گیا ہوں۔

بیعت اور اختتامی خطاب کے بعد ایک 15 سالہ نومبائع نوجوان ایہاب کہنے لگا جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ خدا کی قسم! آج کا دن میری زندگی کا خوبصورت ترین دن ہے۔ میں اپنے دل کا حال زبان سے بیان نہیں کر پا رہا۔ خلیفہ کو قریب سے دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں اور میرا دل اس ماحول سے الگ ہونا نہیں چاہ رہا۔

ایک سیرین فیملی نے بیعت کی اور واپس جا کر آج ان کے گھر پر بعض دوست ملنے آئے۔ عورتیں ان کی بیوی سے کہنے لگیں کہ آپ ادھر کیوں گئی تھیں؟ وہ تو کافر ہیں اور ان کے ساتھ تو اٹھنا بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ انہوں نے جواب دیا ہم نے تینوں دن اللہ تعالیٰ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی باتوں کے علاوہ کچھ نہیں سنا اور ایک ایسا روحانی ماحول جو ہم نے اور کہیں نہیں دیکھا۔ جو اسلام کی سچی اور صحیح تعلیم احمدی پیش کر رہے ہیں وہ کوئی اور نہیں پیش کر سکتا۔ جو لوگ اسلام سے ایسی سچی محبت کرتے ہوں وہ کیسے کافر ہو سکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد ایک سیرین دوست نے اس بات کا اظہار کیا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ میں پچھلے سال بھی آیا تھا لیکن سو فیصد تسلی نہیں ہوئی تھی۔ کچھ سوالات ایسے تھے جن کے تسلی بخش جواب نہیں مل رہے تھے۔ لیکن آج خدا نے میرے دل کو صاف کر دیا ہے اور میرے تمام شبہات دور ہو گئے ہیں اور اس ملاقات کے بعد اب بیعت کرنے کے علاوہ میرے پاس کوئی اور چارہ نہیں۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: جلسہ سالانہ ٹوگو

از صفحہ 10

کہ جو برکات انہوں نے اس جلسہ میں شامل ہو کر حاصل کی ہیں واپس جا کر دوسروں میں بھی بانٹیں۔ اسی طرح جو نیک تبدیلیاں اس جلسہ کی بدولت ہماری زندگیوں میں پیدا ہوئی ہیں ان کو مستقل اپنی ذات کا حصہ بنا لیں۔ اس کے بعد پُرسوز دعا ہوئی اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے 71 جماعتوں کے 1050/ افراد اس جلسہ میں شامل ہوئے جن میں ایک بڑی تعداد نومبائعین اور غیر از جماعت مہمانوں کی بھی شامل تھی۔

جلسہ سالانہ کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیر معمولی اثرات ہر سال دیکھنے میں آتے ہیں۔ امسال محض جلسہ سالانہ میں شمولیت کی وجہ سے **111** افراد کو قبول حق کی سعادت حاصل ہوئی۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے تو اس کی برکات حاصل کرتے ہی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میڈیا کی بدولت بھی ہزاروں افراد تک پیغام پہنچ جاتا ہے۔ امسال بھی ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے جلسہ میں شرکت کر کے ڈاکومنٹر یز تیار کیں اور اپنے پروگراموں میں متعدد بار نشر کیں۔ سرکاری ٹی وی TVT، نجی ٹی وی چینل LCF اور دو ریڈیو چینلز نے جلسہ سالانہ کو کوریج دی اور اسلام احمدیت کا صلح و آشتی کا پیغام ملک کے ہر کونے میں پہنچایا۔ اسی طرح سرکاری اخبار اور دو نجی اخبارات نے ایک ایک صفحہ پر مشتمل رپورٹ احمدیت اور جلسہ سالانہ کے تعارف پر شائع کیں۔

آخر پر قارئین سے تمام شاملین جلسہ اور انتظامات میں شامل تمام کارکنان کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

بقیہ: الفضل ڈائجسٹ

از صفحہ 18

ان کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے تھے۔

حضرت امام حسنؓ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سارا دن بھوکے رہنے کے بعد شام کے وقت ہم لوگوں کو کھانا میسر ہوا۔ سیدہ فاطمہؓ نے پہلے ہمیں کھلایا، پھر خود کھانے کے لئے بیٹھیں۔ ابھی لقمہ توڑ کر تناول فرمانا چاہتی تھیں کہ دروازہ پر سائل نے صدا لگائی کہ دو وقت کا بھوکا ہوں۔ اُس کی آواز سن کر آپؓ بے چین ہو گئیں۔ روٹی کا ٹکڑا رکھ دیا اور پوری روٹی مجھے دے کر فرمایا کہ جاؤ اس بھوکے کو دے آؤ۔ میں نے پوچھا: اماں جان! آپ خود بھی تو بھوکی ہیں۔ آپؓ نے ارشاد فرمایا: بیٹا تمہاری ماں تو صرف ایک ہی وقت کی بھوکی ہے جبکہ یہ سائل دو وقت کا بھوکا ہے۔

حضرت علیؓ نے فرمایا: باوجود اس کے کہ سیدہ فاطمہؓ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اکثر مصروف رہتی تھیں مگر گھر کا کوئی کام بے وقت نہیں ہونے پاتا تھا۔ ان کی کثرتِ عبادت کی وجہ سے مجھے امور خانہ داری میں کبھی کوئی شکایت پیدا نہیں ہوئی۔

حضرت امام حسنؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو دیکھا ہے کہ وہ گھر کی مسجد میں ساری رات نماز میں مشغول رہتی تھیں حتیٰ کہ صبح طلوع ہو جاتی اور میں نے انہیں مسلمانوں اور مسلمان خواتین کے حق میں بہت زیادہ دعا کرتے سنا۔ آپؓ کو قرآن کریم کی تلاوت سے خاص شغف تھا اور تلاوت کرتے ہوئے آنسوؤں کے قطرے مصلّے پر گرتے جاتے۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں سیدہ فاطمہؓ کے گھر آیا۔ مَیں نے دیکھا کہ حضرت امام حسنؓ و حسین بکرے کی کھال پر لیٹے ہوئے آرام فرما رہے ہیں اور سیدہ فاطمہؓ اپنے ہاتھ سے پنکھا جھل رہی ہیں اور زبان مبارک سے قرآن حکیم کی تلاوت فرما رہی ہیں۔

اسی طرح ایک مرتبہ حضرت علیؓ گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ حضرت فاطمہؓ روٹی پکاتی جاتی ہیں اور نہایت خوش الحانی سے قرآن حکیم کی تلاوت بھی کرتی جاتی ہیں۔

حضرت فاطمہؓ کے بطن سے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہوئیں یعنی حضرت امام حسنؓ، حضرت امام حسینؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ اور حضرت محسنؓ۔ حضرت محسن کا انتقال بچپن میں ہی ہو گیا تھا۔

سیدہ فاطمہؓ آنحضورؐ کے وصال کے تقریباً چھ ماہ بعد وفات پا گئیں۔

NINE VACANCIES - Ministers of Religion: Ahmadiyya Muslim Community

1. **Indonesian Speaker** 2. **Bangla Speaker** 3. **Persian Speaker**
4. **Arabic Speaker** 5. **Urdu Speakers (3 vacancies)**

We are a UK registered charity, a religious community, that runs its own training academy and TV channels for viewers all over the world.

ABOUT THE ROLES: We are inviting applications for the following nine posts of Minister of Religion. All candidates will be expected to lead congregational prayers, have a dynamic preaching record, be fully conversant with both Arabic and Urdu languages and in addition to a recent equivalent to English Language level B2 on the CEFR have the additional main qualifications/experience listed below. The successful applicants may be posted at any one of the 26 mission centres in the UK. These are permanent positions to help meet the community's growing spiritual and religious needs.

	Main qualification/work	*Likely posting*
Indonesian speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Bangla speaker	Prepare and present religious programmes on TV	London SW19
Arabic speaker	Assist Arabic desk present religious programmes on TV	Tilford Surrey
English speaker	Research, edit preaching literature and periodicals	London SW19
Urdu speaker	Lead presentation of religious TV programmes	London SW19
Urdu speaker	Minister of Religion, preaching and propagation	Oxford
Persian speaker	Farsi translation and promote literary research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Hadith critical appraisal and mysticism research	Minister of Religion training academy Hampshire
Urdu speaker	Jurisprudence, history and biographies	Minister of Religion training academy Hampshire

JOB DESCRIPTION: You would be required to do some or all of the following:

Lead and encourage attendance at obligatory prayers; deliver sermons on Fridays and other gatherings; preach and propagate to members of the public the teachings of the founder of the Ahmadiyya Muslim community; defend the teachings against opponents and non-believers; translate literature and correspondence in or from the relevant languages specified above; carry out research on secular and non-secular subjects, publish periodicals, participate in inter-community matters; liaise with members of the community and resolve social problems; introduce programmes; host talk shows, current affairs or religious/cultural educational programmes; report on issues and events; attend production and community management meetings; attend promotional events, conferences and social functions; liaise with the Production Manager and working with the Channel Head, contribute creatively to long-term strategy to ensure maximum audience appeal and attain set targets.

EXPERIENCE REQUIRED:
You must have a wide range of knowledge in the Holy Quran, Ahadith (Traditions of the Prophet of Islam) and Islamic topics and preferably be familiar with the writings of Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad - Founder of the Ahmadiyya Muslim community and of his claims gained through an intensive course of private or college study of not less than four years full-time. You must have interpretation skills in Urdu and Arabic languages and as specified in respect of the first four and seventh vacancies with a good understanding of Indonesian, Bangla, Arabic, English or Persian. You should have served as a Minister of Religion for not less than two years (except for the lead presenter of religious TV programmes where up to 6 months Minister of Religion practical experience supplemented by a thorough TV broadcasting knowledge would suffice) and have a good record of performance. For all vacancies, you will preferably have some previous broadcasting experience, and a strong understanding of our targeted audiences particularly in the East. You should also possess good interviewing, listening and spoken communication skills, be able to follow instructions, memorise facts and also have good planning and organisational ability. You need to have a confident and relaxed manner in dealing with members of the public. We expect you to be able to work under pressure.

QUALIFICATIONS REQUIRED: You are expected to have either:
a Shahid "degree" or equivalent gained from attending a Jamia Ahmadiyya college or at NVQ3 level or a UK degree level or equivalent qualification in Islamic religious studies; or a relevant HND level qualification; or an HND level qualification that is not relevant, plus two years' relevant work experience (6 months for lead TV presentation of religious programmes); or at least three years relevant experience at NVQ level 3 or above.

PACKAGE: The stipend/customary offerings package include the following:
Meets minimum wage or £3,420/- per annum (for 35 hours a week on average; plus rent free accommodation with all utilities eg council tax, water rates, gas, electricity paid by the Employer; travel expenses reimbursed; 25 paid holidays per annum.)

Closing Date: 23 August 2014

Please apply to:
Mansoor.Shah@ahmadiyyauk.org OR write to:
The National President, Ahmadiyya Muslim Association UK,
16 Gressenhall Road London SW18 5QL

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25/جون 2014ء بروز بدھ قبل نماز ظہر مسجد فضل لندن میں **مکرمہ منظورہ بی بی صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔**

مکرمہ منظورہ بی بی صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم۔ ربوہ حال برمنگھم)

18 جون 2014 کو بعمر 71 سال وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت زیادہ دعا گو، نیک، مخلص اور صابر خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات جمعہ بہت التزام سے سنا کرتی تھیں۔ کثرت سے تلاوت کرتی تھیں۔ پہلے ربوہ میں اور پھر یوکے آنے کے بعد بھی جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شامل ہوتی رہیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور 6 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اس موقع پر مندرجہ ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(1) مکرمہ نواب راشدہ مبارکہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم سید امین احمد صاحب مرحوم۔ کراچی)

30 مئی 2014ء کو 74 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی پوتی، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب اور محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید عتیق احمد صاحب ترکی میں بحیثیت صدر جماعت خدمت کی توفیق پا رہے ہیں

(2) مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب (ابن مکرم چوہدری برکت علی صاحب۔ ربوہ)

4 مئی 2014 کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی تحریک وقف بعد از ریٹائرمنٹ کے تحت 1983 سے 1993 تک مجلس کارپرداز میں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پابند صوم و صلوٰۃ، محنتی، انتہائی صاف گو، راستباز اور اعلیٰ علمی ذوق کے مالک ایک نیک اور مخلص انسان تھے۔ اپنی 40 سالہ گورنمنٹ سروس کا تمام عرصہ بہت ایمانداری اور نیک نامی سے گزارا۔ افسران بالا اور محکمہ کی طرف سے آپکی حق تلفی اور زیادتی بھی ہوتی رہی لیکن یہ مخالفت بالآخر جماعت کی تبلیغ پر منتج ہوئی۔ آپ کا حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ کئی احباب کو آپ کے اعلیٰ اخلاق اور تبلیغ کی وجہ سے احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 5 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم مرزا محمد اقبال صاحب درویش قادیان (ابن مکرم مرزا اعظم بیگ صاحب)

11 جون 2014 کو وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت مرزا رسول بیگ صاحبؓ اور نانا حضرت مرزا نیاز بیگ صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم ابتدائی 313 درویشان میں سے تھے۔ احمدیہ شفاخانہ قادیان میں لمبا عرصہ Dentist کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں مختلف دفاتر میں کارکن کے طور پر بھی خدمت بجا لاتے رہے۔ آپ نیک، عبادت گزار، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے، انتہائی بہادر، نڈر اور اچھے تیراک بھی تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(4) مکرم ماسٹر محمد الیاس صاحب (ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

9 جون 2014 کو پھیپھڑوں کے کینسر کی وجہ سے 84 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو 1966 میں جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے بعد دعا اور استخارہ کے ذریعہ ایک خواب کی بناء پر احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ قبول احمدیت کے بعد اپنے خاندان والوں کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا مگر بڑے صبر و استقلال کے ساتھ ان مشکلات کا مقابلہ کیا اور اپنے عزیزوں کو تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان کے ذریعہ ان کے کئی رشتہ داروں کو بھی احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت آپ ایک کالج میں فزکس کے لیکچرار تھے۔ 1971 میں ہجرت کر کے قادیان آگئے اور تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سائنس اور ریاضی کے استاد کی حیثیت سے خدمات بجالانے لگے۔ بعد ازاں آپ سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹیاں اور 5 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(5) مکرم عبدالرحیم سلیم صاحب (ابن مکرم محمد عبدالرحمان صاحب۔ کھوسکی ضلع بدین)

29/ اپریل 2014 کو 71 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے دادا حضرت محمد حیات صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 صحابہ میں شامل تھے۔ آپ کھوسکی جماعت میں 20 سال سے زائد عرصہ تک سیکرٹری مال، سیکرٹری تحریک جدید، سیکرٹری اصلاح و ارشاد اور ناظم علاقہ انصاراللہ ضلع بدین کی حیثیت سے خدمت بجالاتے رہے۔ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، انتہائی صابر و شاکر، بلند حوصلہ، غریب پرور، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے، نافع الناس وجود تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی۔ نیز ایک فعال داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرمہ وزیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم ملک فخر اقبال شبلی صاحب۔ ساکن محمودہ ضلع راولپنڈی)

9 فروری 2014 کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 10 سال اپنے حلقہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ تنظیمی اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، چندہ جات میں باقاعدہ اور مالی قربانی میں پیش پیش، غریبوں کی ہمدرد ایک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور 1/7 حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

(7) مکرم ملک سعادت احمد صاحب (ابن مکرم ملک مبارک احمد صاحب۔ نواب شاہ)

24 اگست 2013 کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو سیکرٹری امور عامہ، سیکرٹری ضیافت، ناظم انصاراللہ ضلع نواب شاہ اور تاوقت وفات صدر حلقہ کی حیثیت سے جماعتی خدمت کی توفیق ملی۔ 1974 میں اسیر راہ مولا ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے گہرے طور پر وابستہ رہے اور اس کے وقار کا خیال رکھنے والے بہت دلیر، مہمان نواز نیک اور مخلص انسان تھے۔

(8) مکرمہ سعیدالنساء صاحبہ (اہلیہ مکرم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مرحوم۔ شموگہ انڈیا)

3 مئی 2014 کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کو 21 سال صدر لجنہ اماء اللہ شموگہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ آپ نیک، صوم صلوٰۃ کی پابند، انسانیت کی بے لوث خدمت کرنے والی ایک مخلص خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ محبت اور وفا کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

امیرِ غانا کی کوہِ وقار کی باتیں

نظر میں ناصرؒ دیں کی جو ایک تارا تھا
وہ شخص طاہرؒ و مسرورؔ کا بھی پیارا تھا
وہ جس کا نام تھا عبدالوہاب بن آدم
امام وقت کا خادم رہا تا آخری دم
عدو کے سامنے تھا وہ ایک شیرِ عریں
تھی جس کے دل میں ہمیشہ ہی ایک غیرتِ دیں
وہ ایک عاشقِ صادق مسیح وقت کا تھا
وہ ایک شیریں ثمر طیبہ درخت کا تھا
وہ خوش مزاج طبیعت تھا عاجزی میں کمال
نبھانے دوستی میں تھا وہ آپ اپنی مثال
وہ کر گیا تھا محبت سے گھر مرے دل میں
وہ چپکے چپکے گیا تھا اتر مرے دل میں
جو مل کے آئے تھے ہم ابھی ابھی اس کو
بھلا نہ پائیں گے تا عمر بھر کبھی اس کو
خدا کے قرب میں اس کو مقام حاصل ہو
عطاءِ خاص سے اعلیٰ انعام حاصل ہو
رہیں گی یاد ظفرؔ اس کے پیار کی باتیں
امیرِ غانا کی کوہِ وقار کی باتیں

(مبارک احمد ظفرؔ)

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
SHARIF
JEWELLERS
SINCE 1952
Mian Hanif Ahmad Kamran
Rabwah 0092 47 6212515
15 London Road, Morden SM4 5HT
0044 203 609 4712
0044 740 592 9636

R & R
CAR SERVICES LTD
Abdul Rashid
Diesel & Petrol Car Specialist
Unit-15 Summerstown, SW17 0BQ
Tel: 020 8877 9336
Mob: 07782333760

بقیہ: **جلسہ سالانہ اٹلی** از صفحہ 4

تعلیم ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بہت ہی زیادہ پسند آئی ہے۔ جماعت دنیا میں امن کے لئے جو کوشش کر رہی ہے اور ہر ایک کو امن کا پیغام دے رہی ہے وہ قابلِ تعریف ہے۔

اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نمائندۂ خصوصی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیرِ صدارت شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآنِ کریم، اس کے ترجمہ اور نظم کے بعد مکرم نیشنل صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے مکرم پاؤلو جزالی صاحب جن کے ہال میں جلسہ گاہ بنایا گیا تھا کا شکریہ ادا کیا اور ایک چھوٹا سا تحفہ ان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ پھر نیشنل صدر صاحب نے حضورِانور کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو کہ حضورِانور نے از راہِ شفقت ہمارے جلسہ سالانہ کے لئے خصوصی طور پر بھجوایا تھا۔ مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نے پیغام کا عربی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ جس سے عرب دوست بہت خوش ہوئے۔

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

''پیارے احباب جماعت احمدیہ اٹلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ اٹلی کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس جلسہ سے ہر لحاظ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان اور فضل ہے کہ آپ کو مسیح آخرالزمان کی بیعت کر کے اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے لیکن یہ یاد رکھیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرتا ہے اس کو سمجھ لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے؟ بیعت کرنے کی غرض یہ ہے کہ انسان اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلی پیدا کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خداتعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں۔ بیعت توبہ ایک ایسی شئی ہے کہ جب وہ اپنے حقیقی لوازمات کے ساتھ کی جاوے تو اُس کے ساتھ ہی انسان کے اندر ایک پاکیزگی کا بیج بویا جاتا ہے جو اس کو نیکیوں کا وارث بنا دیتا ہے۔ سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت کرنے والوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''بیعت کے معنے ہیں بیچ دینا۔ جیسے ایک چیز بیچ دی جاتی ہے تو اُس سے کوئی تعلق نہیں رہتا۔ خریدار کا اختیار ہوتا ہے جو چاہے سو کرے۔ تم لوگ جب اپنا بیل دوسرے کے پاس بیچ دیتے ہو تو کیا اُسے کہہ سکتے ہو کہ اسے اس طرح استعمال کرنا؟ ہرگز نہیں۔ اسے اختیار ہے جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح جس سے تم بیعت کرتے ہو اگر اس کے احکام پر ٹھیک ٹھیک نہ چلو تو پھر کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ ہر ایک دوا یا غذا جب تک بقدر شربت نہ پی جاوے فائدہ نہیں ہوا کرتا۔ اسی طرح اگر بیعت پورے معنوں میں نہ ہو تو وہ بیعت نہ ہوگی۔ خداتعالیٰ کسی کے دھوکہ میں نہیں آسکتا۔ اس کے ہاں نمبر اور درجے مقرر ہیں۔ اس نمبر اور درجہ تک توبہ ہوگی تو وہ قبول کرے گا۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک کوشش کرو۔ پورے صالح بنو۔ عورتوں کو نصیحت کرو۔ نماز روزہ کی تاکید کرو۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 281)

نیز فرماتے ہیں:

''یاد رکھو کہ اس سلسلہ میں داخل ہونے سے دنیا مقصود نہ ہو بلکہ خداتعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔...... دنیا اور اس کے اغراض اور مقاصد کو بالکل الگ رکھو۔ ان کو دین کے ساتھ ہرگز نہ ملاؤ کیونکہ دنیا فنا ہونے والی چیز ہے اور دین اور اس کے ثمرات باقی رہنے والے۔ دنیا کی عمر بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ ہر آن اور ہر دم میں ہزاروں موتیں ہوتی ہیں۔ مختلف قسم کی وبائیں اور امراض دنیا کا خاتمہ کر رہی ہیں...... کسی کو کیا معلوم ہے کہ کون کب تک زندہ رہے گا۔ جب موت کا پتہ نہیں کہ کس وقت آجائے گی پھر کیسی غلطی اور بیہودگی ہے کہ اس سے غافل رہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ آخرت کی فکر کرو۔ جو آخرت کی فکر کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا میں اس پر رحم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ جب انسان مومنِ کامل بنتا ہے تو وہ اُس کے اور اُس کے غیر میں فرق رکھ دیتا ہے۔ اس لئے پہلے مومن بنو اور یہ اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیعت کی خالص اغراض کے ساتھ جو خداترسی اور تقویٰ پر مبنی ہیں دنیا کے اغراض کو ہرگز نہ ملاؤ۔ نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ و استغفار میں مصروف رہو۔ نوعِ انسان کے حقوق کی حفاظت کرو اور کسی کو دُکھ نہ دو۔ راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔ عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں اور ان کو گلہ شکوہ اور غیبت سے روکو۔ پاکبازی اور راستبازی ان کو سکھاؤ۔ ہماری طرف سے صرف سمجھانا شرط ہے۔ اس پر عملدرآمد کرنا تمہارا کام ہے۔ پانچ وقت اپنی نمازوں میں دعا کرو...... نماز دعا ہی کا نام ہے۔ اس لئے اس میں دعا کرو کہ وہ تم کو دنیا اور آخرت کی آفتوں سے بچاوے اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی دعا کرو۔ نیک انسان بنو اور ہر قسم کی بدی سے بچتے رہو۔'' (ملفوظات جلد 6 صفحہ 145-146)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو بیعت کے مقاصد کو سمجھنے اور ان پر کماحقّہٗ عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس''

....

پیغام کے بعد مکرم مولانا محمد طاہر ندیم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں کے موضوع پر ایک جامع اختتامی تقریر کی جس کے بعد آپ نے اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد کچھ قصائد اور ترانے پڑھے گئے۔

☆ مختلف زبانوں کے بولنے والے احمدی احباب کو مدّنظر رکھتے ہوئے عربی، گھانین، اردو، اٹالین اور انگلش کے رواں ترجموں کا انتظام کیا گیا تھا۔ جب کہ اسٹیج پر سے اردو اور اٹالین زبان میں تقریریں ہوتی رہی ہیں۔

جلسہ سالانہ کی ایک بہت ہی خصوصی بات وہ دعائیں اور درود ہیں جو کہ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے پڑھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ جلسہ کے دوران بار بار ان کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی اور دہرائی جاتی رہیں ہیں۔ خصوصاً نمازوں سے پہلے اور بعد میں مکرم مبلغ صاحب اٹلی ان کو دہراتے رہے۔ جس سے احباب کو یاد بھی ہو گئیں اور احباب خود بھی ہر وقت ان کا ورد کرتے رہے۔

مستورات کا سیشن

امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مستورات کو بھی جلسہ سالانہ میں الگ سیشن منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یکم جون 2014ء بروز اتوار کو صبح تلاوتِ قرآنِ کریم سے سیشن کا آغاز کیا گیا۔ نظم کے بعد محترمہ ثمینہ ملک صاحبہ نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ اٹلی نے ''ایک پاکیزہ معاشرہ کا قیام اسلامی تعلیمات کی روشنی میں'' کے موضوع پر۔ محترمہ زاہدہ شبیر صاحبہ نیشنل سیکرٹری تعلیم و تربیت نے ''قرآن ایک لامتناہی خزانہ'' کے عنوان پر۔ ''بچوں کی تربیت میں ایک ماں کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر محترمہ خدیجہ رادیل صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ اٹلی (عرب ڈیسک) نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسی طرح محترمہ عائشہ اگیاپونگ صاحبہ نے ''مالی قربانی کی اہمیت'' کے موضوع پر تقریر کی۔ تقاریر کا اٹالین ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اردو، عربی، گھانین اور بنگالی زبان جاننے والی ممبرات نے مل کر خوبصورت آواز میں قصیدہ پڑھ کر ماحول کو انتہائی روحانی کر دیا۔ آخر پر فضا گھانین ممبرات کے نعروں سے گونج اُٹھی۔

دو غیر از جماعت عرب ممبرات نے بھی جلسہ سالانہ میں شرکت کی۔ اور تمام کارروائی انتہائی شوق سے سنی۔ جلسہ میں 77 لجنہ اماء اللہ 13 ناصرات الاحمدیہ اور 42 چھوٹے بچوں نے شرکت کی۔ نظموں اور ترانوں پر سیشن کا اختتام ہوا۔

جلسہ سالانہ کی کُل حاضری تین سو تینتیس (333) رہی۔ خداتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ اٹلی کو آئندہ اس سے بھی زیادہ کامیاب جلسہ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم مزید ترقیات کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے

مجلس انصاراللہ ہالینڈ کے
سالانہ اجتماع 2014ء کا کامیاب انعقاد

(نذیر احمد اعوان - سیکرٹری اجتماع)

مجلس انصاراللہ ہالینڈ کا 27 واں سالانہ اجتماع مورخہ 20 تا 22 جون 2014ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار بیت النورنن سپیٹ میں منعقد ہوا۔ امسال اس اجتماع کا موضوع تعلق باللہ تھا۔

اجتماع میں تقاریر کے علاوہ بعد نماز فجر درس قرآن کریم اور درس الحدیث ہوا۔ علمی مقابلہ جات اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔ اجتماع گاہ و رہائش اور لنگر خانہ کے بہترین انتظامات کے علاوہ سبھی شعبہ جات میں کارکردگی کا معیار بہتر نظر آیا۔ اجتماع میں اردو اور ڈچ زبانوں کے تراجم کا بھی براہ راست انتظام تھا۔ اجتماع کے موقع پر خصوصی طور پر قرآن کریم کی نمائش کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔

اجتماع کمیٹی نے امسال حاضری بڑھانے کے لئے خصوصی مساعی کی۔ اجتماع میں 95/انصار اور 55 مہمان شامل ہوئے۔ فرانس سے محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے چار ممبران عاملہ کے ہمراہ اجتماع میں شرکت کی۔

اجتماع سے ایک روز قبل یعنی جمعرات 19 جون کو اجتماعی وقارِ عمل کیا گیا۔ جمعرات سے ہی لنگر خانہ بھی جاری ہو گیا تھا۔

مورخہ 20 جون بروز جمعۃ المبارک صبح دس بجے رجسٹریشن شروع ہوئی۔ پرچم کشائی کے بعد پونے بارہ بجے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا عہد انصاراللہ اور نظم کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے افتتاحی تقریر کی جس کا عنوان تھا: ''خداتعالیٰ اپنی کامل صفات کے ساتھ زندہ ہے''۔

نماز جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ MTA کے ذریعہ سنا گیا۔ اور پھر علمی مقابلہ جات (تلاوت، حفظ قرآن اور نظم) اور ورزشی مقابلہ جات (کلائی پکڑنا، ٹیبل ٹینس، میوزیکل چیئر اور پوٹیٹو ریس) کروائے گئے۔

شام نو بجے تلقین عمل میں مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنے مشاہدہ میں آنے والے بعض ایمان افروز واقعات اور خدائی تائید و نصرت کے نشانات بیان کئے۔ اس کے بعد ایک تعارفی و تبلیغی ڈاکومنٹری کائنات کی تخلیق کے بارے میں پیش کی گئی۔

اجتماع کے دوسرے روز کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔ ناشتہ کے بعد ورزشی مقابلہ جات (کرکٹ، فٹ بال، رسہ کشی، نشانہ بازی اور تیراندازی) منعقد ہوئے۔

بعد نماز ظہر و عصر ہیلتھ سیمینار اور میڈیکل کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں تین ڈاکٹرز کے ساتھ انصار کی انفرادی ملاقاتیں ہوئیں۔ انصار کا طبّی معائنہ کیا گیا اور دو ڈاکٹرز نے لیکچرز بھی دیئے۔

اس کے علاوہ تربیتی و تبلیغی اور تاریخی سیشن ہوا جس میں محترم محمد حنیف ہیندرکس صاحب نے، 'مَیں نے احمدیت کیسے قبول کی اور تبلیغ کی اہمیت' کے موضوع پر MTA سے ایک ڈاکومنٹری دکھائی اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ محترم مرزا فخر احمد صاحب کی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ پیار کے موضوع پر ہوئی۔ نیز موجودہ اور سابقہ صدران مجلس انصاراللہ نے اپنے دور کے بعض تاریخی واقعات بھی بیان کیے۔

کھانے کے بعد مختصر مشاعرہ منعقد ہوا جس کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔

تیسرے دن اتوار 22 جون کو نماز تہجد و نماز فجر کے بعد درس الحدیث ہوا۔ صبح کے اجلاس میں تلاوت قرآن کریم کے بعد بعض علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

نماز ظہر و عصر کے بعد اختتامی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ عہد دہرانے اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ مکرم نصیر احمد طاہر صاحب نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے ''نئی نسل اور انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے عنوان پر اور محترم نعیم احمد وڑائچ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ نے ''تزکیہ نفس'' کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ فرانس نے مختصر خطاب کیا۔ پھر محترم امیر صاحب ہالینڈ نے اجتماع کے موقع پر انعامات حاصل کرنے والے احباب میں انعامات تقسیم کئے اور مختصر تقریر کی۔ دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں
احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{2014ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات سے انتخاب}

(عبدالرحمان)

(قسط نمبر134)

قارئین الفضل کی خدمت میں ماہ جون 2014ء کے دوران پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے واقعات خلاصۃً درج کیے جا رہے ہیں۔ احباب تمام دنیا میں مظالم کے شکار احمدیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

....

حکومتِ پاکستان کا سری لنکا میں گرفتار کیے جانے والے احمدی پناہ گزینوں کی مدد سے انکار

اسلام آباد؛22/جون2014ء: روزنامہ ڈان نے کاشف عباسی کی طرف سے تیار کردہ درج ذیل رپورٹ شائع کی۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس میں مذکور اکثر متاثرین احمدیہ مسلم جماعت سے تعلق رکھتے ہیں لیکن اس رپورٹ میں ان کا ذکر بطور 'احمدی' نہیں کیا گیا:

'فارن آفس سری لنکا میں گرفتار کیے گئے پناہ گزینوں کی مدد کرنے سے انکاری

سری لنکا کے اخبار کا کہنا ہے کہ گرفتار کیے جانے والے افراد انڈیا اور پاکستان میں حکومت کے خلاف کی جانے والی سرگرمیوں میں بھی ملوّث ہو سکتے ہیں۔

اسلام آباد: دفترِ خارجہ سری لنکا میں گرفتار کیے جانے والے پاکستانی پناہ گزینوں کی رہائی کے لئے کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں نظر آتا۔ جبکہ سری لنکا میں موجود انسانی حقوق کی تنظیموں کے لئے کام کرنے والے افراد نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہاں موجود پناہ گزینوں کو حکومتی انتظامیہ گرفتار کرنے کے لئے جا بجا چھاپے مار رہی ہے۔

سری لنکا کے اخبار ڈیلی سیلون ٹوڈے نے پچھلے ہفتے شائع شدہ اپنی ایک رپورٹ میں لکھا کہ وہاں پر موجود قریباً 1500/ پاکستانیوں کو جن میں سے اکثر اقوام متحدہ کے مہاجرین کی فلاح و بہبود کے ادارہ UNHCR کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں سری لنکا کے امیگریشن ڈیپارٹمنٹ اور کریمینل انوسٹیگیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں نے کچھ عرصہ میں گرفتار کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق ان لوگوں کو ڈیپورٹ کیا جانا تھا کیونکہ یہ لوگ پاکستان اور انڈیا میں حکومت کے خلاف کی جانے والی سرگرمیوں میں ملوّث پائے گئے تھے۔

دفترِ خارجہ کی ترجمان تسنیم اسلم ان پاکستانی مہاجرین کے بارہ میں کوئی نرم گوشہ نہیں رکھتیں۔ انہوں نے کہا 'ان لوگوں نے پاکستان کے نام کو بدنام کرتے ہوئے سری لنکا میں سیاسی پناہ لی۔ اگر انہیں کوئی مسئلہ ہے تو مجھے کچھ معلوم نہیں۔' انہوں نے مزید کہا کہ 'میرے علم میں نہیں کہ سری لنکن انتظامیہ کی جانب سے پاکستانیوں کے خلاف کوئی آپریشن کیا جا رہا ہے یا نہیں۔'

البتہ سری لنکا میں موجود UNHCR کی ایک آفیشل Dushanthi Fernando نے ڈان کو بتایا کہ 'اطلاعات کے مطابق کوئی 140/ لوگوں کو Mirthana اور Boossa کے ڈیٹینشن سنٹرز میں رکھا گیا ہے۔ UNHCR انتظامیہ سے تفصیلات جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ آخر ان لوگوں کو کس وجہ سے زیرِ حراست لے لیا گیا۔'

9 جون تک کی آمدہ رپورٹس کے مطابق UNHCR کو یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان سے تعلق رکھنے والے متعدد پناہ گزینوں کو جن میں ایک تعداد رجسٹرڈ بھی ہے گرفتار کر لیا گیا ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ UNHCR کو ان زیرِ حراست پاکستانیوں کو ڈی پورٹ کیے جانے کے بارے میں کوئی معلومات نہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ 'ہمارا ادارہ ہمیشہ سے اس بات پر زور دیتا رہا ہے کہ ممالک کو کسی بھی صورت مہاجرین کو ان کے ساتھ زیادتی کرنے والی حکومتوں کے سپرد نہ کیے جانے کے بین الاقوامی اصول کی پاسداری کرنی چاہیے۔ یہ اصول بین الاقوامی مہاجرین کی حفاظت کا ذریعہ اور ایک بین الاقوامی قانون ہے۔'

انہوں نے کہا کہ اقوامِ متحدہ اس معاملہ کو متعلقہ اتھارٹی کے سامنے اٹھاتی رہے گی۔

سری لنکا کے اخبار نے نامعلوم ذرائع سے معلومات حاصل کرتے ہوئے رپورٹ میں لکھا کہ 'سری لنکا کی خفیہ ایجنسیوں کو یہ معلومات ملیں کہ ان مہاجرین کا تعلق انڈیا اور پاکستان کے کسی باغی گروپ سے ہے، اس پر ان کے خلاف ایک آپریشن شروع کیا گیا۔' اس رپورٹ میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ سری لنکا کے شہر Negombo میں موجود بعض پناہ گزین بھی اس صورتِ حال کو لے کر کافی پریشان ہیں۔

پاکستان میں UNHCR کی نمائندہ دنیا خان نے ڈان کو بتایا کہ قانون کے مطابق اسائلم لینے والے لوگوں کو انتظامیہ کسی بھی طرح تنگ نہیں کر سکتی۔ انہوں نے کہا کہ 'ملک میں قانون نافذ کرنے والے ادارے کسی ٹھوس ثبوت کی بناء پر ہی کسی ملزم سے تفتیش کرنے کا اختیار رکھتے ہیں۔'

بین الاقوامی قوانین کے ماہر احمر بلال صوفی نے ڈان کے نمائندہ کو بتایا کہ 'بین الاقوامی قوانین کے تحت پناہ گزینوں کو کسی بھی ملک میں ایک خاص حد تک تحفظ حاصل ہوتا ہے، اس میں یہ بھی شامل ہے کہ انہیں اسائلم لینے والے ملک سے نکالا نہیں جا سکتا۔ لیکن اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ پناہ گزینوں کو کسی بھی قسم کے جرم میں ملوّث نہیں ہونا چاہیے۔

فیڈرل انوسٹیگیشن ایجنسی (FIA) وہ ادارہ ہے جس کے اوپر دیگر ممالک سے مجرمان کو گرفتار کر کے ان کو پاکستان پہنچانے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ البتہ ڈان کے متعلقہ افسران سے رابطہ کرنے پر انہوں نے بتایا کہ اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ سری لنکا میں ہونے والا یہ آپریشن پاکستان کے کہنے پر کیا جا رہا ہو۔

کسی بھی ملک سے مجرم کو ملک لے آنے کے طریقۂ کار کی وضاحت کرتے ہوئے ایف آئی اے کے ڈائریکٹر انعام غنی کا کہنا تھا کہ 'کسی اشتہاری مجرم کی حوالگی کے لئے طریق کار یہ ہوتا ہے کہ اس پر جرم ثابت ہو جانے کی صورت میں عدالتِ عالیہ سے رجوع کر کے اس کا وارنٹ گرفتاری حاصل کیا جاتا ہے اور پھر جس ملک میں وہ موجود ہوتا ہے دفترِ خارجہ کے توسط سے اس ملک سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ یہ سارا سلسلہ خاص مجرموں کو انفرادی طور پر ملک واپس لانے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کو ملک واپس لانے کے لئے ایسی کارروائی کبھی کی نہیں گئی۔

مزید یہ کہ:

دفترِ خارجہ کی ترجمان کا کہنا کہ 'ان لوگوں نے پاکستان کے نام کو بدنام کرتے ہوئے سری لنکا میں سیاسی پناہ لی۔ اگر انہیں کوئی مسئلہ ہے تو مجھے کچھ معلوم نہیں۔' اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ حکومتِ پاکستان ان لوگوں کے ساتھ سوتیلوں والا سلوک روا رکھتی ہے۔ پریس میں شائع ہونے والی خبروں کے مطابق اسی دفترِ خارجہ کی جانب سے ڈاکٹر عافیہ کو قانونی تحفظ مہیا کرنے کے لئے بیس لاکھ ڈالر کی رقم مختص کی گئی تھی۔ مزید یہ کہ امریکہ کی عدالت میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی پر دہشت گردی سے متعلقہ بعض الزامات ثابت ہو گئے جس کی وجہ سے وہ ایک لمبے عرصہ کے لئے جیل بھیجی جا چکی ہیں۔

سری لنکا کے اخبار کے مطابق یہ لوگ انڈیا اور پاکستان میں حکومت کے خلاف کی جانے والی سرگرمیوں میں ملوّث ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس بات کا بہرحال احتمال پایا جاتا ہے کہ سری لنکن انتظامیہ انڈیا اور پاکستان کی حکومتوں کی مشورے سے یہ آپریشن کر رہی ہو۔ اگر یہ بات درست بھی ہو تو احمدی مسلمانوں کو صرف معدودے چند غیر احمدی مسلمانوں کے کسی جرم میں ملوّث ہونے کی وجہ سے ملک بدر نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے بھی زیرِ حراست لیے جانے والے پچاسی فیصد افراد جب احمدی ہوں تو اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ معاملہ درحقیقت کیا ہے۔ یہ بھی صبحِ صادق کی طرح ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں کبھی بھی کہیں بھی کوئی بھی احمدی کسی بھی باغی گروپ کا حصہ نہیں رہا اور نہ ہے۔

17/ جون کو آنے والی بعض اطلاعات کے مطابق اس وقت ڈیٹینشن سنٹرز میں لگ بھگ 120 کے قریب افراد موجود ہیں جبکہ انتظامیہ مزید چھاپے مار کر احمدیوں کو ڈیٹینشن سنٹر میں منتقل کر رہی ہے۔ ہمارے احمدی بھائی سری لنکا میں مشکل وقت سے گزر رہے ہیں، ان میں سے بعض مختلف قسم کے عوارض کا بھی مقابلہ کر رہے ہیں۔

سرگودھا میں نفرت آمیز پمفلٹ کی تقسیم

سرگودھا: حال ہی میں مجلسِ تحفّظ ختم نبوّت سرگودھا (جس کا دفتر لکڑ منڈی میں واقع ہے) اور ان کی ذیلی تنظیم 'شبّانِ ختمِ نبوّت' نے احمدیوں کے خلاف چار صفحوں پر مشتمل ایک نفرت آمیز پمفلٹ تقسیم کیا جس میں 77/ احمدی کاروباری افراد اور اشیاء سے بائیکاٹ کی اپیل کی گئی ہے۔ یہ پمفلٹ تعزیراتِ پاکستان دفعہ 153-A اور دفعہ 298 کی کھلی کھلی خلاف ورزی ہے۔

اس پمفلٹ کے سرِ ورق پر اس کو Publish کرنے والے کا ایڈریس لکھا ہے اور فون نمبرز بھی درج کیے گئے ہیں۔

اس پمفلٹ میں حضرت اقدس بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو نہایت بیہودہ ناموں سے یاد کیا گیا اور حضور علیہ السلام پر بے بنیاد الزامات لگائے گئے۔ ان نام نہاد محافظینِ ختمِ نبوّت کا یہی شیوہ رہا ہے۔ اس پمفلٹ میں لکھا گیا کہ مسلمانوں کو اس بات کا نوٹس لینا چاہیے کہ قادیانی کس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے مرتکب ہو رہے ہیں نیز یہ کہ ان کی 'بچھو کی طرح کی زبانیں' کس طرح سرورِ دوعالم کے دین کے چہرہ کو مسخ کر رہی ہیں۔

اس پمفلٹ میں کھلے عام پکارا گیا کہ 'اے نوجوانانِ اسلام! اپنی جوانی کو ختمِ نبوّت کی ناموس کے لئے وقف کر دو۔ اے دولت منداور بااثر لوگو! اپنی دولت کا ایک حصہ نبی پاک کی ناموس کی حفاظت کے لئے وقف کر چھوڑو۔ اے قلمکارو! اپنے قلم کو تلواروں کی طرح استعمال کرتے ہوئے قادیانیت کے فتنے کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرو...... یہ ہر بندے کا فرض ہے کہ وہ قادیانیوں سے معاشی اور معاشرتی بائیکاٹ کر دیے۔

اس پمفلٹ میں ختمِ نبوّت والوں کی ذیلی تنظیم کا تعارف کچھ اس طرح سے کروایا گیا ہے: 'اس تنظیم کا نام 'شبّانِ ختمِ نبوّت' مولانا خان محمد جو کہ اس تنظیم کے مرکزی صدر تھے انہوں نے رکھا تھا۔ 4/ستمبر 1981ء کو مولانا اکرم طوفانی نے اس تنظیم کی بنیاد رکھی تھی۔' (نوٹ: اکرم طوفانی وہ مولوی ہے جس کا متعدد اضلاع کے ڈی سی اوز کی جانب سے محرّم کے مہینہ کے دوران ان کے اضلاع میں داخلہ ممنوع ہے کیونکہ اس کے وہاں جانے سے علاقہ میں نقضِ امن کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔) اس پمفلٹ میں مزید یہ لکھا تھا کہ وہ نوجوان جو مختلف کالجز یا یونیورسٹیوں میں پڑھتے ہیں اگر اپنے اپنے اضلاع میں شبّانِ ختمِ نبوّت کی شاخ کھولنا چاہیں تو وہ ان نمبرز پر ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد اس پمفلٹ میں 77/ کاروباروں (باقاعدہ ان کے پتہ جات کے ساتھ)، پراڈکٹس، انڈسٹریز اور پیشہ ور افراد مثلاً ڈاکٹرز وغیرہ کی فہرست دی گئی اور ان سے مکمل بائیکاٹ کی اپیل کی گئی۔ آخر میں یہ فتویٰ درج کیا گیا کہ

'مرزائیوں کے کفریہ عقائد و عبارات کی بناء پر امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے فتویٰ دیا کہ مرزائی کافر اور زندیق ہیں۔ مرزائیوں کے ساتھ تمام تعلقات مثلاً خوشی غمی میں شرکت، کاروبار، رشتے داری، دوستی غرض ہر طرح کا تعلق حرام ہے۔ اور جو شخص ان سے تعلقات رکھے وہ ظالم، فاسق اور مستحق عذاب جہنم ہے اور ان کو مسلمان سمجھنے والا خود کافر ہے۔

نوٹ: چناب نگر میں قادیانیوں کا ایک مشہور ہسپتال (طاہر ہارٹ سنٹر) ہے اس ہسپتال میں کسی بھی ڈاکٹر سے چیک اپ اور ہسپتال میں علاج کروانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔

شبانِ ختم نبوت سرگودھا پاکستان''

یہاں اس بات کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند ہفتے قبل ایک پاکستانی نژاد امریکی احمدی ڈاکٹر کو چند شقی القلب نوجوانوں نے فائرنگ کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا تھا جو اس ہسپتال (طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ) میں رضاکارانہ طور پر خدمات بجالانے کے لئے پاکستان تشریف لائے تھے۔

مزید برآں یہ بات بھی انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت کی نشاندہی کرتی ہے کہ اس قسم کے اشتعال انگیز اور غیر قانونی پمفلٹ کی کھلے عام تقسیم پر انتظامیہ کسی بھی قسم کا کوئی بھی اقدام کرتی نظر نہیں آتی!

ہفت روزہ **الفضل انٹرنیشنل کا**

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس(30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس(45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ(65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 ستمبر 2010ء میں مکرمہ ش۔ انجم صاحبہ کے قلم سے حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی سیرۃ وسوانح پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہراؓ کی کنیت امّ الحسنین تھی کیونکہ آپؓ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کی والدہ ماجدہ تھیں۔ فاطمہ کے معنی ہیں باز رہنے والی۔ آپؓ یقیناً دنیا اور علائق دنیا سے پاک اور باز رہنے والی تھیں۔ آپؓ کے لقب بتولؔ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ 'وہ جس کا دنیا و مافیہا سے کوئی تعلق نہ ہو'۔ آپؓ کے مشہور القاب زہرہ بتول، سیدۃ النساء العالمین اور سیدۃ النساء اہل الجنۃ ہیں۔

آپؓ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم راضی نہیں ہو کہ تم تمام دنیا کی عورتوں کی سردار ہو۔ یا تم اس امت کی عورتوں کی سردار ہو۔

حضرت فاطمہؓ کے سن ولادت میں اختلاف ہے۔ تاہم زیادہ تر یہی تسلیم کیا گیا ہے کہ بعثت نبوی کے پہلے سال میں آپ کی ولادت ہوئی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی علوم و لطائف کا عکس سیدہ فاطمہؓ کی سیرت صالحہ پر نقش تھا۔ اور آپؓ رسول کریمؐ سے بے پناہ محبت کرتی تھیں اور آنحضورؐ کی ذرا سی تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ کسی سنگدل مشرک نے آنحضورؐ کے سرِاقدس پر خاک ڈالی دی۔ آپؐ اسی حالت میں گھر تشریف لے آئے۔ سیدہ فاطمہؓ نے آپؐ کو اس حالت میں دیکھا تو بے قرار ہوگئیں۔ پانی لے کر آئیں اور پھر سرِاقدس دھوتی جاتی تھیں اور روتی جاتی تھیں۔ آنحضورؐ نے آپؓ کو روتے دیکھا تو فرمایا: بیٹی! رو نہیں، اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو بچائے گا۔

اسی طرح ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کے نزدیک نماز ادا کر رہے تھے جب کفار کے کہنے پر ایک بدبخت عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لایا اور آنحضورؐ کے مبارک شانوں کے درمیان اس وقت رکھ دی جبکہ آپؐ سجدہ کی حالت میں تھے۔ سیدنا رسول کریمؐ اس حال میں تھے کہ سجدے سے سرمبارک نہ اٹھا سکے۔ تمام کفار یہ دیکھ کر ہنسنے اور خوشی کا اظہار کرنے لگے۔ حتیٰ کہ حضرت فاطمہؓ کو خبر ہوئی۔ وہ آئیں اور انہوں نے سرکار دوعالمؐ کے شانوں سے اس اوجھڑی کو اٹھایا اور ان کافروں کو برا بھلا کہا۔ اس وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: اے اللہ! ان بدبختوں کو مَیں تیرے سپرد کرتا ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کہیں تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں سیدہ فاطمہؓ سے مل کر رخصت ہوتے اور جب واپس آتے تو سب سے پہلے سیدہ فاطمہؓ سے ملتے۔ سفر طائف کے وقت بھی آنحضورؐ سیدہ فاطمہؓ سے شفقت و محبت فرمانے کے بعد روانہ ہوئے لیکن جب طائف سے لوٹے تو خستگی اور زخموں کی وجہ سے نڈھال تھے۔ سیدہ فاطمہؓ یہ دیکھ کر بہت پریشان اور مضطرب ہوئیں اور پھر اپنی بہن سیدہ امّ کلثوم کے ساتھ مل کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرنے میں دن رات ایک کر دیا۔

ذی الحجہ 2 ہجری میں آنحضورؐ نے سیدہ فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ کے ساتھ کر دیا۔ اس وقت سیدہ فاطمہؓ کی عمر مبارک پندرہ سال ساڑھے پانچ ماہ اور حضرت علیؓ کی عمر مبارک اکیس برس پانچ ماہ تھی۔ نکاح سے قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہؓ سے فرمایا کہ 'علی تمہارا رشتہ چاہتے ہیں'۔ سیدہ فاطمہؓ کچھ نہ بولیں اور خاموش رہیں۔ اس کے بعد آنحضورؐ نے حضرت علیؓ سے ان کا نکاح کر دیا۔

غزوۂ اُحد کے موقع پر جب آنحضرتؐ شدید زخمی ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کو مدینہ میں خبر ہوئی تو آپؓ شدید بے قرار ہوکر باپردہ حالت میں چند ہمراہیوں کے ساتھ میدان جنگ میں پہنچیں۔ حضرت علیؓ نے آپؓ کو غمگین و ملول دیکھ کر بہت تسلی دی۔ زخموں کی شدت سے آنحضورؐ کو ضعف ہو گیا تھا اور آپؐ کے زخموں سے خون جاری تھا۔ حضرت علیؓ پانی لے کر آئے اور آنحضورؐ کے زخموں پر پانی ڈالنا شروع کیا۔ سیدہ فاطمہؓ زخموں کو دھوتی جاتی تھیں مگر زخم ایسا کاری تھا کہ بار بار دھوئے جانے پر بھی خون بند نہ ہوتا تھا۔ آخر سیدہ فاطمہؓ نے کپڑے کا ایک ٹکڑا جلایا اور زخم میں بھرا جس سے خون بند ہو گیا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے چند دن قبل جب آنحضورؐ بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہؓ عیادت اور تیمارداری کی غرض سے حاضر خدمت رہتی تھیں۔ ایک دن جب کہ مرض کافی شدید تھا، آنحضورؐ نے سیدہ فاطمہؓ کو بلایا، اپنے پہلو میں بٹھایا اور آپؓ کے کان میں کچھ فرمایا۔ جسے سن کر سیدہ فاطمہؓ رونے لگیں۔ اس کے بعد پھر کان میں کچھ فرمایا تو آپؓ خوش ہو کر ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہؓ سے کہا کہ مَیں نے کسی رونے والے کو ہنستا ہوا اور کسی غم کو خوشی کے ساتھ معاون و متصل نہیں دیکھا جیسا کہ مَیں نے آج دیکھا ہے، اس کا سبب کیا ہے؟ سیدہ فاطمہؓ نے فرمایا کہ یہ میرے اور رسول کریمؐ کے درمیان راز کی بات ہے جسے میں ظاہر نہیں کرسکتی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریمؐ کی وفات ہوگئی تو اس کے بعد مَیں نے سیدہ فاطمہؓ سے دوبارہ دریافت کیا تو آپؓ نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جبرائیلؑ ہر سال ایک مرتبہ آکر میرے ساتھ قرآن مجید کا دَور کیا کرتے تھے مگر اس برس دو مرتبہ دَور کیا ہے اور مَیں سمجھتا کہ میرا وقتِ وصال قریب ہے۔ یہ سن کر مَیں رونے لگی۔ پھر آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرے اہل بیت میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملوگی اور کیا تمہیں پسند نہیں کہ تم جنتی عورتوں کی سردار ہو! اس پر مَیں ہنسنے لگی۔

آنحضورؐ کے وصال کے وقت آنحضورؐ نے پانی منگوایا جو پیالہ میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے پیالے میں دست مبارک ڈالا اور اپنے چہرہ انور پر ملتے ہوئے فرمایا: 'اے اللہ! نزع کی سختی میں میری مدد فرما'۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف دیکھ کر سیدہ فاطمہؓ نے دردناک آواز میں کہا: ہائے میرے ابا جان آپ کو کتنی تکلیف ہے۔ آپؐ نے فرمایا: بیٹی! آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کی سیرت مبارکہ ہر لحاظ سے مومن خواتین کے لئے اعلیٰ ترین نمونہ ہے آپؓ کی گھریلو زندگی اور حیات طیبہ کے واقعات سے صبر و شکر اور ربّ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے کا درس ملتا ہے۔

سیدہ فاطمہؓ کو اپنے گھر کے کام کاج اپنے ہاتھوں سے کرنا اور اپنے خاوند کی خدمت کرنا بہت محبوب تھا۔ ایک مرتبہ آپؓ کو بخار ہوگیا۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وہ رات آپؓ نے بڑی بے چینی اور اضطراب کی حالت میں کاٹی کہ آپؓ کی بیقراری کی وجہ سے مَیں بھی نہ سوسکا۔ رات کے آخری پہر ہم دونوں کی آنکھ لگ گئی۔ فجر کی اذان ہوئی تو مَیں اٹھ کھڑا ہوا۔ دیکھا کہ آپؓ وضو کر رہی ہیں۔ مَیں نے سوچا کہ بجائے وضو کے تیمّم کرلیتیں تو بہتر تھا۔ مگر مَیں نے کچھ نہ کہا اور مسجد چلا آیا۔ جب واپس آیا تو دیکھا کہ آپؓ حسب معمول چکّی پیس رہی ہیں اور آثارِ مرض چہرہ سے نمایاں ہیں۔ مَیں نے کہا: فاطمہ! تمہیں اپنے آپ پر رحم نہیں آتا۔ ساری رات تم نے تڑپ کر گزاری۔ پھر صبح ٹھنڈے پانی سے وضو کرلیا اور اب چکّی پیسنے بیٹھ گئیں۔

سیدہ فاطمہؓ نے جواب دیا کہ ''اگر مَیں اپنے فرائض کی ادائیگی میں مر بھی جاؤں تو مجھے ابدی مسرت ملے گی۔ مَیں نے وضو کیا اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے اور چکّی پیسی آپ کی اطاعت کے لئے اور بچوں کی خدمت کے لئے۔ فاطمہؓ کے لئے ان سے بڑھ کر اور کون سا فریضہ ہوسکتا ہے۔''

حضرت امام حسنؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہؓ اپنے خانہ داری کے کاموں کی انجام دہی میں کبھی کسی عزیز یا ہمسایوں کو اپنی معاونت کی تکلیف نہیں دیتی تھیں اور کام کی کثرت سے نہ گھبراتی تھیں۔

ایک مرتبہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی غزوہ سے تشریف لائے۔ سیدہ فاطمہؓ نے خیر مقدم کے طور پر اپنے گھر کے دروازہ پر پردے لگائے، حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو چاندی کے کنگن پہنائے۔ آنحضورؐ حسب معمول سیدہ فاطمہؓ کے یہاں آئے تو اس دنیوی ساز وسامان کو دیکھ کر واپس تشریف لے گئے۔ جب آپؓ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسندیدگی کا حال معلوم ہوا تو پردہ چاک کر دیا اور بچوں کے ہاتھوں سے کنگن اتار ڈالے۔ بچے روتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا: ''یہ میرے اہل بیت ہیں، مَیں نہیں چاہتا کہ وہ ظاہری آرائش سے آلودہ ہوں۔ اس کے بدلے فاطمہؓ کے لئے عصیب کا ایک ہار اور ہاتھی کے دانت کے کنگن خرید لاؤ''۔

ایک مرتبہ لوگوں کے پوچھنے پر حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ آنحضورؐ کو اہل بیت میں فاطمہؓ زیادہ محبوب تھیں اور مردوں میں اُن کے شوہر علیؓ محبوب تھے۔

ایک دن حضرت علیؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہؐ! آپ کو فاطمہ زیادہ عزیز ہیں یا مَیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا: فاطمہ تم سے زیادہ مجھے پسند ہیں اور تم اس سے زیادہ مجھے عزیز ہو۔

حضرت عمر فاروقؓ نے ایک بار سیدہ فاطمۃ الزہراؓ سے فرمایا: اللہ کی قسم! اے فاطمہ! میں نے کسی کو سیدنا رسول کریمؐ کے نزدیک آپ سے زیادہ محبوب نہ دیکھا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ مَیں نے آپ کے والد ماجدؐ کے بعد کسی شخص کو آپ سے زیادہ محبوب نہ پایا۔

رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا: ''فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جس نے انہیں تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی اور جس نے ان سے بغض رکھا بلاشبہ اُس نے مجھ سے بغض رکھا۔''

اور آپؐ نے یہ بھی فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہ کے غصہ سے غضب فرماتا ہے اور ان کی رضا سے خوش ہوتا ہے۔''

پھر فرمایا: ''بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے۔''

سیدہ فاطمہؓ جب تشریف لاتیں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوجاتے اور ان کا ہاتھ تھام لیتے۔ ان کو اپنی جگہ پر بٹھاتے اور ان کے لئے اپنی چادر بچھاتے۔

آنحضورؐ ہمیشہ حضرت علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ کے تعلقات خوشگوار کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ چنانچہ جب کبھی حضرت علیؓ اور سیدہ فاطمہؓ کے مابین گھریلو معاملات کے بارے میں رنجش ہو جاتی تو آنحضورؐ دونوں میں صلح کرا دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ آنحضور سیدہ فاطمہؓ کے گھر تشریف لے گئے اور ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان صلح کرادی اور گھر سے بڑے خوش خوش باہر تشریف لائے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا، یارسول اللہؐ! آپ ان کے گھر میں تشریف لے گئے تھے تو اَور حالت تھی اور اب آپ اس قدر خوش کیوں ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مَیں نے ان دو افراد میں مصالحت کرائی ہے جو مجھ کو محبوب ترین ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ وہ فاطمہ بنت رسول اللہؐ کی نسبت چال چلن میں، انداز میں، سیرت میں، کھڑے ہونے میں، بیٹھنے میں سیدنا رسول کریمؐ سے زیادہ مشابہ ہو اور جس وقت فاطمۃ الزہرا نبی کریمؐ کے پاس آتی تھیں تو آپؐ

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

ماہنامہ ''النور'' جون۔ جولائی 2010ء میں مکرم ناصر احمد سید صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب پیش ہے:

خلافت سے منور ہوگئی ہے
زمیں جنّت کا منظر ہوگئی ہے
خلافت ہی شہادت ہے ہماری
صدی اِک جس کے اوپر ہوگئی ہے
بہت مسرور ہیں مسرور سے ہم
فضائے دل معطر ہوگئی ہے
سبھی کی دھڑکنیں چلتی ہیں تجھ سے
تری مسکان محور ہوگئی ہے
خدا رکھے سدا اس کو سلامت
وہ چھاؤں سب کا چھپر ہوگئی ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
August 15, 2014 – August 21, 2014

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday August 15, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-ul-Hadith
00:55	Yassarnal Quran
01:25	MTA Conference: Recorded on April 13,2014.
02:30	Japanese Service
03:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on September 3, 1997.
04:15	Alif Urdu
04:55	Liqa Maal Arab: Session no.174.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
06:55	Reception By Lord Provost: Recorded on March 7, 2009.
07:55	Siraiki Service
08:25	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Deeni-o-Fiqahi Masai
11:30	Dars-e-Hadith
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi
13:50	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
14:00	Yassarnal Quran
14:25	Shotter Shondhane
15:30	Dua-e-Mustaja'ab
16:15	Friday Sermon [R]
17:25	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Reception By Lord Provost [R]
19:25	Real Talk
20:30	Deeni-o-Fiqahi Masail
21:00	Friday Sermon [R]
22:20	Rah-e-Huda

Saturday August 16, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Quran
01:10	Reception By Lord Provost
02:10	Friday Sermon: Recorded on August 15, 2014.
03:20	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 182.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Germany address: Recorded on June 29, 2013.
08:00	International Jama'at News
08:30	Story Time
09:00	Question And Answer Session: Recorded on December 8, 1996. Part 2.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon [R]
12:15	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:30	Al-Tarteel
13:00	Live Intikhab-e-Sukhan: A poem request programme.
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	MTA Variety
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:25	Jalsa Salana Germany Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda
22:35	Story Time
22:55	Friday Sermon [R]

Sunday August 17, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Germany Address
02:30	Story Time
02:50	Friday Sermon: Recorded on August 15, 2014.
04:00	MTA Variety
05:00	Liqa Maal Arab: Session no. 183.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on March 30, 2013 in Spain.
07:55	Faith Matters
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 25, 1996. Part 1.
10:00	Live Asr-e-Hazir
11:05	Friday Sermon: Spanish translation of Friday sermon delivered on July 19, 2013.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Friday Sermon [R]
14:05	Shotter Shondhane
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
16:15	Seerat Sahabiyat
16:45	Kids Time
17:20	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
19:30	Live Beacon of Truth
20:35	Roots To Branches
21:10	MTA Variety
22:00	Friday Sermon [R]
23:05	Question And Answer Session [R]

Monday August 18, 2014

00:10	World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Quran
01:10	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
02:05	Roots To Branches
02:35	Friday Sermon: Recorded on August 15, 2014.
03:50	Real talk
04:50	Liqa Maal Arab: Session no.184
06:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
06:35	Al-Tarteel
07:05	Mulaqat with Khuddam-ul Ahmadiyya UK students: Recorded on May 4,2009.
08:20	International Jama'at News
08:50	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
09:10	Rencontre Avec Les Francophones: Recorded on November 16, 1998.
10:15	Friday Sermon: Indonesian translation of Friday sermon delivered on November 7, 2008.
11:30	Rohaani Khaza'ain Quiz
12:00	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
12:30	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on November 7, 2008.
14:05	Bangla Shomprochar
15:10	Malayalam Service
16:00	Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:30	Mulaqat with Khuddam-ul Ahmadiyya UK students [R]
19:45	Real Talk
20:45	Rah-e-Huda
22:15	Friday Sermon [R]
23:25	Malayalam Service

Tuesday August 19, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi
01:00	Al-Tarteel
01:30	Mulaqat with Khuddam-ul Ahmadiyya UK students
02:45	Kids Time
03:20	Friday Sermon: Recorded on November 7, 2008.
04:25	Seerat Hazrat Masih-e-Ma'ood
04:55	Liqa Maal Arab: A programme with Hadhrat Khalifatul Masih IV with arabic speaking guests. Session no. 185.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Quran
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal: Recorded on March 30, 2013 in Spain.
08:00	Alif Urdu
08:30	Australian Service
09:00	Question And Answer Session: Recorded on March 25, 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Friday Sermon: Sindhi translation of Friday sermon delivered on August 15, 2014.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shromprochar
15:00	Spanish Service
15:35	Alif Urdu
16:05	Press Point: Recorded on July 20, 2014.
17:05	Pakistan In Perspective:
17:40	Yassarnal Quran
18:05	World News
18:30	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal [R]
19:30	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered on August 15, 2014.
20:30	Alif Urdu
21:00	Press Point [R]
22:05	Asr-e Hazir
23:05	Question And Answer Session [R]

Wednesday August 20, 2014

00:05	World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Quran
01:20	Gulshan-e-Waqfe Nau Khuddam & Atfal
02:15	Alif Urdu
02:45	Noor-e-Mustafwi
03:00	Press Point
04:05	The Finality of Prophethood
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 185.
06:00	Tilawat & Dars Majmoo Ishtihirat
06:15	Al-Tarteel
06:50	Jalsa Salana Germany address: Recorded on June 30, 2013.
08:00	Real Talk
09:00	Question And Answer Session: Recorded on December 8, 1996. Part 2.
09:55	Indonesian Service
11:10	Swahili Service
12:00	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
12:20	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: Recorded on October 31, 2008.
14:05	Shotter Shondane
15:10	Deeni-O-Fiqahi Masail
15:45	Taqareer
16:20	Faith Matters
17:30	Al-Tarteel
18:00	World News
18:20	Jalsa Salana Germany address: Recorded on June 30, 2013. [R]
19:30	Real Talk USA
20:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
21:05	Kids Time
21:50	Friday Sermon [R]
22:55	Intikhab-e-Sukhan

Thursday August 21, 2014

00:00	World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Quran.
00:45	Al-Tarteel
01:20	Jalsa Salana Germany address: Recorded on June 30, 2013.
02:30	Deeni-O-Fiqahi Masail
03:05	Taqareer
03:45	Faith Matters
04:55	Liqa Maal Arab: Session no. 187.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Quran
07:05	IAAAE European Symposium: Recorded on February 22, 2014.
07:55	Beacon Of Truth
09:00	Tarjamatul Quran Class: Recorded on October 15, 1997.
10:05	Indonesian Service
11:15	Pushto Muzakarah
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Quran
12:55	Beacon Of Truth
14:00	Friday Sermon: Bengali translation of Friday sermon delivered on August 15, 2014.
15:05	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
15:45	Maseer-e-Shahindgan: A Persian programme.
16:15	Tarjamatul Quran Class [R]
17:30	Yassarnal Quran
18:00	World News
18:25	IAAAE European Symposium [R]
19:30	Faith Matters
20:35	Alif Urdu
21:10	Tarjamatul Quran Class [R]
22:15	Hazrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
22:55	Beacon Of Truth

Please note MTA2 will be showing French & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 21 Friday 08 August , 2014 Issue No. 32

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2014ء

تقریب بیعت، جلسہ سالانہ جرمنی کی اختتامی تقریب، تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں سندات و میڈلز کی تقسیم

✵ مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے، نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی انہیں محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں۔

(حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی حقیقت، اس کی معرفت، اس سے محبت اور اس کا قرب حاصل کرنے کے ذرائع کے بارہ میں بصیرت افروز بیان اور احباب کو اہم نصائح۔ جلسہ سالانہ جرمنی سے حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب)

نومبائع خواتین اور نومبائع احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے الگ الگ ملاقاتیں۔

نومبائع افراد کے سوالات کے جوابات اور اہم نصائح۔ بیعت کرنے والے افراد کے تأثرات

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

15/جون 2014ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر بیس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج جماعت احمدیہ جرمنی کے جلسہ سالانہ کا تیسرا اور آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

تقریب بیعت

بعد ازاں پروگرام کے مطابق بیعت کی تقریب ہوئی۔ یہ ایک عالمی بیعت تھی جو ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے ذریعہ Live نشر ہوئی اور دنیا کے تمام ممالک میں آباد احمدیوں نے اس مواصلاتی رابطے کے ذریعہ اپنے پیارے آقا کی بیعت کی سعادت پائی۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک پر جرمنی، امریکہ، ہالینڈ، میسیڈونیا، سربیا، فلسطین، سیریا، بیلجیم، کوسووو، ایران، رشیا، سپین، ترکی، یمن، مراکش، البانیا اور انڈیا سے تعلق رکھنے والے 83 افراد نے بیعت کی سعادت پائی۔

جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریب

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ کی اختتامی تقریب کے لئے جونہی سٹیج پر تشریف لائے تو ساری جلسہ گاہ فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی اور احباب جماعت نے بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔

اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ ذاکر مسلم صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم عبدالباسط طارق صاحب مبلغ جرمنی نے پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے
نہ یہ ہم سے کہ احسان خدا ہے

عزیزم مرتضیٰ منان صاحب نے خوش الحانی سے پیش کیا۔

تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء میں سندات و میڈلز کی تقسیم

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلباء کو سندات اور میڈل عطا فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ مبارک سے درج ذیل خوش نصیب طلباء نے تعلیمی ایوارڈ حاصل کئے:

ڈاکٹر مرزا نعمان احمد۔ (PhD ایگریکلچر) ڈاکٹر ودود حق۔ (PhD بیالوجی) ڈاکٹر محمد احسن۔ (PhD Mathematics) نعمان احمد۔ (ماسٹر آف بزنس ایڈمنسٹریشن اِن پرفارمنس مینجمنٹ) شہزاد احمد کھوکھر۔ (ماسٹرز آف سائنس اِن بیالوجی) محمد لقمان مجوکہ۔ (ماسٹرز آف آرٹس اِن اسلامک سٹڈیز) عطاء الرحمان۔ (ماسٹرز آف سائنس اِن کمیونیکیشن اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی) صفی اللہ صابر۔ (ماسٹرز آف سائنس اِن انٹرنیشنل مینجمنٹ) عامر احمد خان۔ (ماسٹرز آف سائنس اِن سٹریٹیجک انفارمیشن مینجمنٹ) طاہر محمود اعوان۔ (ماسٹرز آف آرٹس اِن ہائر ایجوکیشن مینجمنٹ) عمر فاروق۔ (ماسٹرز آف سائنس سپیشلائزیشن اِن اکاؤنٹنگ) احمد ندیم۔ (ماسٹرز آف سائنس اِن آئی ٹی مینجمنٹ) مبشر احمد خان۔ (ماسٹرز آف سائنس اکاؤنٹنگ، آڈیٹنگ اینڈ ٹیکسیشن) ڈاکٹر انصار حیات چٹھہ۔ (کنسلٹنٹ سپیشلسٹ اِن کارڈیالوجی) ایاز احمد۔ (میڈیکل) ڈاکٹر رضوان صفدر۔ (میڈیکل) ڈاکٹر راشد محمود۔ (میڈیکل) مامون چوہدری۔ (ماسٹرز اِن لاء اینڈ بیرسٹر اَیٹ لاء) نوید علی منصور۔ (ماسٹر اِن لاء) رمیض جاوید۔ (ماسٹر اِن لاء) حماد احمد۔ (ماسٹر اِن سول انجینئرنگ) سجاول احمد۔ (بیچلر آف سائنس اِن کمپیوٹر سائنس) عمیر جمیل۔ (بیچلر آف سائنس اِن اکاؤنٹنگ، آڈٹنگ اینڈ ٹیکسیشن) عبدالصمد۔ (بیچلر آف سائنس اِن کیمیکل انجینئرنگ) سعادت احمد۔ (بیچلر آف آرٹس آف اورینٹل سٹڈیز) محمد انعام۔ (بیچلر آف آرٹس ایجوکیشنل سائنس) سلمان عارف۔ (بیچلر آف سائنس اِن ایگریکلچرز اینڈ پلانٹ بریڈنگ) عثمان احمد۔ (بیچلر اِن سپیس سائنس وِد آنرز) محمد ابراہیم۔ (بیچلر آف سائنس اِن الیکٹرانک انجینئرنگ) فیضان خلیل۔ (بیچلر آف سائنس اِن انڈسٹریل انجینئرنگ) فاروق احمد۔ (بیچلر آف آرٹس اِن سوشل ورک) عدنان عظیم حکیم۔ (بیچلر آف آرٹس پبلک ایڈمنسٹریشن) سہیل احمد۔ (بیچلر آف انجینئرنگ اَیز انڈسٹریل انجینئر) عمیر ظفر بلوچ۔ (بیچلر آف سائنس اِن کمپیوٹر سائنس) محمد ابوبکر کاہلوں۔ (بیچلر آف انجینئرنگ اَیز انڈسٹریل انجینئر) نعمان محمود۔ (انٹرنیشنل بیچلر آف آرٹس اِن اسلامک سٹڈیز) طٰہٰ احمد قمر۔ (بیچلر آف سائنس اِن آرکیٹکچر اینڈ اَربن پلاننگ) طاہر حیات مربی سلسلہ۔ (ڈگری اِن اُذبک لینگویج اینڈ لٹریچر) وقاص عباس۔ (بیچلر اِن کمپیوٹر سسٹم انجینئرنگ وِد آنرز) رشید احمد شفیق۔ (آبی ٹوئر) شہزام احمد۔ (آبی ٹوئر) عزیر محمود۔ (اے لیولز) سرفراز احمد مربی سلسلہ۔ (ایف اے تھرڈ پوزیشن فیصل آباد بورڈ)

تقریب تقسیم ایوارڈ کے بعد 5 بجکر 15 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ جرمنی کا اختتامی خطاب فرمایا۔

حضور انور کا اختتامی خطاب

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: 'اللہ' کا لفظ ایک ایسا لفظ ہے جسے مسلمان بہت کثرت سے استعمال کرتے ہیں۔ بعض کے دل کسی نعمت کے ملنے پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کر رہے ہوتے ہیں اور بعض عادتاً ماحول کے اثر کی وجہ سے اللہ کا نام لے رہے ہوتے ہیں۔ ایسے بھی ہیں جو اپنی کمزوریوں، نااہلیوں اور سستیوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ اللہ کی تقدیر یہی تھی۔ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تدبیر کی طرف توجہ دلا کر پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے اور توکل کرنے کا کہا ہے۔ بہرحال دنیا میں بسنے والے مسلمانوں کی اکثریت ایسی ہے جو اللہ اللہ تو کرتی ہے لیکن نہ ہی انہیں اللہ تعالیٰ کی حقیقت معلوم ہے نہ ہی انہیں اللہ کی معرفت حاصل ہے۔ نہ ہی انہیں محبت الٰہی کے حصول کے طریق کا ادراک ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ نہ انہیں یہ پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانات کس طرح ظاہر ہوتے ہیں یا اس زمانے میں بھی ہو سکتے ہیں یا پرانے قصے ہی تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اس زمانے میں یہ احمدی مسلمان ہیں جو ان باتوں کا صحیح ادراک رکھ سکتے ہیں اور رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں ان باتوں کی حقیقت کھول کر بیان فرمائی ہے۔ پس اس حقیقت کو جاننا ہر احمدی کے لئے بہت ضروری ہے تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے بارے میں مزید فہم و ادراک حاصل کرے اور اس میں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں